وَلَن يَجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا

خدا کافروں کو ہرگز ہرگز مسلمانوں پر مذہبی غلبہ نہ دیگا

اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

بت پرستو! تف ہے تم پر اور ان چیزوں پر جنکی تم خدا کے سوا پوجا کرتے ہو۔ الانبیاء ۵

وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ التوبہ

اگر لیڈران کفر اپنے عہد و پیمان کو بالائے طاق رکھ کر اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے مذہب پر حملہ کریں تو ان کا خوب مقابلہ کرو تاکہ یہ لوگ اپنی شرارتوں سے باز آجائیں ان کے عہد و پیمان کا کیا اعتبار

کفر توڑ

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

بچھڑے کے پجاری مورد عتاب الٰہی ہونگے یہ لوگ دنیا میں ہمیشہ ذلیل رہینگے (اعراف ع ۱۸)

نجات مشین پریس بجنور میں

باہتمام قاضی محمد رفیق طبع ہوئی

قیمت ......

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار فتحم بسم اللہ
الذی سبوحم قدوس حی قیوم جبار قہار عزیز متکبر

کفر توڑ

پہلی فصل

کالی گھٹا

دوستو!

پورے آٹھ سال کی خاموشی کے بعد میں آج ایک نہایت ہی نازک مگر نہایت اہم مضمون کو آپ کے سامنے پیش کرنے لگا ہوں۔ اس قسم کے مضامین سے قطع نظر کرکے میں آٹھ سال سے گوشۂ تنہائی میں بیٹھا ہوا تھا۔ زمانہ نے کئی رنگ بدلے عظیم الشان گھٹائیں آئیں اور برستی ہوئی چلی گئیں۔ مگر میں نے اپنی جھونپڑی سے باہر قدم اٹھانا مناسب نہ سمجھا۔ اس لئے نہیں کہ بھیگ جانیکا اندیشہ تھا۔ بلکہ اس لئے کہ مذہبی روحانی۔ ذہنی اور علمی آزادی کے جو خوشگوار جھونکے میری جھونپڑی میں آ رہے تھے۔ وہ مجھے کسی دوسری طرف متوجہ ہونے کی اجازت نہیں دیتے تھے میں اپنی جھونپڑی میں مست تھا کہ ناگہاں ایک بگولا اٹھا جو خس وخاشاک اڑاتا اور خاک دھول اچھالتا ہوا اس تیزی سے بلند ہوا کہ میں حیرت میں آ کر دیکھنے لگا کہ یہ کیا معاملہ ہے مجھے بتایا گیا کہ اس بگولے کا نام فتنۂ ارتداد ہے۔ میں بگولے کے گذر جانے کی راہ تکتا رہا مگر جب اس بگولے نے ایک تاریک گھٹا کی شکل اختیار کرکے مجھے اور میرے اردگرد کے ہر ایک ہم مشرب کو تباہ وبرباد کر دینے کی دھمکی دینی شروع کی تو میں نے ضروری سمجھا کہ اس کالی گھٹا کو چھن بھن کرنے کے لئے منتر پڑھا جاوے

دوستو! اس فتنہ کے برپا کرنے والوں کی طرف سے جس قسم کی خاک دھول اڑائی جا رہی ہے اور جس قسم کے بے بنیاد رکیک ورکمینہ پن سے لبریز الزامات کی بوچھاڑ نہ صرف ہم پر بلکہ ہمارے

آبا و اجداد کے ننگ و ناموس پر کی جا رہی ہے۔ وہ یقیناً ایسی ہے کہ اُس کو زیادہ دیر تک برداشت کر لینا اور خاموش رہنا میرے نزدیک بزدلی۔ دون ہمتی۔ بے غیرتی۔ بے تمیزی بلکہ کمینہ پن ہے۔ چنانچہ مین آج اپنی خاموشی کو توڑ کر کفر و ضلالت تاریکی و جہالت کذب و بطالت کی اس گھنگور گھٹا کو چھن بھن کرنے کے لئے یہ کفر توڑ دلنے غنے کے لئے مجبور ہوا ہون۔ فتنۂ ارتداد کی اس کالی گھٹا کے اندر سے کس قسم کی شرارت سفاہت تاریخ دانی بلکہ جہالت اور حماقت برس رہی ہے۔ اسکا تھوڑا سا نمونہ مین راولپنڈی کے ایک ہندو۔۔۔ شرما ایم اے نامی کے مضمون سے یہان پیش کرتا ہون جو کہ ۹ اور ۱۱ اپریل کے ایک ہندو روزانہ اخبار لاہور کے کالمون مین شائع ہوا ہے۔ اس مضمون مین جس قسم کے دل آزار و تحکم آمیز سراسر لغو۔ از سر تا پا جھوٹے اور کمینہ ترین حملے اسلام پر اور ہمارے آبا و اجداد پر کئے گئے ہین۔ اُنکا اندازہ شرما جی کے شرم سوز مضمون کے پڑھنے سے لگ جائیگا۔ چنانچہ وہ مضمون یہ ہے:-

۱۔ "مسلمانون نے دنیا مین اور خاصکر ہندوستان مین جو ترقی کی ہے وہ صرف تلوار کی وجہ سے ہے اس مین کوئی شک نہین کہ اہل اسلام نے اپنے دیوانہ اور مذہبی جوش سے اپنے اندر اس قدر اسپرٹ پیدا کر لی تھی کہ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت مین عظیم مشکلات کا سامنا بڑی مردانگی سے کرتے رہے ہین مگر سوائے چند متعصب مورخون کے کوئی تواریخ دان اس بات سے انکار نہین کر سکتا کہ دین محمدی کی نشو و نما تلوارون کے سایہ تلے ہوئی ہے۔ ہندوستان مین اُنھون نے صرف اسی نمایش سے ہی سیلاً ہون ہندوؤن کو اسلام کے جھنڈے تلے لے لیا۔ اور جنھون نے اپنے آبائی دھرم کو ترک کرنے سے انکار کیا اُنکو تلوارون کے گھاٹ اُتارا۔ پنجاب۔ مشرقی بنگال۔ صوبہ گجرات۔ سندھ۔ دہلی اور آگرہ کے علاقہ مین جہان مسلمانون کی تعداد زیادہ ہے یہ وہ علاقہ ہین جنمین مسلمانون کی زبردست سلطنتین قائم تھین۔ اور جہان اُنھون نے زبردستی ہندوؤن کو دین محمدی قبول کرنے کے لئے مجبور کیا مثلاً مدراس۔ بہار۔ [illegible] وغیرہ جو کہ انکی حکومتون سے دور تھے وہان مسلمانون نے بالکل زور نہین پکڑا۔ اس سلسلہ مین یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بہت سے ہمارے بھائی ہندوؤن کی غلطی کا بھی شکار ہوئے ہین جن لوگون نے مسلمانی اداج مین ذرا سی بھی لغزش کی ہندوؤن نے انھین برادری سے باہر کر دیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لوگ اپنے بھائیون سے تنگ آنے ہوئے نہ صرف آپ تلپت ہوئے۔ بلکہ اپنے رشتہ دارون اور برادری تک کو تمت کرنیکا ذریعہ بنے۔ ۲۔ موجودہ زمانہ کے ہندی مسلمان اصل ہندوون کی اولاد ہین جو

۱- مسلمان راج میں زبردستی مسلمان بنائے گئے۔

۲- ہندوؤں کی غلطی کا شکار ہوئے۔

۳- جنھوں نے زن۔ زر۔ یا عہدہ کی خاطر اپنے دھرم کو تلانجلی دیدی۔

۴- وہ جو اپنے مذہب کی بے خبری سے اور اسلامی تعلیم کے خاصکر صوفی فقیروں کے اثر سے اپنے دھرم کو چھوڑ گئے یہ باتیں سوائے ان لوگوں کے جنھوں نے تعصب کے چشمے اپنی آنکھوں میں لگائے ہوئے ہیں ہر ایک پر روز روشن کی طرح عیاں ہیں چند صوفی علماء اور فقراء کو چھوڑ کر مسلمانوں نے کبھی اپنے مذہب کی پرامن طریقہ سے اشاعت نہیں کی۔ ان کی مذہبی تواریخ خون سے لکھی ہوئی ہے۔

۳- اب اکثر یہ سوال پوچھا جاتا ہے کہ ہندو لوگ، اپنے مذہب کی اشاعت غیر لوگوں میں کیوں نہیں کرتے۔ کیا شروع ہی سے یہ دستور عمل رہا ہے یا صرف مسلمانوں کے زمانہ میں ہی آکر انھوں نے اپنے دروازے غیر مذاہب کے لئے بند کر دیئے۔ پیشتر اس کے کہ میں اس سوال پر قلم اٹھاؤں میں یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ہندو لوگوں نے عموماً اور ان کے مذہبی پیشوا برہمنوں نے خصوصاً مسلمانوں کے زمانہ میں بہت ہی اخلاقی گراوٹ دکھائی۔ اگر ان میں کچھ بھی حب الوطنی کا جذبہ یا دھرم کا پیار ہوتا۔ تو آج کروڑوں کی تعداد میں مسلمان اس دیش میں نظر نہ آتے۔ اکبر جہانگیر دارا شکوہ وہ ہستیاں تھیں جو کہ اسلامی دھرم سے متنفر ہو چکی تھیں۔ ان کے وقت میں ہندوؤں کو ذرا آزاد خیالی دکھانے کی ضرورت تھی۔ اور تو جانے دیجئے۔ اگر مہاراجہ رنجیت سنگھ اور ان کے بہادر جرنیل سردار ہری سنگھ نلوہ برہمنوں کے زیر اثر نہ ہوتے تو آج پنجاب اور سرحدی صوبہ میں لاکھوں مسلمانوں کی بجائے لاکھوں اہل سنت و دھاری سکھ نظر آتے۔ ہندو دھرم کی پیاسی روحیں جب جب ہندو دھرم میں آنے کے لئے کسمسائیں۔ ہندوؤں نے اپنے مضبوط آہنی دروازے انکے لئے بند کر دیئے۔ اور ہندو دھرم اور ہند کو وہ نقصان پہنچا جسکا خمیازہ یہ آج کل بھگت رہے ہیں۔ مگر ہندوؤں نے مسلمانوں کے دروازے غیر مذاہب کے لئے کیوں بند کر دئے جبکہ وہ شاکا ہن۔ یوچی وغیرہ قوموں کو اژدہے کی طرح نگل گئے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ مسلمانوں سے پہلے جتنی جاتیاں ہندوؤں کے زیر اثر آئیں وہ دھرم کی ہو گیا سو تھیں انھوں نے صاف دل سے ویدک دھرم کی تحقیقات کی۔ اور آخر اس پر ایمان لائے۔ لیکن مسلمانوں کی حالت دگرگوں تھی۔ وہ ہندوستان میں آئے ہی مذہب کی اشاعت اور لوٹ کے لئے تھے۔ تلوار ان کے ہاتھ میں تھی بجائے اسکے کہ وہ پر امن

طریقہ سے اپنے مذہب کی سچائیان لوگون کو بتلاتے انھون نے زبردستی کرانی شروع کردی جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہندو لوگ ان سے متنفر ہوگئے اور اپنے دھرم کو شدہ رکھنے کے لئے مسلمانون سے انھون نے عدم تعاون شروع کردیا۔ انکے ہاتھ کا کھانا پینا بند کیا اور یہی سلوک ان لوگون سے کیا جو ہندو سے مسلمان ہوگئے اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندو لوگ مسلمانون سے دور دور رہنے لگے جتنی کہ ان مین پرچار کرنا اور انکو اپنے مذہب مین شامل کرنا اپنے مذہب کی ہتک سمجھنے لگ گئے نوبت یہانتک پہونچی کہ اگر غلطی سے کسی ہندو نے مسلمانون کی روٹی کی خوشبو لے لی تو وہ بھی اپنے مذہب سے پتت سمجھا گیا۔۔۔ اس عدم تعاون کا سبب صرف ہندو دھرم کی مجلسی حالت کو برقرار رکھنا تھا ہندو یہ نہین چاہتے تھے کہ انکو ورن آشرم کی مریادا مین جسپر کہ ہندو دھرم کی ہستی بنی ہے خلل واقع ہو۔

۵۔ اگر وہ مسلمانون کے واسطے اپنے دروازے کھول بھی دیتے تو ان کے سامنے یہ سوال درپیش ہوتا کہ شدہ شدہ مسلمانون کو کس ورن مین شامل کیا جائے جس سے کہ انکی روٹی بیٹی کا سوال حل ہو سکے۔ یہ مشکلات تھین جنکا کہ حل ہندو لوگون کو نہین ملتا تھا ہندوؤن کی بدقسمتی سے انکو کوئی رہبر یا آچاریہ ایسا نہ مل سکا جو کہ اس سوال کو حل کرسکتا۔

۶۔ اسوقت ہندوؤن مین ایک ایسا آچاریہ پیدا ہوا جس نے ہندو دھرم کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو بچا لیا۔ اس نے ان سب مشکلات کا حل کردیا جو ہندو دھرم کو غیر مذاہب کے مقابلہ مین پیش آتی تھین اسکی چلائی ہوئی آریہ سماج نے ہندوؤن کی اصلاح کے لئے اچھا کام کیا مگر آریہ سماج نے شدھی کیطرف بڑی توجہ نہین دی جیسی کہ اسکو دینی چاہئے تھی۔ آریہ سماج خود ذات پات کے بندھنون کو توڑ نہ سکا اسلئے اپنے اندر غیر مذاہب کے لوگون کو جذب نہ کرسکا۔ جہان آریہ سماج ایک ایسی برادری تھی جو کہ روٹی بیٹی کا سوال حل کرکے غیر لوگون کا ہاتھ پکڑتی وہان وہ خود ذات پات کی زنجیرون مین جکڑا گیا اسمین قصور صرف آریہ سماج کا ہے نہ کہ اسکے بانی کا۔ آریہ سماج کا بانی ایک غضب کا انسان ہوا ہے۔ اسکی مردم شناسی معاملہ فہمی اور دور بینی کی داد دیئے بغیر نہین رہا جاسکتا۔ کوئی ایسا سوال نہین تھا کہ جسکا حل اسنے نہ بتایا ہو۔ اگر آریہ سماج اسکے نقش قدم پر چلتا تو آجتک ہندو دھرم کا ایسا زبردست سنگٹھن ہوجاتا کہ کوئی اندرونی اور بیرونی طاقت اسپر حملہ نہ کرسکتی لیکن جہان آریہ سماج نے لاپرواہی کی۔ وہان واقعات اس قسم کے ظہور پذیر ہوئے کہ جنھون نے ہندوؤن کو خواب غفلت سے بیدار کردیا۔

- مالابار کی اور ملتان کی قربانیاں رائیگاں ہو گئیں ہندوؤں نے سمجھ لیا۔ کہ ہندو مسلم اتحاد محض ہے مسلمان صرف پالیسی سے ہندوؤں کے ساتھ رابطۂ اتحاد کیے ہوئے ہیں۔ جب انکی خلافت کا سوال حل ہوتے نظر آیا تو انھوں نے پھر پرانی روش اختیار کر لی۔ ہندوؤں نے اپنی کوتاہ اندیشی سے مسلمانوں کو تو خوب مضبوط بنانے میں مدد دی۔ مگر اپنی طرف بالکل دھیان نہ دیا۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کی ایک زبردست بین الاقوامی برادری بن گئی مسلمان زبردست ہو گئے انکی خلافت بچ گئی۔ مگر ہندو ویسے کے ویسے ہی کمزور رہ گئے۔ مالابار اور ملتان کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ مسلمان کیا انفرادی طور پر اور کیا بحیثیت مجموعی اپنے ہی فوائد کو مدنظر رکھنے والی قوم ہے وہ دوسروں کے احسان کا خیال بالکل نہیں کرتے۔ ایسی بے بسی اور بے کسی میں ہندو قوم آریہ سماج کی طرف متوجہ ہوئی۔ آریہ سماج میں خود بیداری پیدا ہوئی۔ ادھر سوامی شردھانند نے آگرہ میں بھارتی شدھی سبھا کی بنیاد ڈال دی۔ کہ جنکا مقصد ان نیم ہندو اور نیم مسلمان لوگوں کو جو ہندو دھرم میں آنے کے لیے تلملا رہے تھے۔ شدھ کیا جاوے۔ کام شروع ہے اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہندوؤں کے سب فرقے بڑے جوش کے ساتھ اس کام میں مشغول ہیں۔ یہ بہت ہی نیک آثار ہیں مگر میں شدھی سبھا کے کارکنوں سے اپیل کرونگا کہ وہ اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ ملکانہ راجپوتوں گوجروں اور جاٹوں میں اول تو پرچار کی ضرورت ہی نہیں وہ خود ہندو دھرم سے واقف ہیں۔ اگر بفرض پرچار کی ضرورت پڑے۔ تو آریہ سماج کو اپنے اصول بالائے طاق رکھ کر صرف سناتن دھرم کا ہی پرچار کرنا چاہیے۔ کیونکہ اب ہمارا فرض ان کو ہندو بنانا ہے۔ نہ کہ آریہ سماجی؛

روزنامہ ہندو اخبار بنا ۔۔۔۔ لاہور

۹-۱۱- اپریل ۱۹۲۳ء

مذکورہ بالا مضمون میں بعض عبارتوں پر میں نے لائنیں کھینچدی ہیں لاہور کے بعض ہندو روزنامہ اخبار میں یہ مضمون شائع ہوا ہے اسکے نام کو دانستہ نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ اس اخبار کے نام کا پہلا حرف ”ک“ اور آخری حرف ”ی“ ہے۔ (مصنف)

دوسری فصل

زندہ جواب

اپیشتر اس کے کہ ہم ان تمام بے بنیاد اور لغو الزامات کا جواب دیں جو کہ اس مضمون مین اسلام اور مسلمانون پر لگائے گئے ہیں۔ ہم نہایت آزادی کے ساتھ اس بات کا اظہار کر دینا چاہتے ہین۔ کہ اپنے اپنے مذہب کی اشاعت و تبلیغ کا ہر شخص کو حق حاصل ہے۔ مگر یہ کسی کا بھی حق نہین ہے کہ وہ دوسرون کے برخلاف دیدہ و دانستہ دروغ گوئی غلط بیانی۔ دل آزاری اور شرارت سے کام لے شرماجی کا جو مضمون ہم نقل کر چکے ہین اسکا نوٹس لینے کی ہرگز ضرورت نہ ہوتی اگر واقعات کی بنا پر اس مین بحث کی گئی ہوتی۔ یا انھون نے راست گوئی سے کام لیا ہوتا۔ مگر چونکہ انھون نے اپنے مضمون مین نہایت بددیانتی غلط بیانی بدنیتی سے مسلمانون کے برخلاف نفرت پھیلانے اور شرارت برپا کرنے کے ارادہ سے قلم اٹھایا ہے اسلئے ہم اسکا جواب دینا نہایت ضروری سمجھتے ہین۔ خاصکر اس لیے بھی کہ چونکہ شرماجی نے ہندوستان کے مسلمانون کے آباؤ اجداد پر جو اسوقت دنیا مین زندہ موجود نہین ہین۔ اور نہ ہی وہ اپنی پوزیشن کو صاف کرنے کے لئے بقید حیات ہین [illegible] دنیا پرست حریص یا زن پرست اور مذہبی امور سے مطلق ناواقف ہونے کے نہایت ہی دل آزار اور چھوٹے [illegible] شرارت آمیز اور سفاہت و دنائت سے پر الزامات لگاتے ہین۔ اس لئے بھی ہم یہ اپنا فرض سمجھتے ہین کہ اپنے بزرگ آباؤ اجداد کی پوزیشن کو صاف کرنے کے لئے اور ان کے ننگ و ناموس [illegible] و اتقا حق پسندی خدا ترسی۔ تقوی و طہارت پر لگائے گئے اس قسم کے کمینہ الزامات کا جواب دینے کے لئے قلم اٹھائین صاف ظاہر ہے کہ ہم مدافعت کے لئے مجبور کیے گئے ہین اپنی یا اپنے بزرگون کی عزت پر کیے گئے کسی بھی جھوٹے یا بے بنیاد الزام کے برخلاف مدافعت کرنے کا ہر ایک شخص کو حق حاصل ہے۔ جو کہ قدرت اخلاق مذہب اور قانون کے مطابق عین منشا ہے اور [illegible]

۲- جو الزام شرما جی اور انکے دیگر ہم مشرب ہم نوا لگا رہے ہیں وہ یہ ہے کہ ہندوستان میں اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ اور کہ مسلمانوں نے کبھی بھی اپنے مذہب کی اشاعت پُرامن طریقہ سے نہیں کی نہ صرف یہ بلکہ شرما جی نے نہایت بدنیتی سے مسلمانوں کے برخلاف محض شرارت اور نفرت پھیلانے کی خاطر ہندوستان کے ساڑھے چھ کروڑ ہندی مسلمانوں کے آباؤ اجداد کے ننگ و ناموس پر یہ الزامات بھی چسپاں کئے ہیں۔ کہ یا تو اُنھوں نے تلوار کے ڈر کے مارے ہندو دھرم کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیا۔ یا عورتوں اور روپیہ کی حرص اور دنیوی عہدوں کے لالچ میں آکر وہ مسلمان ہو گئے تھے۔ ورنہ دراصل وہ نہ تو ہندو دھرم سے واقف تھے نہ ہی اسلام کی ان کے دل میں کوئی قدر و منزلت تھی اور کہ وہ حکیم یا محقق بھی نہیں تھے بنا بریں وہ ہندوؤں کی غلطی یا سستی کی وجہ سے مسلمانوں میں جا ملے شرما جی نے نہایت کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ جن ہندوؤں نے ہندو دھرم کو ترک کر کے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا انکو تلواروں کے گھاٹ اوتار دیا گیا۔ اب یہ تمام باتیں اس قسم کی شرارت آمیز اور مسلمانوں اور اسلام کے برخلاف سخت نفرت و حقارت اور بدظنی پھیلانے والے جھوٹ ہیں کہ موجودہ تعزیرات ہند میں بھی اسکے لئے سخت سے سخت سزا مقرر ہے اور خود منو دھرم شاستر میں بھی اس قسم کی شرارت آمیز دروغگوئی اور غلط بیانیوں کے لئے یہ سزا تجویز کی گئی ہے۔ کہ ایسا شخص مرنے کے بعد کسی نہایت ہی ادنٰی درجہ کے جانور یا نجاست خور کیڑے مکوڑے کی جون میں پھینکا جائے تعزیرات منو۔ باب ۱۱ دفعہ ۹) مگر فی الحال ہم نہ تو یہاں پر تعزیرات ہند سے کام لینگے نہ ہی تعزیرات منو سے یہ اپیل کرینگے کہ اسلام اور مسلمانوں پر غلط اور شرارت آمیز الزامات لگانے والے یا لگانے والوں کو کسی غلاظت خور حیوان یا نجاست پسند کیڑے کی جون میں ڈالا جائے۔ بلکہ اپنے طور پر ان الزامات کا جواب دیکر اپنی اور اپنے بزرگوں کی پوزیشن کو صاف کرنے کی کوشش کرینگے۔

۳- شرما جی کے مذکورہ بالا تمام الزامات کا مختصر سا زندہ جواب ہم وہ شخص اسوقت دنیا میں سب کے سامنے موجود ہیں۔ یعنی ایک شرما جی خود دوسرے ہم۔ اگر شرما جی کا یہ الزام درست تسلیم کر لیا جائے کہ ہندوستان میں اسلام تلوار کے زور سے پھیلا اور کہ جن ہندوؤں نے اپنے دھرم کو ترک کر کے مسلمان بننے سے انکار کیا۔ اسکو تلوار کے گھاٹ اوتار دیا گیا۔ تو نتیجہ صاف ہے یعنی اسوقت ہندوستان میں ایک بھی ہندو نظر نہیں آنا چاہیئے تھا نہ صرف ہندوستان میں بلکہ افغانستان فارس بلوچستان

ترکستان۔ وسط ایشیا وغیرہ تمام ممالک مین ہندوؤن کا نام و نشان تک بھی مٹ جانا چاہیے
تھا۔ مگر واقعات بتلا رہے ہین۔ کہ اسوقت ۲۴ کروڑ ہندو صرف ہندوستان مین موجود ہین ہزارون
افغانستان مین آباد ہین۔ ہزارون فارس، ترکستان، بلوچستان اور وسط ایشیا کے ممالک مین رہتے
سہتے چلے آرہے ہین۔ اگر اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہوتا یا اگر اسلام نے ان ہندوؤن کو جنھون
نے اپنا مذہب ترک کرکے ہندو دھرم کو قبول کرنے سے انکار کیا تھا۔ تلوار کے گھاٹ اُتار دیا ہوتا
تو ظاہر ہے کہ آج کم از کم . . . شرما۔ ایم۔ اے۔ ہمارے سامنے ہندو کی شکل مین موجود نہ ہوتا۔
اگر ہوتا تو وہ مسلمان کی شکل مین نظر آتا۔ شرما جی کا بطور ہندو ہمارے سامنے زندہ موجود ہونا
اِس الزام کا زندہ جواب ہے کہ مسلمانون نے اُن ہندوؤن کو جنھون نے ہندو دھرم کو ترک کرنے سے
انکار کر دیا تھا تلوار کے گھاٹ نہین اتار دیا تھا۔ ہان یہ بالکل ممکن ہے کہ بقول شرما جی جب مسلمان
ہندوؤن کو تلوار کے گھاٹ اتار رہے ہونگے تو اسوقت شرما جی کے آبا و اجداد ہندو دھرم کی حفاظت
کی خاطر مردانہ وار میدان مین لڑنے مرنے اور کٹنے کی بجائے غالباً نہایت بزدلانہ طریقہ پر اپنی جان
بچانے کی خاطر ہندو قوم کو مسلمانون کی تلوار سے قتل کئے جانے کے لئے مسلمانون کے رحم پر چھوڑ کر
اپنی دھوتی لنگوٹی سنبھال کسی پہاڑ کی سخت تاریک گفا مین جا چھپے ہونگے اور کسی ایسی ہی پہاڑ
کی اندھیری کھنڈرا مین ہمارے شرما جی نے جنم لیکر پرورش پائی ہوگی۔ اب جو ان کو پتہ لگا ہوگا کہ
مسلمانون کی تلوار ہندوؤن کے گلے کاٹنے سے رک گئی ہے۔ تو وہ اس پہاڑ کی تاریک گفا سے
آنکھین ملتے دھوتی سنبھالتے ہوئے نکل آئے ہونگے۔ تاکہ وہ اپنی ہندو قوم کے سامنے یہ شہادت دین
کہ بہت عرصہ ہوا مسلمانون نے ان ہندوؤن کو جنھون نے ہندو دھرم کو ترک کرنے سے انکار کر دیا تھا
تلوار کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ اور کہ ہم نے اپنی عافیت اسی مین دیکھی کہ اپنی لنگوٹی۔ دھوتی کی
خیر مناتے ہوئے پہاڑ کی گفا مین جا چھپین چنانچہ ہم ابھی ابھی تازہ تازہ اسی گفا سے چلے آرہے
ہین۔ یہ بھی ممکن ہے کہ شرما جی کے آبا و اجداد نے تلوار کے گھاٹ اتارے جانے کی بجائے نہایت بزدلی
سے اسلام قبول کر لیا ہو۔ اور شرما جی نے ابھی حال ہی مین اسلام سے مرتد ہو کر اپنے ہندو ہونے کا
اعلان کر کے ہندو قوم کی وکالت کا بیڑا اٹھایا ہو۔ مگر اسکا ثبوت شرما جی کے ہاتھ مین ہوگا کہ کب
مسلمانون سے ہندو بنے تھے۔ اگر یہ دونون باتین صحیح نہین ہین تو صاف ظاہر ہے کہ شرما جی کا یہ لکھنا

کہ جن ہندوؤن نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ انکو تلوار کے گھاٹ اتار دیا گیا قطعاً جھوٹ ہے۔ تعزیرات منو باب ۱۲ دفعہ ۹ کے مطابق ایسے جھوٹ کی سزا مین اگر شرابی مرنے کے بعد کتے گدھے۔ سانپ۔ بچھو۔ کھٹمل۔ پسو۔ یا کسی بدر رو مین رینگنے والے کیڑے مکوڑے کی جون مین ڈال دیئے جائین تو انکو شکایت کرنے کی کوئی گنجائش نہین ہوگی۔

۴۔ اب ہم اس بات کے ثبوت مین کہ اسلام زن زر یا زمین وغیرہ کے ذریعہ نہین پھیلا نہ اس کی اشاعت تلوار سے ہوئی اپنے آپکو دنیا کے سامنے بطور زندہ ثبوت کے پیش کرتے ہین۔ دنیا جانتی ہے کہ ۱۹۰۳ء مین ہم کھلے طور پر ویدک دھرمی بن گئے ۱۹۱۱ء کی مردم شماری مین صرف یہی نہین کہ ہمنے کھلے طور پر ہندو قوم کے حق مین رائے دی بلکہ گورنمنٹ کی رپورٹون مین آریہ سماج کے ممتاز لیڈر کی حیثیت سے ہمارا نام نہایت نمایان الفاظ مین درج کیا گیا۔ اس تمام عرصہ مین ہم صرف یہی نہین کہ ہندو قوم کے طرفدار اور مددگار معاون بنے رہے۔ بلکہ کھلے طور پر ویدک دھرمی بنکر ڈیڑھ فٹ لمبی چوٹی اور تولہ بھر کا جنیو لٹکاتے ہوئے دھوتی پوش دھاتا بنکر سالہا سال تک مسلمانون کے ساتھ تحریری و تقریری جنگ کرتے رہے جس زمانہ مین ہم ویدک دھرمی تھے ہمارے لئے دنیوی راحت دنیوی دولت و ثروت عزت و شہرت اور دنیوی عیش و عشرت کے ہر ایک قسم کے سامان موجود تھے ریشم اور مخمل کے بچھونے بچھانے کے لئے نوکر چاکر خدمت کرنے کے لئے ہر وقت موجود رہتے تھے ہم جدھر نکلجاتے تھے پھولون کی بارش ہوتی تھی۔ مرد اور عورتین درشنون کے لئے بیتاب ہوتے تھے۔ ہم سونے اور چاندی مین کھیلتے تھے۔ فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے سوائے کسی دوسرے درجہ مین سفر کرنا ہم اپنی کسر شان سمجھتے تھے جس شخص کو ہمارے قدمون کو چھونے کا یا درشن کرنے کا موقع ملجاتا تھا وہ اپنے آپکو خوش قسمت سمجھتا تھا۔ ہم جوان تھے۔ عالم شباب تھا صنف نازک کے کتنے ہی دل اس آرزو مین تھے کہ انکو ہماری زندگی کا ہمسفر بننے کی سعادت نصیب ہو۔ کئی پھول اسی آرزو مین مرجھا گئے۔ اور کئی غنچے اسی ارمان مین کملا گئے۔ کئی کلیان کھلتے کھلتے رہ گئین۔ کئی جھڑ گئین اور کئی سڑ گئین۔ اگر ہم نفسانیت کے غلام ہوتے تو ہم جس چمن کے اندر سیر کر رہے تھے۔ اس مین جس پھول کو چاہتے توڑتے اور جس غنچہ کو چاہتے مروڑتے اگر ہم دولت کے بھوکے ہوتے تو وہ ہمارے قدم چوم رہی تھی جس قدر چاہتے جمع کرتے۔ اگر شہرت کے خواہان ہوتے تو وہ بن مانگے مل چکی تھی۔ سوچنے کا مقام ہے کہ ۳۵ برس کا نوجوان تندرست

ہو صحیح سالم ہو۔ توانا ہو عیش و عشرت کا ہر ایک سامان اس کے ارد گرد انبار در انبار موجود ہو۔ مگر
وہ ان سب پر لات مار کر اور ان تمام ترغیبات سے منہ موڑ کر یہ فیصلہ کرے کہ جس راستہ پر میں جا رہا ہوں
وہ غلط ہے قطعاً غلط ہے۔

۵۔ راستہ کے غلط ہونے کا علم ہونے کے ساتھ ہی وہ ان تمام تصانیف کو جو اس نے اسلام اور
مسلمانوں کے برخلاف لکھی ہوں۔ اور جنکی قیمت ہزاروں روپیہ ہو۔ ایک بڑے ڈھیر میں جمع کر کے مٹی کا
تیل ڈال کر آگ لگا دیتا ہے۔ اسلئے کہ جب وہ راستہ ہی غلط نکلا تو اس راستہ پر جتنا بھی سفر کیا گیا وہ سب
غلط۔ فضول اور رائیگان گیا۔ کسی ایسے شخص کے نزدیک جو لذائذ دنیا کو ہی مقصد زندگی سمجھ رہا ہو۔ ہمارا
یہ فیصلہ یقیناً خودکشی کا مترادف ہوگا۔ لیکن اس کو یہ بھی تو سوچنا چاہیئے کہ جو شخص تعلیم یافتہ ہے سمجھدار ہے
اپنے ہوش و حواس میں ہے جوان ہے سٹھیا نہیں گیا۔ اگر وہ دنیا کی ان چیزوں پر لات مار کر حلقہ بگوش اسلام
ہوتا ہے تو آخر اسکو ان چیزوں سے بہتر کوئی چیز اسلام میں نظر آتی ہوگی کہ جسکی خاطر وہ لذائذ دنیا کی اتنی
بڑی قربانی کر رہا ہے۔ وہ چیز کیا ہے؟ کیا دولت ہے؟ دولت کو تو وہ خود چھوڑ رہا ہے۔ کیا عورت ہے؟ ہرگز
نہیں اس لئے کہ بیوی تو اس کے پاس موجود ہے جو وفادار اور خوب سیرت ہونے کے علاوہ فرمانبردار اور
تعلیم یافتہ ہے کوئی گھسیارن۔ پنہارن اور دھوبن۔ کلالن۔ کمہارنی۔ ویشائن نہیں ہے۔ بلکہ ہندو قوم کی
سب سے اونچی اور سب سے اعلیٰ ذات یعنی برہمن کل میں پیدا شدہ ہے۔ برہمنوں میں سے بھی کسی گئے گذرے
خاندان کی نہیں۔ بلکہ ایسے خاندان سے تعلق رکھنے والی کہ جس کے رشتہ داروں میں ایسے ایسے لائق فائق
اور تجربہ کار اور تعلیم یافتہ برہمن موجود ہوں کہ جو ہمارے دیکھتے ہوئے بڑی بڑی ہندو سبھاؤں اور سماجوں کی
نظامت کی کرسی پر بیٹھے اور ہندو قوم کے جہاز کو نہایت تندہی کے ساتھ ساحل مراد کی طرف چلاتے نظر آتے
ہوں جس شخص کو ویدک دھرم یا ہندو قوم میں رہتے ہوئے ایسی اعلیٰ قوم کی برگزیدہ خاندان کی تعلیم یافتہ
فرمانبردار نیک اور سعادتمند بیوی بھی مل چکی ہو۔ سوچنے کی بات اور غور کا مقام ہے کہ وہ شخص ان تمام آلاؤں
کے ہوتے ہوئے بھی ویدک دھرم کو ترک اور ہندو قوم سے قطع تعلق کر کے اسلام کی طرف بھاگا آئے
اور مسلمانوں میں مل بیٹھنے کو غنیمت تصور فرمائے۔ آخر اس میں کیا راز ہے۔ کیا بھید ہے اور کیا سمجھ ہے بس سمجھ لینا
چاہیئے کہ جو دلائل ہر مسلمان کے۔ ویدک دھرم یا ہندو قوم سے قطع تعلق کر کے اسلام قبول کر لینے میں پوشیدہ ہیں
اور جو تمام [illegible] ٹھیک ٹھیک [illegible] تمام بھید ہمارے ان دلائل کا جداگانہ زندگیات میں

پوشیدہ تھا ہندوؤں نے کہ ہندو قوم میں رہنے کی حالت میں اپنے اردگرد تمام عیش وعشرت دولت وثروت جاہ وحشمت عزت وشہرت پر لات مار کر ہندو دھرم کو ترک کر کے کھلے ہندوں اسلام قبول کیا تھا انہی حق وحقانیت کے شیدائیوں - ان ہی توحید و رسالت کے فدائیوں کی اولاد ہونیکا آج ہم ساڑھے چھ کروڑ مسلمانان ہند کو فخر حاصل ہے یہ کہنا ہمارے ان مقدس بزرگوں نے تلوار کے ڈر کے مارے ہندو دھرم کو ترک کر دیا تھا یا معاذ اللہ عورتوں اور روپیہ کے لالچ میں آکر وہ مسلمان ہوگئے تھے یا وہ ہندو دھرم سے بے خبر تھے یا وہ محقق نہیں تھے ۔ سراسر غلط بے بنیاد اور جھوٹے الزامات ہیں ایسے الزام لگانیوالوں کو ہم جتا دینا چاہتے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد اور مقدس بزرگوں کی دہلیز تک تو تم - اس وقت پہونچنے کی کوشش کرنا جبکہ پہلے ہم سے بچ نکلو جب ایسے آباؤ اجداد کے نام لیوا اور انکی اولاد کہلانے میں فخر کرنیوالے تمہارے سامنے موجود بیٹھے ہیں تو پہلے ہمارے ساتھ تو نبٹ لو ۔ ہم شر ماجی سے پوچھتے ہیں کہ اگر انکا یہ بیان کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا اور کہ ہندوستان میں جتنے لوگوں نے اسلام قبول کیا وہ تلوار ، عورت ، روپیہ یا عہدوں کے لالچ یا ہندو دھرم سے بیخبر ہونیکی وجہ سے قبول کیا تو وہ ذرا بتلائیں کہ ہمارے آباؤ اجداد تو ایک طرف خود ہمارے سر پہ مسلمانوں نے کونسی تلوار کھینچی تھی کس مسلمان خاتون کا لالچ دیا تھا اور کسقدر خزانے پیش کئے تھے ۔ یا کس مسلم ریاست کی وزارت کا قلمدان دینے کا وعدہ کیا تھا جسکی خاطر ہمنے ویدک دھرم کو چھوڑ کر اور ہندو قوم سے قطع تعلق کرکے اسلام قبول کیا اور مسلمان ہوگئے ۔ رہا ہندو یا ویدک دھرم کے متعلق ہماری تحقیقات کا سوال ۔ اسکا آسان فیصلہ یوں ہوسکتا ہے کہ شر ماجی ہندوستان بھر کے تمام بڑے بڑے ہندو پنڈتوں کو ایک جگہ جمع کریں ۔ ادھر سے ہم تن تنہا انکے ساتھ ہندو یا ویدک دھرم کے متعلق مباحثہ و مناظرہ کرنے کے لئے میدان میں آئینگے ہم یہ بھی اجازت دیتے ہیں کہ ہندوستان بھر کے تمام ہندو اپنے پنڈتوں کی خود بھی مدد کریں اور اپنے تمام دیوی اور دیوتاؤں سے بھی مباحثہ کے دوران میں مدد لیتے رہیں ۔ ہم یہ بھی وعدہ کرتے ہیں ۔ کہ اگر دوران مباحثہ میں ہندو پنڈت اپنے ۲۴ کروڑ بھائیوں کی مدد اور اپنے تمام دیوی اور دیوتاؤں کی متفقہ طاقت کے ساتھ اسلام پر ہندو دھرم کی فوقیت کو ثابت کر دکھائیں ۔ تو ہم اسی وقت ہندو بن جاوینگے اور اسکے علاوہ اگر وہ کسی قسم کی ہمارے لئے مناسب و جائز سزا بھی تجویز کرینگے جو موجودہ قانون کی حدود سے تجاوز نہ کرتی ہو ۔ تو ہم اس سزا کو بھی بھگتنے کے لئے تیار ہونگے ان تمام مراعات کے باوجود ہم ان کو یہ مزید رعایت دینے کا وعدہ کرتے ہیں کہ اگر وہ مباحثہ یا مناظرہ

مین ویدک یا ہندو دھرم کی اسلام پر فوقیت ثابت نہ کر سکین ۔ جسکا کہ ہمین یقین ہے کہ وہ نہین کر سکے
اور نہین کر سکینگے خواہ وہ اپنے تمام دیوی اور دیوتاؤن کو بھی اپنی مدد کے لئے بلالین تو اس صورت
مین ہم ان سے یہ مطالبہ ہرگز نہین کرینگے ۔ کہ وہ ضرور مسلمان ہوجائین نہ ہی ہماری طرف سے ان پر
کسی قسم کا جبر و اکراہ ہوگا بلکہ اسلام کا قبول کرنا یا نہ کرنا انکی اپنی مرضی پر چھوڑ دیا جائیگا ۔ اس لئے کہ
اسلام پاک نے ہمین جبر و اکراہ کی اجازت نہین دی بلکہ وہ ہمین صرف اتنی ہی اجازت دیتا ہے
کہ روشنی اور تاریکی مین فرق دکھلا دو ۔ اسکے بعد جسکی مرضی ہو ۔ روشنی مین چلے جسکی مرضی ہو اندھیرے
مین ٹھوکرین کھائے ۔ مذکورۂ بالا شرائط سے بہتر ، نرم تر ۔ اور ہندوؤن کے حق مین ہر ایک لحاظ سے
مفید تر شرائط اُن کو کسی سے بھی حاصل نہین ہونگی ۔ ہمین امید ہے کہ ہمارے شردھا جی ان شرائط پر غور
فرما کر ہندوستان بھر کے ہندو پنڈتون کے اندر روح پھونکنے کی کوشش کرینگے ۔ کہ وہ مباحثہ کے لئے
میدان مین آجائین تاکہ اس بات کا دو ٹوک فیصلہ ہو جائے کہ آیا ہندوستان مین اسلام اپنی خوبیون
کے زور سے پھیلا اور پھیل رہا ہے اور پھیلے گا ۔ یا وہ تلوار کے ڈر یا زن ۔ یا زر زمین کے لالچ سے پھیلا
ہے چونکہ ہم دونون گریجوایٹ ہین اور اس وقت زندہ موجود ہین اس لئے ہمین اپنی زندگی مین
ہی مذکورۂ بالا مسئلہ کو حل کر لینا چاہئے ایسا نہ ہو کہ جس طرح ہمارے آباؤ اجداد کے مرنے کے بعد شردھا جی
ان پر یہ بے بنیاد سراسر لغو اور قطعی جھوٹے الزام لگا رہے ہین کہ انھون نے تلوار کے ڈر سے یا زن ۔
زر ، زمین کے لالچ سے یا ہندو دھرم کی ناواقفیت کی بنا پر اسلام قبول کر لیا تھا ۔ اسی طرح ہمارے
مرنے کے بعد وہ یا ان کا کوئی دوسرا ہم نوا و ہم مشرب شردھا یا ورما ہمارے متعلق بھی اس قسم کا شرارت
آمیز جھوٹ لکھے کہ ہم نے مثلاً ان کی تلوار سے ڈر کر یا کسی مسلمان عورت کی خاطر یا روپیہ کے لالچ سے
یا ویدک دھرم یا ہندو مت سے عدم واقفیت کی بنا پر ویدک یا ہندو دھرم کو ترک کر کے اسلام قبول
کر لیا تھا اس قسم کی تمام شرارت و ذلالت ، رذالت سفاہت اور بطالت کا سد باب کرنے کے لئے ہی ہم نے
شردھا اور ورما کی تمام قوم کو چیلنج دیا ہے ۔ امید ہے وہ اسکو قبول کرینگے ۔

تیسری فصل

مردہ ثبوت

اپنے آبا و اجداد کے ننگ و ناموس حق پسندی و خدا پرستی زہد و اتقا پر لگائے گئے سراسر بے بنیاد قطعی جھوٹ اور بالکل لغو الزامات کی تردید میں زندہ جواب دینے کے بعد اب ہم ایک مردہ ثبوت پیش کرینگے۔ فاضل شرما جی نے اپنے مضمون میں سوامی شردھانند کا بڑے فخر سے نام لیا ہے۔ ان کے اس فخر میں ہم بھی شرکت کرینگے۔ اس لئے کہ سوامی شردھانند کے ساتھ جبکہ وہ مہاتما منشی رام ہوتے تھے۔ ہمارا بڑا گہرا تعلق تھا ان ہی سوامی صاحب نے کسی زمانہ میں پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی تمام کتابوں کا اپنے مطبع میں زر کثیر صرف کرکے کلیات آریہ مسافر کے نام سے دس ہزار کا ایڈیشن نکالا تھا پنڈت لیکھرام صاحب تو مر چکے مگر سوامی شردھانند صاحب ہمارے سامنے موجود ہیں سوامی صاحب موصوف نے کلیات مسافر کے شروع میں جو دیباچہ لکھا ہے اسکے چند فقرات مفصلہ ذیل ہیں۔

"آریہ سماج کے لٹریچر میں سے شری سوامی دیانند جی کی تصانیف کے بعد اگر کسی لٹریچر کی زیادہ مانگ ہے۔ تو وہ آریہ مسافر کی تصانیف ہیں یہ محض اتفاق ہی نہیں ہے کہ بیسیوں آریہ مصنفوں میں محض پنڈت لیکھرام کی تحریروں کا شوق ہی اردو دان پبلک میں زیادہ تر نظر آتا ہے بلکہ اب عوام اہل ہنود میں پنڈت لیکھرام کا نہ صرف طرز تحریر ہی عام پسند ہے بلکہ ان کا ایک ایک لفظ سچے دل سے نکلا ہوا ہے۔ اور اس لئے پڑھنے والے پر بے نظیر تاثیر پیدا کرتا ہے ... ہماری نظروں میں بہت ہندوستانی ایسے گذرے ہیں۔ جن میں راستی کی تحقیقات کا وہ جوش کام کرتا ہو جو پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی طبیعت کو حرکت دیتا تھا.. پنڈت لیکھرام سنسار کے چمکتے ہوئے ستاروں میں سے ایک تھے ... لالہ کانشی رام صاحب برہمن نے جو کہ پنڈت جی کے دوست اور عزت کرنیوالے بھی ہیں پنڈت جی کو آریہ سماج کے علی کا خطاب دے رکھا تھا ... مارچ ۱۸۹۷ء کی شام کو ایک شقی القلب جو شدھی کا بہانہ کرکے آیا تھا۔ انکی جائے رہائش میں دھوکہ سے چھری آپکے پیٹ میں

گھسیٹ کر بھاگ گیا۔۔۔۔۔۔۔

منشی رام مالک مطبع سیتہ دھرم پرچارک حال سوامی شردھانند سنیاسی دیباچہ کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱-۲

جس پنڈت لیکھرام کی مدح سرائی میں سوامی شردھانند نے زمین و آسمان کے قلابے ملائے ہیں اسی پنڈت لیکھرام کی ایک کتاب بنام آریہ ہندو نمستے کی تحقیقات کلیات آریہ مسافر میں سوامی شردھانند نے شائع کی ہے اس کتاب کے چند فقرات مفصلہ ذیل ہیں۔

واضح ہو کہ ہم آریہ لوگ اس ہندوستان اور ہندو نام کو کئی وجہ سے برا سمجھتے ہیں۔

۱۔ ہماری قوم کا ہندو نام کسی سنسکرت کتاب میں درج نہیں۔ ویدوں سے شاستروں تک بلکہ پرانوں سے لیکر ست نارائن کی کتھا تک میں بھی کہیں اس نام کا نشان نہیں ملتا۔ اس واسطے ہمارا نام ہندو نہیں ہے۔

۲۔ کبھی کسی یادداشت روزمرہ بھی۔ پتری۔ روزنامچہ۔ جنم پتری۔ پیڑا وغیرہ میں بھی ہندو یا ہندی یا ہندوستانی وغیرہ نام نہیں لکھے گئے جس سے بخوبی ثابت ہے کہ ہم ہندو نہیں ہیں۔

۳۔ ہمارے ہاں کی بھاشا کی کتابوں میں بھی جو زمانہ اسلام سے پہلے کی تصنیف ہیں بلکہ زمانہ اسلام کی مصنفہ پستکوں میں بھی یہ الفاظ استعمال نہیں ہوئے حتی کہ کسی قومی یا مذہبی رسوم کے ادا کرتے وقت تاہنوز بھی ہندو وغیرہ مستعمل نہیں ہیں پس کسی طرح قابل نہیں کہ ہندو ہمارا نام ہو۔

۴۔ جو لوگ یہ مانتے ہیں کہ یہ لفظ فارسی کا ہے۔ مگر سنسکرت سے آیا ہوا یعنی سنسکرت کے سندھو سے ہندو بنا ہے یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ یونانی لوگ براہ روم ایران اور افغانستان سے آریہ ورت میں آئے اور راستہ میں جیسا کسی ملک کا نام سنا ویسا ہی استعمال کیا۔ حرف س کا ہ سے بدل جانا ہم نے مانا۔ مگر فارسی میں سنسکرت کسی طرح نہیں۔ ان سنسکرت میں سندھو اور سندھوا دونوں ندی کو کہتے ہیں۔ مگر سندھو کبھی بالکل آریہ ورت کی نسبت استعمال نہیں ہوا اور نہ شایاں ہے لیکن فارسی لغات کے رو سے جو اس لفظ کے معنی ہیں وہ البتہ بد معلوم ہوتے ہیں۔

۵۔ ہندو در فارسی بکسر حرام زادہ و بد و شریر و معیوب (از کشف و سراج و منتخب و غیاث و برہان و لطائف اللغات)

۶۔ ... کے لوگ غیر ملک ... کر لوٹ لیا کرتے تھے اس واسطے انکا نام غیر ملک والوں نے ہندو

یا ہندو رکھا ۔ اور دونون لفظ فارسی زبان کے مترادف ہین اور اس ملک کے محاورہ مین بھی
نقب کو ستیندہ کہتے ہین اور افغانی زبان مین دریا کو سیتن کہتے ہین جس سے نقب زن کا نام ہے
یہ سپندھ یا ہندو ثابت ہوتا ہے ۔ کسی بھلے مانس کا نہین ۔ چہ جائیکہ آریونکا ۔

۶ ۔ یہ کہنا کہ ہند (لفظا) ہین اور رو ش سے بنا ہے جنکے معنے بے نقص کے ہین سنسکرت کی رو سے بالکل ناممکن ہے ۔ کیونکہ سنسکرت کی کسی لغات یا اتہاس مین اس کا پتہ نہین ملتا پس ہندوون کے بزرگون کا جاری کیا ہوا یہ نام نہین ہے ۔ بلکہ غیر قومون کا آریون کے حق مین الزام و اتہام ہے ۔

۷ ۔ یہ فرمانا بھی محض بے بنیاد ہے کہ یہ نام ہندوون کی اپنی ایجاد ہے نہین نہین بلکہ غیر ملکون کے باشندون کا الزام ہے اور سب سے زیادہ کثرت استعمال اس کا بدولت اسلام ہے ۔ چنانچہ اس کے اثبات مین شہادتین یہ ہین ۔

(ا) حضرت معاویہ کی والدہ کا نام ہندہ تھا ۔ کیونکہ وہ سیاہ فام تھی (غیاث)
(ب) ہندو در محاورہ فارسیان بمعنی دزد ۔ رہزن ۔ وغلام می آید ۔ (غیاث)
(ج) ہندو زن ۔ زن ساحرہ را گویند ۔ یعنی جادوگرنی عورت (غیاث کریم)
(د) ہندویانہ ۔ دوات یعنی سیاہی ۔ (کشف)
(ہ) ہندو نے چرخ ہفتم ۔ زحل کہ نحس سیارہ ست (کشف)
(و) ہندو بچہ ۔ غلام و ہندو کو (کشف)
(ز) ہندو بکسر غلام و بندہ کافر و تیغ (کشف)

۸ ۔ استر کی کتاب مین جو حضرت محمد صاحب سے ایک ہزار برس پیشتر لکھی گئی تھی اسکے پہلے باب کی پہلی آیت مین "ہندوستان" کا لفظ ہے ۔ اسیطرح فلاویس جوسفس یہودی مورخ اپنی کتاب مین ہندوستان کا لفظ لکھتا ہے ۔ ۔ ۔ غالباً یہی وہ زمانہ ہے جب سے یہ برا نام ہمارے لئے اور ہمارے ملک کے لئے غیر ملک والون نے استعمال کرنا شروع کیا ۔ اس نام کا غیر ملک کی کتابون مین پایا جانا اور ہمارے ملک کی کتابون مین نہ ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ غیر ملک والون نے ہمین اس نام سے پکارنا شروع کیا ۔

۹ - یہ جو کہا جاتا ہے کہ ہندو نام اندو سے بنا ہے اور اندو کہتے ہیں چندرمان کو یعنی چندربنسی - ہم مانتے ہیں - کہ اندو چندرمان کو کہتے ہیں - مگر سنسکرت میں یہ کس طرح بن گیا - اور کیا تمام ہندو چندربنسی یا سورج بنسی ہیں - اندو صرف چندرمان کو کہتے ہیں - بنسی کہاں سے آگیا - اور کس کے معنی ہوئے؟ کیوں یہ نام اس دھاتو سے کسی سنسکرت پستک میں آج تک مندرج نہیں ہے - اور کیا سوائے چندربنسی کے اور لوگ اپنے آپ کو ہندو نہیں کہتے - لہٰذا یہ دعوےٰ بھی محض بے بنیاد ہے - کیونکہ اب تک چندربنسی اور سورج بنسی وغیرہ صدہا گوتروں کی قومیں آریہ ورت میں موجود ہیں مگر ہندو کا نام و نشان ندارد۔

یہ لفظ فارسی - عربی - عبرانی وغیرہ زبانوں میں قریب قریب ان ہی معنوں میں استعمال ہوا ہے بلکہ ایسی کوئی کتاب شاذ و نادر ہوگی جس میں یہ لفظ ان معنوں میں نہ آیا ہو جس سے ہر طرح ثابت ہے کہ یہ نام ہمارا نہیں ہے بلکہ قطعی ترک کرنے کے لائق ہے اور عداوت و عنایت سے موضوع کیا گیا ہے۔

کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۶۹ - ۱۷۰"

مطبوعہ سوامی شردھانند یا لالہ منشی رام

یہ ایک ایسے شخص کی تحریر ہے - جو آریہ سماج کا لیڈر اور سوامی شردھانند کا ممدوح تھا - چونکہ وہ مر چکا ہے اسلئے اسکی تحریر کو ہم نے مردہ ثبوت کے نام سے پکارا ہے - ہمارے نہایت پرجوش اور ہندو دھرم کے حامی شرما جی کو سوامی شردھانند جی کے قلم سے مزین کلیات آریہ مسافر کے مذکورہ بالا مضمون کو مکرر سہ کرر پڑھنا چاہیے اس مضمون کے مطالعہ سے ان کو پتہ لگ جائیگا کہ پنڈت لیکھرام اور سوامی شردھانند جی کے نزدیک ہندو کے معنے حرام زادہ - بدکردار - شریر - معیوب - نقب زن - چور - ڈاکو - غلام - جادوگر - کافر - سیاہ فام وغیرہ ہیں - اور گو وہ اس بات پر بھی زور دے رہے ہیں کہ "ہندو" کا لفظ نہ تو اُن کے کسی وید و شاستر میں ملتا ہے - نہ ہی کسی پرانی سنسکرت کی کتاب میں نہ صرف یہی بلکہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر نے تو ایسے لوگوں کو جو اپنے آپکو یا دوسروں کو ہندو کہتے ہوں - بدین الفاظ سخت چیلنج دیا ہے -

"پس ہر ایک دانا جان سکتا ہے کہ یہ نام جب ہمارے مخالفوں کی کتابوں میں موجود ہے اور ہماری کتابوں میں ندارد ہے تو انکا دعوےٰ کس قدر صریح بے فروغ ہے - پس ہم انکو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ یا انکا کوئی افضل خود ہندو نام کسی سنسکرت کی کتاب میں بتلا دے اور ثبوت کرا دے - ورنہ یہ دھوکہ بازی کا طوق مثل بیہودہ مقرر طوق لعنت کے قیامت تک دغا باز کے گلے میں رہیگا۔

"کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۷" مطبوعہ سوامی شہر دھانند یعنی لالہ منشی رام:-

پنڈت لیکھرام اس وقت دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ مگر اُن کی روح کسقدر خوشی حاصل کر سکتی ہے اگر شردھانند جی ان کے چیلنج کو منظور کر کے "ہندو" نام کسی پرانی سنسکرت کی کتاب میں سے نکال کر دکھا دینگے پنڈت لیکھرام نے ایسے ہر ایک شخص کو جو یہ کہتا ہو کہ "ہندو" نام کسی پرانی دھرم شاستر کی کتاب میں ملتا ہے۔ یا یہ اچھے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ دغاباز۔ دھوکہ باز۔ بیہودہ اسقدر کوٹی بلکہ فضلہ خور کے نام سے پکارا ہو شردھانند جی نے جو یہ لکھا ہے کہ اب ہمارا فرض اُن (مسلمانوں) کو ہندو بنانا ہے اگر اس فقرہ میں پنڈت لیکھرام کی لغات سے "ہندو" کے معنی رکھ دیئے جائیں۔ تو مطلب بہت صاف ہو سکتا ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ آخر کیا وجہ تھی۔ جو غیر ملک والوں نے ہندوستان کے باشندوں کا نام ہندو یعنی چور وغیرہ رکھا۔ کیا اس ملک میں کثرت سے ہندو یعنی چور ہوتے تھے کہ تمام کی تمام قوم ہی ہندو یعنی چور کے نام سے پکاری جانے لگی جب ہم اس بات پر غور کرنے کے لئے وید وں اور منو دھرم شاستر کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پتہ لگتا ہے کہ در اصل اس ملک میں اس کثرت سے چوری کی واردا تیں ہوتی تھیں کہ ان کے سدباب کے لئے دنیا کی کسی بڑی سے بڑی سزا کو بھی ناکافی سمجھ کر مرنے کے بعد بھی ایسی بدترین اور ذلیل ترین سزائیں تجویز کی گئی تھیں کہ جنکو پڑھکر حیرت ہوتی ہے۔ چنانچہ منو مہاراج نے اپنے قانون کی اس ملک کے ایسے چوروں کے لئے مفصلہ ذیل سزائیں تجویز کی تھیں۔

۱۔ چوری کرنے والا ہرن۔ مکڑی۔ سانپ۔ گرگٹ۔ پانی میں رہنے والے درندگی کرنے والے پشاچوں کے جنم کو ہزاروں بار حاصل کرتا ہے۔ منو ۱۲/۵۵

۲۔ لعل موتی مونگا اور مختلف ہر قسم کے جواہرات کو چرانے والا ہیم کار جانور کی جون میں جاتا ہے منو ۱۲/۶۱

۳۔ دھاروں کو چرانے سے چوہا۔ کانسی کو چرانے سے ہنس پانی کے چرانے سے مینڈک شہد چرانے سے کتا اور گھی کو چرانے سے نیولے کا جنم پاتا ہے ۱۲/۶۲

۴۔ گوشت کے چرانے سے گدھا۔ چربی کے چرانے سے جل کوا تیل کے چرانے سے تیل پینے والا جانور۔ نمک کے چرانے سے جھینگر۔ دہی کے چرانے سے بلا کا نام جانور کی جون میں جاتا ہے ۱۲/۶۳

۵۔ ریشمی کپڑے چرانے سے تیتر۔ السی کے کپڑے چرانے سے مینڈک کپاس کے کپڑے چرانے سے سارس گائے کے چرانے سے گوہ گڑ کے چرانے سے باگڑ کی جون میں جاتا ہے ۱۲/۶۴

۶۔ خوشبودار چیزون کے چرانے سے چھچھوندر۔ ساگ پات کے چرانے سے مور۔ دوسرے اناج چرانے سے گیدڑ اور کچا اناج چرانے سے شلک ہوتا ہے ۶۷۔

۷۔ آگ کو چرانے سے بگلا۔ چھاچ اور موسل وغیرہ چرانے سے مکڑی اور رنگدار کپڑون کو چرانے سے چکور کی جون مین جاتا ہے۔

۸۔ مرگ اور ہاتھی کو چرانے سے بھیڑیا۔ گھوڑے کے چرانے سے شیر۔ پھل مول قند کے چرانے سے بندر۔ عورت کے چرانے سے ریچھ۔ پینے کا پانی چرانے سے چاتک۔ سواریون کے چرانے سے اونٹ۔ اور پشوؤن کے چرانے سے بکرے کی جون مین جاتا ہے ۶۸۔

۹۔ عورت بھی اسی طرح چوری کرنے سے گنہگار ہوتی ہے۔ اور اس پاپ سے ان ہی جانورون کی مادہ بنتی ہے جنکا اوپر ذکر کیا گیا ہے ۶۹۔

منو مہاراج کے مذکورہ بالا قانون سے ثابت ہوتا ہے کہ زمانہ قدیم مین اس ملک مین عام طور پر چوری کیجاتی تھی۔ چنانچہ لعل۔ موتی۔ مونگا۔ جواہرات دھان۔ کانسی پانی۔ شہد۔ دودھ۔ رس۔ گھی۔ گوشت۔ چربی۔ تیل۔ نمک۔ دہی۔ ریشمی کپڑے۔ اسی کے کپڑے۔ کپاس کے کپڑے۔ گائے۔ گڑ۔ خوشبودار اشیاء۔ ساگ۔ پات۔ اناج۔ چھاچ۔ موسل۔ رنگدار کپڑے۔ مرگ۔ ہاتھی۔ گھوڑے۔ مول۔ قند۔ عورت۔ پینے کا پانی۔ سواریوں کے جانور وغیرہ اُس زمانہ مین اشیاء مسروقہ ہوتی تھین۔

علاوہ ازین رگوید کا ترجمہ کرتے ہوئے جو ہندو دھرم کی سب سے افضل اور پرانی کتاب ہے سوامی دیانند نے مفصلہ ذیل منتر پیش کیا ہے:-

نو بدھی۔ اندرا۔ ماپہا۔ وا۔ مانا۔ پریا۔ بھوجنانی۔ پر۔ موشی ؛

رگوید اشٹک ۔ ۱ ۔ ۷ ۔ ۱۹ ۔ ۷

اس منتر کا ترجمہ سوامی دیانند نے بدین الفاظ کیا ہے۔

"اے دشمنون کو ہلاک کرنے والے راجہ آپ ہم کو مت ماریئے آپ ہم پر ظلم مت توڑیئے اور آپ ہماری نہایت ہی پیاری اشیاء کی چوری مت کیجئے"

نہ صرف یہی بلکہ مذکورہ بالا رگوید کے منتر کا جو ترجمہ سوامی دیانند نے آریہ ابھیونے مین کیا ہے وہ بدین الفاظ ہے۔

اے مکمل جاہ جلال والے پرمیشور۔ آپ ہمارا قتل مت کریں یعنی ہم کو اپنے سے الگ مت گرائیں اور آپ بھی ہم سے کبھی الگ نہ ہوں آپ ہماری مرغوب اور پیاری اشیاء کو مت چرائیں اور مت چوری کروائیں آریہ ابھیونے ص ۸۵۔

رگوید کے منتر میں جو "پرمشی" کا لفظ آیا ہے سوامی دیانند نے اسکا دونوں جگہ ترجمہ چوری کرنا اور چوری کروانا کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ رگوید کے زمانہ میں جو ست یگ کا زمانہ کہلاتا ہے عام انسان کو ایک طرف اس ملک کے راجے۔ مہاراجے یہاں تک کہ جس وجود کو اس ملک میں پرمیشور کہا جاتا تھا۔ غالباً وہ بھی چوری کروانے اور چوری کرنے سے باز نہیں آتے تھے جب راجوں۔ مہاراجوں اور خود یہاں کے مانے ہوئے پرمیشور کی یہ حالت ہو۔ تو عام انسانوں کا تو کہنا ہی کیا تھا۔ اسی سے یہی نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ مسلمانوں کے آنے سے ہزاروں سال پیشتر یہ ملک اور اس ملک کے باشندے یہاں تک کہ اس ملک کے راجے۔ مہاراجے اور پرمیشور تک چوری۔ ڈاکہ زنی۔ رہزنی۔ قزاقی وغیرہ جرائم کیوجہ سے بدنام ہو چکے تھے اس قسم کی چوری ڈاکہ زنی رہزنی قزاقی کی وارداتوں کو عام دیکھکر غیر ملک کے باشندوں نے اگر بقول پنڈت لیکھرام آنجہانی انکو ہندو یا چور یا ڈاکو۔ رہزن۔ قزاق وغیرہ کے نام سے پکارنا شروع کر دیا ہو تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ پس جس صورت میں کہ ہندو کے معنی ہی بقول پنڈت لیکھرام چور۔ رہزن ڈاکو قزاق۔ بدکردار منحوس شریر اور غلام حرامزادہ ہیں۔ تو اس صورت میں دشیشور شرما شرد ھانند وغیرہ کا یہ شور مچانا۔ کہ اسلام اور مسلم کا نام ونشان تک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہندوستان سے مٹا کر سب مسلمانوں کو ہندو بنالو کس قدر جرائت اور دیدہ دلیری ہے حالانکہ جس "مسلم" لفظ کے برخلاف وہ اسقدر جہاد کر رہے ہیں اس کے معنی خدا پرست امن پسند صلح جو۔ حق پسند۔ نیکوکار و نیک شعار ہیں۔ اگر موجودہ ہل چل کا یہ مقصد ہو کہ چونکہ مسلمانوں نے ہمکو ہندو یعنے حرام زادہ۔ چور ڈاکو۔ رہزن غلام وغیرہ خطاب دیا تھا اس لئے آج ان سے بدلہ لینے کی خاطر ان کو بھی "ہندو" بنالو تاکہ سب کو ننگا نچا ئیں۔ تو دوسری بات ہے لیکن اگر واقعات کی بناء پر بحث کرنی ہو تو واقعات یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ ویدوں شاستروں سمرتیوں۔ اپنشدوں۔ درشن شاستروں۔ یہاں تک کہ پرانوں میں ہندو لفظ تک معدوم ہے اور اگر کسی جگہ یہ لفظ ملتا بھی ہے۔ اس کے معنی منحوس۔ چور۔ ڈاکو۔ رہزن قزاق۔ غلام۔ شریر۔ بدکردار حرامزادہ وغیرہ نکلتے ہیں۔ ایسی صورت میں ہم یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ پہلے اس بات کا فیصلہ کیا جاوے

کہ معنی کے لحاظ سے ہندو اور مسلم دونوں میں سے کونسا نام اچھا ہے۔ اس لئے ہم کسی مسلمان کو نہیں بلکہ خود شردھا جی کو ہی منصف قرار دیتے ہیں کہ وہ ان دونوں ناموں کے معنوں پر غور کر کے جسکو بہتر سمجھیں اس کے حق میں با معنی فیصلہ دیدیں ہمیں ان کا فیصلہ منظور ہوگا۔

اول۔ ہندو یعنی چور۔ ڈاکو۔ رہزن۔ قزاق و شریر منحوس۔ بدکردار غلام سیاہ فام اور حرامزادہ (کلیات لیکھرام)

دوئم مسلم یعنی خدا پرست۔ فرمانبردار صلح جو۔ امن پسند۔ امداد دینے والا۔ وفادار آزادی پسند قانون دوست۔ گناہوں سے بچنے والا۔ موحد (کتب اسلام) ہماری فیاضی اور دریادلی کا کیا ٹھکانا ہے کہ ہم نے ہندو مسلم ناموں میں سے بہتر نام کا با معنی فیصلہ کسی مسلمان کے ہاتھ میں دینے کی بجائے اسلام اور مسلمانوں کے دشمن مسٹر شردھا جی کے ہی ہاتھ میں دیدیا ہے وہ جو بھی فیصلہ کر دیں۔ ہم اس کے برخلاف مطلقاً چون و چرا نہیں کرینگے مگر ہم یہ ضرور کہیں گے کہ جب ہمارے حق پسند و حق پرست آباؤ اجداد نے یہ دیکھا کہ لفظ ہندو لغتاً بے معنی ہی چور۔ ڈاکو۔ رہزن۔ قزاق۔ بدکردار شریر۔ غلام سیاہ فام اور حرامزادہ ہیں۔ تو انہوں نے فوراً اس نام کو ترک کر کے اپنے لئے مسلم کا نہایت ہی عمدہ اور با معنی نام پسند کر لیا۔ اور وہ مسلمان ہو گئے۔ ہمارے ایسے محقق آباؤ اجداد پر آج کسی شردھا وغیرہ کا یہ الزام لگانا کہ وہ ہندو دھرم سے ناواقف تھے یا تلوار کے ڈر سے یا کسی دنیوی لالچ سے مسلمان ہو گئے تھے نہ صرف یہ کہ قطعاً جھوٹ سراسر لغو اور بالکل بیہودہ ہے بلکہ ایسے بے بنیاد اور جھوٹے الزام لگانیوالے کی بدبختی کی دلیل ہے۔

چوتھی فصل

ننگی تصویر

اپنے آباؤ اجداد کے ننگ و ناموس پر لگائے گئے الزامات کی تردید میں وہ اور وجوہات پیش کرنے کے بعد اب ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں نے ہندو دھرم کو ترک کر کے کیوں اسلام قبول کر لیا تھا ہم صرف ایک ہی جملہ میں ان ادا کر سکتے ہیں کہ جب ہمارے آباؤ اجداد نے ہندو دھرم کی ننگی تصویر دیکھا

انھون نے شرم و حیا اور غیرت سے کام لیتے ہوئے اس کی طرف سے منھ موڑ لیا اور فوراً مسلمان ہو گئے ہندو دھرم کی ننگی تصویر کیا تھی اور کیسی تھی۔ اس کو ہم اپنے الفاظ مین نہین بلکہ آریہ سماج کے فخر سوامی شردھانند کے ممدوح پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کے الفاظ مین پیش کرینگے۔ چنانچہ پنڈت جی لکھتے ہین:-

"ہمارے ہندو بھائی پورانون کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔ اور ان کی کتھا اون کو پریم سے سنا کرتے ہین۔ علاوہ ازین وہ بہت کچھ تن من دھن بھی ان کے ارپن کرنے سے دریغ نہین کرتے لیکن عموماً دیکھا جاتا ہے کہ وہ اصلیت کی طرف ذرا متوجہ نہین ہوتے۔ اس واسطے ہم اپنا فرض سمجھتے ہین کہ ان کی خدمت مین کچھ عرض کرین...... دیوی بھگوت مین لکھا ہے کہ برہسپتی چندر دیوتا کے گرو تھے برہسپتی جی کی بیوی تارا چندرمان کے گھر گئی۔ اور فریقین ایک دوسرے کی محبت مین مبتلا ہو کر برسون تک بدفعلی کرتے رہے۔ برہسپتی دوبارہ مانگنے کے لئے آئے مگر چندرمان نے انکار کیا۔ برہسپتی نے کہا کہ تو پاپی ہے اس نے جواب دیا کہ تو کونسا دھرماتما ہے۔ تو نے اپنے چھوٹے بھائی کی بیوی گھر مین ڈالی ہوئی ہے جیسا مین خوبصورت ہون۔ ویسے ہی تیری عورت خوبصورت ہے۔ مگر یہ میرے لائق ہے۔ تیرے جیسے بدشکل سے اسکا کیا تعلق۔ اسپر اس نے اندر سے شکایت کی اندر نے وکیل بھیجا۔ چندرمان نے جواب دیا کہ اندر دیوتا لوگون کو تو سمجھاتے ہین۔ مگر اپنے اعمال پر توجہ نہین فرماتے۔ انھون نے گوتم کی بیوی اہلیا سے کیون زنا کیا تھا۔ اور کیون ہزارون برس تک سہسر بھگ (ہزار فرج) ہو کر مانسرور کی جھیل مین کنول کے پھول لال کے اندر شرمندگی سے چھپے رہے۔ جب یہ جواب پہنچا تو اندر غصہ ہو کر لڑنے کو آیا۔ اسکی مدد کو برہما جی آئے اور ادھر چندرمان کے مددگار شکر دیوجی آگئے۔ اور مہادیو بھی آئے۔ اور چندرمان کو سمجھایا کہ اسکی عورت دیدے یہ بڑا پاپ ہے چندرمان نے جواب دیا۔ کہ اس نے خود ہی اپنی برہسپتی سمرتی مین کہا ہے۔ کہ عورت کو زنا کرنے سے جو پاپ ہوتا ہے۔ وہ رسلا (ایام ماہواری) ہونے پر دور ہو جاتا ہے۔ جیسے برہمن کا پاپ وید پڑھنے سے۔ غرضیکہ کئی سال تک جنگ ہوا۔ آخرکار شکر کے کہنے سے چندرمان نے وہ عورت برہسپتی کو دیدی۔ جسکو وہ مہاراج خوشی خوشی گھر لے گئے۔ مگر وہ حاملہ ہو چکی تھی برہسپتی کے گھر جا کر بیٹا پیدا ہوا جسکا نام بدھ دیوتا رکھا گیا۔ اب چندرمان نے تکرار کیا کہ بیٹا میرا ہے مگر برہسپتی نے دینے سے انکار کیا جس پر جنگ کی نوبت آئی۔ آخرکار برہما نے بیوی تارا سے پوچھا کہ یہ کس کا حمل ہے۔ اس نے جواب دیا کہ چندرمان کا۔ برہما نے

بدھ کو چندرمان کے سوا سے کیا سمجھو۔ بھاگوت میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ برہما جی دیوتون اور راکھشون سے
جنگ کرتے ہوئے دس ہزار سال کے گذر جانے پر تھک کر ایک جگہ جا کر کمان کے سرے کو سر کے نیچے رکھکر
سو رہے۔ دیوتون نے بیکنٹھ میں تلاش کی۔ جب وہان نہ ملے تو تلاش کرتے ہوئے اس جنگل میں آئے۔ اب
سوتے کو جگانا گناہ سمجھ کر لال بجھکڑون کی طرح عقل دوڑانے لگے۔ آخر یہ قرار پایا کہ دمری یعنی بھوری جانور پیدا
کرکے اس سے یہ خدمت لی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مگر اس نے انکار کیا کہ مجھے اس پاپ سے کیا حاصل
ہوگا۔ دیوتون نے کہا کہ ہم تجھے یگیہ میں حصہ دیا کرینگے جس پر راضی ہو کر اس نے اس کمان کی رسی کو
کاٹا۔ مگر کاٹتے ہی بڑا شور ہوا اس کمان کی ضرب سے شیو کا سر کٹ کر سمندر میں جا گرا۔ اب سب دیوتا
حیران ہوئے۔ پھر برہما جی بولے کہ بھائیون کرنی کا پھل بھوگنا پڑتا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے خود مجھے
پھل بھوگنا پڑا یعنی میرا سر شیو نے کاٹ ڈالا اور خود شیو جی بھی محروم نہ رہے ایسے ہی کامون سے اسکا
لنگ بدن سے کاٹا گیا اور اندر دیوتا اہلیا کے ساتھ زنا کرنے سے سہسر بھگ ہو کر سرور کے تالاب میں
شرمسار رہے۔ آخر سب نے دیوی کی تعریف کی جس پر وہ راضی ہوئی اور حکم دیا کہ گھوڑے کا سر کاٹ کر لگا دو
چنانچہ لگا دیا گیا جس پر اس نے دیسے "ہئے گریو" نام رکھا۔ یعنی آدمی کا سر گھوڑے کا۔ اس رچنا کے
سننے کا بہت ثواب ہے۔ پھر اسی بھاگوت میں لکھا ہے کہ راجہ اپری چر جنگل میں شکار کھیلنے کے لئے
گیا وہان پر اپنی بیوی کی یاد میں اسے احتلام ہوا۔ اس نے نطفہ کو کسی درخت کے پتے میں بند
کرکے بطور پارسل کے شاہین یا جرہ شکاری پرندہ کے ذریعہ گھر کو روانہ کیا۔ راستہ میں ہوا میں ایک
اور جرہ مل گیا جنگ شروع ہوئی۔ وہ جگہ دریائے جمنا کے اوپر تھی وہ پارسل گر پڑا نیچے ایک ایسی
جو کسی رشی کی بددعا سے مچھلی بنی ہوئی تھی دریا میں تیر رہی تھی گرتے ہی اس نے نطفہ پیٹ میں
لے لیا وہ حاملہ ہو گئی۔ جب مدت حمل پوری ہو گئی تو اسکو ایک ملاح یعنی ماہی گیر نے گرفتار کر لیا
اسکا شکم چیرنے پر اس میں سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی نکل آئی۔ وہ دونون کو راجہ وسو کے
پاس لے گیا۔ راجہ نے لڑکا لے لیا۔ اور لڑکی اوسے واپس دیدی اس نے اسے پالا۔ اور
اسکا نام مچھودری یا ستودری کالی۔ کالا رنگ تن کا رکھا بڑی ہو کر وہ دریائے جمنا کے کنارے
باپ کے ساتھ کشتی بانی کرتی تھی۔ ایک دن پراشر رشی جی وید کے جاننے والے وہان آگئے اور دریا
کے عبور کرنے کا ارادہ کیا۔ ملاح بوڑھا تھا اس نے لڑکی کالی کو اجازت دی کہ تو کشتی میں

کہ انھیں پار کر دے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جب دریا کے بیچ میں پہونچے تو مہاتما جی مدگمان ہوگئے۔ غلبہ شہوت نے مجبور کیا اور اس کا دہنا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑا۔ کالی نے انکار کیا۔ اور مہاتما جی کو بہت نصیحت کی مگر مہاتما نے نہ مانا آخر لڑکی نے اقرار کیا۔ کہ دریا کے پار جاکر کام کرینگے۔ جب کنارے پر پہونچے۔ تب مہاتما نے لڑکی کا ہاتھ پکڑا۔ اُس نے پھر نصیحت کی۔ مگر وہ نہ مانا۔ تب کالی نے کہا کہ میرے بدن سے مچھلی کی بڑی بدبو آتی ہے۔ رشی نے دعا کی جس سے وہ جوجن گندھا ہو گئی یعنی اس کے بدن سے چار کوس تک مشک کی بو آنے لگی اس نے کہا کہ میرا باپ کنارے پر دیکھتا ہے روز روشن ہے رشی نے دعا کر کے لہر پیدا کر لی۔ پردہ ہو گیا پھر اس نے کہا کہ آپ کام چپیٹھا (بدفعلی) کر کے چلے جاوینگے۔ میرا پھر کیا حال ہوگا مجھے بکارت زائل ہو جانے کے سبب کون قبول کرے گا۔ میرا گذارہ کس طرح چلیگا میرا باپ کیا کہیگا۔ لوگ کیا کہینگے۔ رشی نے دعا کی۔ کہ تیری بکارت بدستور ہو جائیگی۔ آخر کار ان سب شرائط کے طے ہو جانے پر اس نے بر مانگا۔ کہ میرا لڑکا تیرے جیسا ہو میری خوبصورتی روز افزوں اور خوشبو ہمیشہ رہے ان سب شرائط کے طے ہو جانے کے بعد اس کے ساتھ بدفعلی کی گئی۔ اور صحبت کے بعد لڑکا پیدا ہوا۔ اسی جگہ پر۔ اس کا نام بیاس یا کرشن دوپاٹن رکھا گیا پار اشر مہاتما جی بھی چلے گئے اور دیاس جی ما سے اجازت لیکر جنگل کو چلے گئے پھر اسی کالی یا مچھوری پر بھیشم پتامہ کے والد راجہ شانتنو عاشق ہو گئے اور اس سے شادی کی۔ اس کے شکم سے چتر انگد اور بچتر ویرج دو راجہ پیدا ہوئے اور جب یہ دونوں مر گئے۔ تو ان کی عورتیں بیوہ ہو گئیں انکا نام امبا امبکا۔ امبالکا تھا۔ ان تینوں عورتوں کے ساتھ اپنی ماں کے کہنے پر دیاس جی نے نیوگ کیا۔ اس نیوگ سے ایک تو حضرت دھرت راشٹر پیدا ہوا جو اندھا تھا۔ دوسرے پانڈو تیسرے بدر مہاتما پیدا ہوئے۔ جو ہندوستان کے نامی گرامی راجہ ہوئے۔ جو کورو پانڈو مشہور ہیں (مفصل دیکھو کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۸۸ و ۱۸۹ مطبوعہ لالہ منشی رام حال سوامی شردھانند)

"۸ اپورانوں میں رشی۔ منیوں اور دیوتاؤں کی نندا لکھی ہے۔ اور ان پر تہمت لگائی ہیں حتیٰ کہ برہما جی پر اپنی بیٹی سے ہم بستر ہونے کا الزام کرشن جی کو کبجا اور رادھکا سے۔ مہادیو کو رشیوں کی استریوں سے وشنو کو جلندھر کی عورت برندا سے اندر کو گوتم کی بیوی سے سورج کو کنتی سے چندرماں کو اپنے گرو برہسپتی کی عورت تارا سے وایو دیوتا کو کیسری کی عورت انجنی سے وردن دیوتا کو اگست

دیوتا کی ماں اُر وشنی سے برہسپتی کو لپنے بھائی کی عورت انتھا سے۔ وشوامتر کو وشٹی سے۔ پاراشر کو مچھو دیکیا سے رویو کو داسی سے درو پدی کو پانچ خاوندوں سے دیویون کو گوشت خوری کا دامن کو جھل کا۔ کو شرانبوشی کا۔ رام چندر کو دھوکے سے بالی کے مارنے کا الزام لگایا گیا ہے۔

کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۸۸"

مطبوعہ لالہ منشی رام یعنی سوامی شردھانند

ہم نے سوامی شردھانند کے اہتمام سے چھپوائی گئی کلیات آریہ مسافر کے مذکورہ بالا مضمون کو اسلئے نقل کیا ہے تاکہ ہم شرماجی کے الزامات کا جواب دے سکیں شرماجی جو ہندو اور ہندو دھرم کے بڑے پر جوش حامی اور سوامی شردھانند کے بھگت معلوم ہوتے ہیں۔ وہ ذرا سوامی شردھانند کی شایع کردہ آریہ سماج کے پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کے مذکورہ بالا تحریر کا مطالعہ فرما کر فیصلہ کریں کہ آیا ایسا مذہب جس میں بڑے دیوتا رشی۔ مہرشی۔ اور مہاتما کھلے بندوں حرام کاری۔ زناکاری۔ بدکاری۔ شادی شدہ عورتوں کا اغوا اپنی ہی کنواری بیٹیاں۔ یا کنواری لڑکیوں کے ساتھ زنا بالجبر۔ شرابنوشی قمار بازی۔ اور قمار بازی میں اپنی عورتوں تک کو ہارتے دیکھے جاتے ہوں۔ اور جو اپنے گرو کی عورت تک سے بھی زنا کرنے سے باز نہ آتے ہوں۔ اور جنھوں نے زناکاری کے جواز میں یہ فتوےٰ دیدیا ہو کہ زنا کرنے سے عورت کو جو پاپ لگتا ہے۔ وہ ایام ماہواری کے ہو جانے سے دور ہو جاتا ہے۔ کیا ایسا دھرم کسی صورت میں بھی ہمارے غیور شرما جیسا ایماندار متقی و پرہیزگار اور خدا پرست آباؤ اجداد کے لئے قابل تسلیم ہو سکتا تھا ہم بڑے زور سے اسکا یہی جواب دینگے کہ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس لئے کہ جب ہماری آنکھوں کے سامنے پنڈت لیکھرام اور دیانند جیسے ہندو بھی باوجودیکہ وہ جنم سے برہمن تھے اور ہندوؤں کے گھر پیدا ہوئے تھے۔ ان کے سر پر جو دھرم کی کوئی تلوار بھی نہیں لٹک رہی تھی۔ جب وہ ایسے دھرم پر لات مار کر اس سے الگ ہو گئے۔ بلکہ اس کی اندرونی حالت کو طشت ازبام کرنے کے لئے مجبور ہو گئے تو ہمارے آباؤ اجداد جو اسی سرزمین کے رہنے والے تھے۔ اور جو سوامی دیانند یا پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی نسبت زیادہ غیور شریف النفس باحیا اور بہادر تھے۔ اس لئے کہ وہ اپنی حین حیات میں اپنی بیویوں کو گیارہ گیارہ غیر مردوں کے ساتھ ہم بستر ہونے کی اجازت نہیں دے سکتے تھے۔ وہ ایسے ہندو دھرم کے کیونکر پابند رہ سکتے تھے۔ ہم شرماجی سے پوچھتے ہیں کہ آپ مسلمانوں کو اسی ہندو دھرم کی دعوت دیتے ہیں جس کی ننگی تصویر آپ کے پنڈت لیکھرام جی نے آپ کو اچھا کر دکھایا ہے اور کیا آپکا اپنا ضمیر اجازت

کیا ہی کہ آپ اس دھرم پر ایک منٹ کے لئے بھی قائم رہ سکتے ہین جس کے دھرم شاستروں مین بڑے بڑے دیوتاؤن یعون ... اور مہاتماؤن کی زندگی کا ایسا ناپاک اور گردن زدنی خاکہ کھینچا گیا ہو۔ کیا آپ ہم کو اس ہندو دھرم شاستروں کی طرف ہی بلا رہے ہین کہ جن شاستروں مین ہر ایک قسم کی زنا کاری حرامکاری ہی۔ اور سیاہ کاری کی ننگی تصویر دکھائی ہو۔ اور کیا آپ خود بھی ایسے ہی دھرم شاستروں اور دھرم اوتاروں اور مہاتماؤن پر ایمان رکھتے ہین جسکا خاکہ کہ کلیات آریہ مسافر مین آ گیا ہی۔ کیا آپکے سوامی شردھانند اسی ہندو دھرم کی طرف مسلمانون کو بلا رہے ہین۔ اور کیا اسی ہندو دھرم کے لئے آپ ڈھنڈورا پیٹ رہے ہین کہ ہندوستان کے جتنے مسلمان ہین۔ وہ بزور شمشیر ہندو دھرم سے الگ کئے گئے تھے۔ اور کہ اب ان کو دوبارہ ہندو بنا لینا چاہیئے۔ ہم پوچھتے ہین کہ سوامی دیانند یا پنڈت لیکھرام شرما کے سر پر کونسی اسلامی تلوار چلی تھی۔ کہ وہ بھی ہندو دھرم کو چھوڑنے کے لئے اور اس کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے مجبور ہوئے کیا یہ افسوس کا مقام نہین ہی کہ آپ جیسا شخص جو اپنے نام کے ساتھ ایم اے کا دم چھلا بھی لگاتا ہو۔ ہندو دھرم کی مذکورہ بالا قسم کی نہایت ہی ناپاک تعلیم کو جانتا ہوا اس سے تجاہل عارفانہ کرتا ہو آج ساڑھے چھ کروڑ مسلمانون کے آباؤ و اجداد پر یہ بے بنیاد اور جھوٹا الزام لگائے کہ انھون نے اسلامی تلوار کے ڈر سے یا زن زر زمین کے لالچ سے ہندو دھرم کو تلانجلی دیدی تھی۔ ہمارے آباؤ اجداد کے مقدس نام پر الزام خطرناک بہتان شرمناک جھوٹ اور بزدلانہ حملہ ہے۔ خوب یاد رکھین کہ اگر اس جھوٹ کی پاداش مین تعزیرات منو باب ۱۲ دفعہ ۹ کے مطابق مرنے کے بعد آپ کو کسی ناپاک ترین کیڑے کی جون مین جانا پڑا۔ تو آپکو شکایت کرنے کا ہرگز کوئی موقع نہین ملے گا۔

پانچوین فصل

مکتی کنڈ

ہندو دھرم کی ننگی تصویر جو سوامی شردھانند نے پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کے الفاظ مین شائع کی ہی۔ اس پر سے پردہ اٹھانے کے بعد اب ہم اس الزام کی طرف متوجہ ہوتے ہین۔ جو ہمارے قابل دوست

شرماجی نے ہمارے آباؤ و اجداد پر بدین مطلب لگایا ہی کہ وہ معاذ اللہ شہوت پرست تھے اور کہ انھوں نے محض مسلمان عورتون کو دیکھکر یا اُن کی صحبت مین گرفتار ہوکر اسلام قبول کر لیا تھا اور کہ ان کو اسلام مین درحقیقت کوئی خوبی نظر نہین آئی تھی ہمارے خیال مین شرماجی کا یہ الزام اس قدر بے بنیاد اور جھوٹ ہی کہ ہمین اسکی تردید کے لئے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین ہی۔ بلکہ شرماجی سے ہم اتنا ہی سوال کرینگے کہ وہ مہربانی کرکے ہندوستان کی کسی تواریخ سے یہ ثابت کردین کہ جب سمندر کے رستہ سے سندھ پر یا خشکی کے راستے سے ہندوستان پر فاتحان اسلام نے فوج کشی کی تھی تو اون کے لشکر مین کسقدر عورتین تھین جنکو کہ وہ اس ملک کے ہندوؤن کو مسلمان بنانے کی خاطر بطور رشوت کے دینے کے لئے ساتھ لائے تھے۔ یہ تو ہم ہندوستان کی متعدد تواریخون سے بتا سکتے ہین کہ جب ملک عماد بن محمد قاسم علیہ الرحمتہ نے سندھ پر حملہ کرکے ہندو راجگان کو شکست دی۔ یا جب سلطان سبکتگین علیہ الرحمتہ اور اونکے فرزند ارجمند نغز رشتہ سیرت و سعادت مند شجاع و غیرتمند سوزندہ کفر و طغیان۔ دور کنندہ رجس اوثان۔ بہی خواہ ہندوستان۔ فاتح ہندوستان سلطان غازی محمود غزنوی علیہ الرحمتہ و الغفران نے یا ان کے بعد فاتح راجگان ہندوستان غازی اسلام جناب سلطان شہاب الدین محمد ظہیر الدین بابر علیہ الرحمتہ نے یا دیگر فاتحان ہندوستان نے خشکی کی طرف سے ہندوستان پر حملے کئے تو ان کے ساتھ کس قدر غازیان اسلام اور فدائیان خیر الانام و شہیدیان توحید و رسالت تھے۔ مگر آجتک ہمین کوئی تواریخ نہین بتا سکی کہ ہمارے آباؤ اجداد کو مسلمان بنانے کے لئے کس قدر عورتین اپنے ساتھ لائے تھے کہ جنکے لالچ مین آکر ہمارے آباؤ اجداد نے اسلام قبول کر لیا ہم نہایت مشکور ہونگے اگر ہمارے شرماجی یا دیگر راجی اس جنم کے جدور وغ گوئی کی پاداش مین کسی کیڑے مکوڑے کی جون مین جاکر (معوذ باللہ) اس بات کو ثابت کردین کہ فاتحان اسلام ہمارے غیور اور بہادر آبا و اجداد کو حلقہ بگوش اسلام کرنے کے لئے اپنے لشکر کے ساتھ اتنی لاکھ عورتین رشوت مین دینے کے لئے لائے تھے۔ یہ یقین ہے کہ وہ دنیا کی ردی سے ردی تواریخ سے بھی اس امر کا ثبوت بہم نہین پہونچا سکتے۔ ایسی صورت مین شرماجی کا یہ الزام کہ ہمارے آباؤ اجداد نے عورتون کی خاطر اسلام قبول کر لیا تھا۔ کس قدر شرمناک جھوٹ ہی۔

حالانکہ امر واقعہ تو یہ ہے کہ خود ہندوستان کے اندر فاتحان اسلام کے آنے سے پیشتر تا این دم ہم یہ دیکھ رہے ہین اور پڑھ رہے ہین کہ ہندو سوسائٹی اور ہندو دیگر فرقون نے جس قدر زن پرستی پر دھیا ہو وہ دنیا کی کسی جماعت مین نظر نہین آئیگا۔ ہم اس بات کے ثبوت مین آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند کی ہی شہادت کو

بحث کریںگے جس کے متعلق کہ شرما جی لکھ چکے ہیں کہ وہ اس زمانہ کا آچارج اور غضب کا انسان تھا۔ ہم بھی کہتے ہیں کہ درحقیقت سوامی دیانند غضب کا انسان تھا۔ اس نے کمال دلیری اور حوصلہ مندی سے ہندو سوسائٹی اور ہندو دھرم کی اندرونی حالت کو طشت ازبام کرکے دنیا پر اس بات کو روشن کردیا کہ ہندو سوسائٹی یا ہندو دھرم جس پر کہ ہمارے شرما جی کو اسقدر ناز ہے۔ ہرگز اس قابل نہین تھا کہ ہمارے غیور باحیا اور شریف آباؤ اجداد اس مین داخل رہ سکتے چنانچہ سوامی دیانند لکھتے ہین کہ ہندوؤن مین ایک ایسا فرقہ ہے۔ جس کے گرنتھون مین یہ تعلیم دی گئی ہے کہ:۔

بجسولا پشکر۔ تیرتھم۔ چنڈالی۔ تو سوتم۔ کاشی۔ چرم کاری پریاگا۔ سیادہ۔ رجکی۔ متھرا۔ متا۔ ایودھیا بیکسی پرو کتا۔

"حیض والی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے اتنا ثواب ملتا ہے جتنا کہ پشکر تیرتھ مین نہانے سے ملتا ہے چنڈال عورت کے ساتھ زنا کرنے سے کاشی جی مین نہانے کے برابر چماری کے ساتھ بدفعلی کرنے سے پریاگ تیرتھ مین نہانے کے برابر۔ دھوبن کے ساتھ زنا کرنے سے متھرا کی زیارت کے برابر اور فاحشہ عورت کے ساتھ بدفعلی کرنا تو گویا رامچندر جی مہاراج کی جائے ولادت اجودھیا جی کی زیارت کرلینا ہے۔ ستیارتھ پرکاش ہندی ۳۰۲

پھر سوامی دیانند یہ بھی لکھتے ہین کہ ہندوؤن کے ایک فرقہ کا اصول یہ ہے کہ:۔

"مدیم۔ مانسم۔ چہ میتم۔ چہ۔ مدرا۔ میتھنم ایو۔ چہ۔ اپنے پنچ مکار اسیور موکش دا ہی گیے گیے:۔

"شراب نوشی۔ گوشت خوری مچھلی۔ پکوڑے اور زناکاری یہ پانچ چیزین ہین جو ایک زمانہ مین انسان کو مکتی دینے کا ذریعہ ہین" ستیارتھ صفحہ ۳۰۱

سوامی دیانند یہ بھی لکھتے ہین۔ کہ پوپون یعنی ہندوؤن مین ایک فرقہ ایسا بھی ہے جو بھیروی چکر کا حامی ہے۔ اس فرقہ کا اصول یہ ہے کہ ہر ایک عورت بھیروی ہے یا پاربتی ہے اور ہر ایک مرد شیو ہے چنانچہ اس فرقہ کے اعتقاد کے مطابق یہ منتر پڑھ کر کہ:۔

اہم بھیرو استو۔ توام۔ بھیروی۔ ہی۔ ایو۔ استو سنگما۔

"مین بھیرو یعنی شیو ہون۔ اور تو بھیروی یعنی پاربتی ہے۔ ہر ایک مرد جس عورت کے ساتھ چاہے زنا کرسکتا ہے اور اسکو کسی قسم کا پاپ نہین لگتا۔ صرف یہی بلکہ سوامی دیانند یہ بھی لکھتے ہین کہ پرورتتے بھیروی چکرے۔ سرو سے ورنان دو جاتیہ۔ نورتتے بھیروی چکرے سروسے ورنان

پرتھاک پرتھک

جب بھیروی چکر چل رہا ہو تب اسمین داخل شدہ مرد اور عورت برہمن سے لیکر چنڈال تک کا نام شِو ہو جاتا ہی اور جب بھیروی چکر سے الگ ہو جاتے ہین۔ تب سب اپنے ورن مین چلے جاتے ہین بھیروی چکر مین وام مارگی لوگ زمین یا تختی پر ایک نقطہ مثلث مربع یا دائرہ بنا کر اس پر شراب کا گھڑا رکھکر اسکی پرستش کرتے ہین پھر یہ منتر پڑھتے ہین۔

برہم شاپم۔ ویموچہ۔

یعنی اے شراب تو برہما وغیرہ کی بد دعا سے بری ہو جا۔ ایک پوشیدہ جگہ مین جا کر جہان سوائے وام مارگی کے دوسرے کو نہین آنے دیتے عورت اور مرد جمع ہوتے ہین وہان مرد ایک عورت کو برہنہ کر کے اس کی جائے مخصوص کی پرستش کرتے ہین پھر کوئی کسی عورت کو کوئی اپنی یا دوسرے کی لڑکی کو کوئی کسی اور کی یا اپنی مان بہن بہو وغیرہ کو جو وہان آتی ہین پکڑ سکتا ہی۔ ایک برتن مین شراب بھر کر گوشت اور بڑے وغیرہ ایک تھال مین دھر کر وہان رکھ دیتے ہین۔ جو انکا آچاریہ ہوتا ہے وہ شراب کے پیالے کو ہاتھ مین لیکر بولتا ہی کہ

بھیرو اہم۔ شِو اہم۔

یعنی مین بھیرو یا شو ہون۔ اور یہ کہکر پی جاتا ہی پھر اسی جھوٹے برتن سے سب پیتے ہین۔ اور جب کسی کی عورت یا فاحشہ عورت کو برہنہ کر کے یا کسی مرد کو برہنہ کر کے ہاتھ مین تلوار دیتے ہین تو اس عورت کا نام دیوی اور اس مرد کا نام مہادیو رکھتے ہین انکے اعضائے تناسل کی پرستش کرتے ہین پھر اسی دیوی یا شیو کو شراب کا پیالہ پلا کر اسی جھوٹے برتن سے ایک ایک پیالہ پیتے ہین جب شراب پی کے بدمست ہو جاتے ہین تب اس عورت سے جسکو پہلے دیوی مان کر پوجا تھا بدفعلی کرتے ہین علاوہ ازین چاہے کوئی کسی کی بہن یا لڑکی یا مان کیون نہ ہو جس کی جسکے ساتھ خواہش ہو اس کے ساتھ بدفعلی کرتے ہین کبھی کبھی بہت نشہ چڑھنے سے جوتے لاتین چلتی ہین [illegible] اور بال کھینچتے ہوئے آپس مین لڑتے ہین کسی کو وہان قے آجائے تو انمین جو کامل اگھوری یعنی سب مین سدھ سمجھا گنا جاتا ہی وہ قے شدہ چیز کو بھی کھا لیتا ہی۔ ان سب کے بڑے سدھ کی یہ باتین ہین کہ۔

ہالام۔ پوچی۔ ویکش۔ لٹے سہندرے۔ سیجو۔ رقتا۔ اھم گنگا۔ گرہے۔ شو۔ وراجتے۔ کوئی چکر وورتی

یعنی جو کلال کے گھر مین جا کر بوتل پر بوتل چڑھا دے رنڈیون کے گھر مین جا کر ان سے بدفعلی کرے سو دے

جو اس قسم کے کام بے شرم بے خوف ہو کر کرے۔ وہی وام مارگیون مین سب سے اعلیٰ شہنشاہ کی مانند مانا گیا ہے۔ یعنی جو بڑا بدچلن ہو وہی ان مین بڑا۔ جو اچھے کام کرے اور برے کامون سے بچے وہی چھوٹا ہو کیونکہ

پاش بدھو بھوید جیوا۔ پاش مکتا۔ سدا شوا۔

جو دنیا کی شرم شاستر کی شرم۔ خاندان کی شرم ملک کی شرم وغیرہ قیدون مین مقید ہے وہ جیو اور جو بے شرم ہو کر برے کام کرے وہی سدا شو ہے پھر سوامی دیانند یہ بھی لکھتے ہین۔

پی۔ توا۔ پی۔ توا۔ پناہ۔ پی توا۔ یاوت۔ پتیتی۔ بھوتلے
پنر اتھائے۔ وی۔ پی۔ توا۔ پنیر جنم۔ نہ ودتے

یعنی ایک گھر جسمین چارون طرف طاقچے ہون۔ ان مین شراب کی بوتلین بھر کر رکھ دینی چاہئین۔ جو آدمی ان طاقچون مین سے ایک بوتل پی کر دوسرے طاقچہ کی طرف جائے اس مین سے پی کر تیسرے کی طرف اور تیسرے سے چوتھے کی طرف جاوے اور کھڑا ہر کر تب تک شراب پیتا جاوے کہ جبتک لکڑی کی مانند زمین پر نہ گر جاوے پھر جب نشہ اترے تب اسی طرح پی کر گر پڑے پھر تیسری دفعہ اسی طرح پیکر گر پڑے اور اٹھے۔ تو اسکا دوبارہ جنم نہین ہوتا یعنی وہ نجات پا جاتا ہے پھیران کے گرنتھون مین یہ بھی لکھا ہے کہ:۔

ماتری یونیم۔ پری تیاجیہ۔ وہریت۔ سرو۔ یونی شو۔

یعنی ایک ماں کے سوا کسی عورت کو بھی بدفعلی کئے بغیر نہین چھوڑنا چاہیئے یعنی خواہ اپنی لڑکی یا بہن وغیرہ بھی کیون نہ ہو سب کے ساتھ بدفعلی کرلینی چاہیئے۔ ان مین سے ایک آنگی ودیا لہ کہتا ہے کہ

ماترم۔ اپی۔ نہ تجیت

یعنی ماں کو بھی بدفعلی کئے بغیر نہین چھوڑنا چاہیئے۔ اور عورت مرد کے بدفعلی کرتے وقت یہ منتر جپتے ہین:۔

یو۔ نیم۔ لنگم۔ سما۔ ستھا۔ پیا۔ جپے۔ نہ منتر۔ سست۔ اندرتا۔

تاکہ ان کو کمالیت حاصل ہو جائے۔ اس قسم کے بالکل ادبرے درجہ کے جنگلی انسان بھی دنیا مین بہت کم ہون گے۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۴۱)

نہ صرف یہی بلکہ سوامی دیانند لکھتے ہین۔ کہ ان بھا ہندوؤن مین چولی مارگی اور سنج مارگی بھی دو فرقے ہین چولی مارگ والے ایک پوشیدہ جگہ زمین پر ایک مقام بناتے ہین۔ وہان سب کی عورتین اور مرد لڑکا۔ لڑکی بہن ماں بہو وغیرہ جمع ہوتی ہین اور سب لوگ مل جل کر گوشت کھاتے ہین اور شراب پیتے ہین سب لوگ ایک عورت

کو برہنہ کرکے اس کی اندام نہانی کی پرستش کرتے اور اسکا نام درگا دیوی رکھتے ہین پھر سب عورتین ایک مرد کو
برہنہ کرکے اس کے آلہ تناسل کی پرستش کرتی ہین جب شراب پی کر مست ہو جاتے ہین - تب تمام عورتون
کی چھاتی کے لباس جسکو چولی کہتے ہین - ایک بڑے مٹی کے برتن مین اکٹھے رکھ دیتے ہین - پھر ایک ایک مرد
اس مین ہاتھ ڈالتا ہے جس کے ہاتھ مین جسکا کپڑا آوے - وہ خواہ اس کی ماں بہن - لڑکی اور بہو ہی
کیون نہ ہو اسوقت کے لئے اسکی عورت بن جاتی ہے - آپس مین بدفعلی کرتے اور بہت نشہ چڑھنے کی باعث
جوتے وغیرہ سے باہم لڑتے جھگڑتے ہین صبح کو کچھ رات رہے پر اپنے اپنے گھر کو چلے جاتے ہین - تب
ماں ماں - لڑکی لڑکی بہن - بہن - اور بہو بہو ہو جاتی ہے - اور بیچ مارگی عورت مرد کی مجامعت کے بعد پانی
مین منی ڈالکر ملا کر پیتے ہین - یہ پاجی لوگ ایسے کامون کو نجات کا ذریعہ مانتے ہین اور علم غور و فکر شرافت وغیرہ
سے محروم رہتے ہین ۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۹۲

سوامی دیانند ہندوؤن کے ایک فرقہ کا بدین الفاظ ذکر کرتے ہین -

یہ لوگ منتر جپتے گوشت اور شراب وغیرہ حسب دلخواہ کھاتے پیتے بھوون کے بیچ مین سیندور کے
خط کھینچتے ہین کبھی کبھی کالی وغیرہ کے لئے کسی آدمی کو پکڑ کر ہوم کرکے کچھ اسکا گوشت بھی کھاتے ہین - جو کوئی
بھیروی چکر مین شامل ہو اور گوشت اور شراب نہ کھائے پیئے - تو اسکو مار کر اسکا ہوم کر دیتے ہین - ان مین
جو اگھوری یعنی کامل مانا جاتا ہے وہ مردہ انسان کا بھی گوشت کھا لیتا ہے - اجری سجری کرنے والے پاخانہ
اور پیشاب بھی کھاتے پیتے ہین ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۹۲"

سوامی دیانند جی ہندوؤن کے ایک فرقہ کا جسکو کہ گوکلیے گوسائین کہا جاتا ہے بدین الفاظ
ذکر کرتے ہین :-

"یہ گوسائین لوگ اپنے فرقہ کو پشٹی مارگ کہتے ہین یعنے کھانے پینے تر و تازہ ہونے اور سب
عورتون کے ساتھ حسب دلخواہ عیش و عشرت یا بدفعلی کرنے کا نام پشٹی مارگ رکھا ہے ... اپنے
آپکو سری کرشن مان کر سب کے سوامی بن بیٹھے ہین کہ جتنی پورانی روحین گولوک سے یہاں آئی ہین
ان کے ابھارنے کے لئے ہم لیلا پرشوتم پیدا ہوئے ہین جبتک وہ ہمارا اپدیش حاصل نہ کر لین تب
تک وہ گولوک مین داخل نہین ہو سکتین گولوک مین صرف شری کرشن ہی مرد ہے - باقی سب عورتین
ہین انکا اصول ہے کہ گوسائین ہی کو سمرپن کئے لیے اسکے چیلے کسی چیز کو نہ برتین -

اسی لئے ان کے چیلے - اپنی عورت - لڑکی - بہو - اور دولت وغیرہ کو پہلے گوسائین جی کو ارپن کرتے ہین -

سمرپن کا احوال یہ ہی کہ جبتک گوسائین جی کی ہیرن سیوا مین سمرپت نہ ہو تب تک اسکا خاوند اپنی بیوی کو نہ چھوئے اس لئے گوسائین کے چیلے پہلے اپنی اشیاء گوسائین جی کی نذر کر کے پھر خود بھوگین - کیونکہ اگر مالک سے پہلے بھوگ کرلین تو پھر سمرپن نہین ہوسکتا - اول عورت وغیرہ گوسائین جی کے سمرپن کرکے اس سے دوبارہ حاصل کرین جب کوئی شخص گوسائین جی کی دعوت کرتا ہی تب گوسائین اسکے گھر پر جا کر کاٹھ کی پتلی کی مانند بیٹھا رہتا ہی اور عورت کی طرف خوب توجہ لگا کر تاکتا رہتا ہو - اور جسکی طرف گوسائین جی دیکھین سمجھنا چاہئے کہ اسکی بڑی خوش قسمتی ہو سب عورتین گوسائین جی کے پاؤن چھوتی ہین جس عورت کو گوسائین جی کا دل چاہتا ہو - یا جسپر اسکی عنایت ہو جاتی ہے گوسائین جی اسکی انگلی پاؤن سے دبا دیتے ہین وہ عورت اور اسکے خاوند وغیرہ اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہین - اور اس عورت کو خاوند وغیرہ بھی کہتے ہین کہ تو گوسائین جی کی خدمت گذاری کے لئے جا - اور جہان کہین اسکے خاوند وغیرہ خوش نہین ہوتے - وہان کٹنیون سے مطلب براری کر لیتے ہین چیلے بیاہ مین گوسائین جی کو بلا کر ان ہی سے لڑکے لڑکی کا ہاتھ لیوا کراتے ہین - گوسائین جی کے جسم پر عورتین ابٹنا مل کر اسکو غسل کراتی ہین گوسائین جی نہانے کے بعد اپنی دھوتی غسل کے پانی مین چھوڑ دیتے ہین اس پانی سے تمام چیلے چیلیان آچمن کرتی ہین - خوب مصالحہ بھر کر پان کا بیڑا گوسائین جی کو دیا جاتا ہے - وہ کچھ نگل جاتے ہین اور باقی کا چاندی کے کٹورے مین جسکو انکا چیلا منھ کے نزدیک کر دیتا ہے بطور پیک کے اگل دیتے ہین اس پیک کی پرسادی بٹتی ہی - اگر جہالت اور غلاظت کی کوئی چیز ہے تو اس سے بڑھکر کیا ہوگی ... ہولی کے دنون مین پچکاریان بھر بھر کر عورتون کی اندام نہانی پر مارتے ہین -

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۱۱ - ۲۱۲

سوامی دیانند ہندوؤن کے ایک اور فرقہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہین کہ شاکت مت والون کی یہ شرتی ہے کہ -

"دو سہسر بھگ درشنان مکتی ناتر کار پد ورنا"

یعنی ہزار بھگ کے درشن کرنے سے ہی مکتی ہوسکتی ہے اسکے سوائے مکتی کا کوئی دوسرا ذریعہ

نہیں ہو۔ یا دوسرے الفاظ میں ہزار عورتوں کے ساتھ بدفعلی کرنا ہی ذریعہ مکتی ہے۔ پھر سوامی دیانند ایسے ہندوؤں کا بھی ذکر کرتے ہیں جنکا اعتقاد یہ ہے کہ اگر صبح کے وقت شیو جی کے لنگ کا درشن کر لیا تو رات کے کئے ہوئے گناہ دور ہو جاتے ہیں۔ دوپہر کے وقت لنگ کا درشن کرنے سے عمر بھر کے اور شام کے وقت لنگ کے درشن کرنے سے سات جنموں کے گناہ دور ہو جاتے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۶۰

ہم نہیں چاہتے کہ اس مضمون کو زیادہ طول دیں۔ مذکورہ بالا چند اقتباسات جو ہم نے ہندو قوم کے مختلف فرقوں کے دھرم گرنتھوں میں سے نقل کئے ہیں۔ اس بات پر روشنی ڈالنے کے لئے کافی مسالہ ہیں کہ ہندو قوم میں ایسے فرقہ موجود ہیں جو ہندو شاستروں کے نام پر ہر ایک قسم کی بدمعاشی زناکاری۔ بدکاری کرتے ہیں۔ انکو اپنی ماں۔ بہن۔ بہو۔ بیٹی کے ساتھ زنا کرتے ہوئے صرف یہی نہیں کہ کسی قسم کی شرم و حیا نہیں آتی بلکہ وہ زناکاری کو ہی مکتی کا ذریعہ مانتے ہیں کہ جس میں نہانے ہی سے انسان کی نجات ہو سکتی ہے۔ چوہڑی چماری اور فاحشہ عورتوں کے ساتھ زناکاری کرنے کو وہ بڑے بڑے ہندو تیرتھوں کی یاترا سے بڑھکر باعث ثواب گردانتے ہیں۔ سوامی دیانند نے ہندوؤں کے ایسے فرقوں کا حال بھی لکھا ہے جو انسان کی قربانی کرنا اور اسکا گوشت کھاتا ہے انھوں نے ایسے ہندوؤں کا بھی ذکر کیا ہے جو مردہ انسان کے گوشت کے علاوہ انسان کا پاخانہ اور پیشاب بھی کھاتے پیتے ہیں وہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ ہندوؤں میں ایک فرقہ ایسا ہے جس کے نزدیک زناکاری کے سوائے دوسرا کوئی عمل ذریعہ مکتی نہیں ہو سکتا۔ اور مکتی بھی اسی کی ہو سکتی ہے جو اپنی عمر میں ایک ہزار عورتوں کے ساتھ بدفعلی کرنے میں کامیاب ہو جائے اور اگر بدفعلی کے اس سلسلہ میں وہ اپنی ماں بہن بیٹی۔ بہو کو نظرانداز کر دیتا ہے۔ تو گویا اس فرقہ کے اعتقاد کے مطابق وہ مکتی مندر تک نہیں پہونچ سکتا سوامی دیانند نے ہندوؤں کے ایک ایسے فرقہ کا بھی ذکر کیا ہے جو چولی مارگ کہلاتا ہے۔ اور جو اپنی ماؤں بہنوں۔ بہو بیٹیوں کی چولیوں پر لاٹری ڈال کر جسکی چولی لاٹری میں نکل آئے۔ اسی کے ساتھ زنا کرتا ہے سوامی دیانند ہندوؤں کے ایسے ویرشٹ فرقہ کا بھی ذکر کرتا ہے جو مرد و عورت کی مجامعت کے بعد خارج شدہ ویرج کو پانی میں گھول کر پی جاتا ہے سوامی دیانند ہندوؤں کے ایسے فرقہ کا بھی حال بیان کرتا ہے۔ جو مرد اور عورت کے عضو مخصوص کی پرستش کر کے بلا تمیز ماں بہن کے ساتھ زنا کرتے ہیں۔ سوامی دیانند ایسے ہندوؤں کے فرقہ کا بھی نام لیتا ہے جو آج کل صرف لنگ کے درشن کر لینے ہی کو ذریعہ نجات مانتا ہے۔ وہ ایسے ہندوؤں کا بھی ذکر کرتا ہے جو سادھو بنی مہاتما سنکال

بننے کے لئے بدفعلی کرتے ہوئے منتر کا جاپ بھی کرتے ہیں۔ مگر کس وقت اور کس طرح اس کے متعلق
سوامی دیانند یو نیم لنگم ہم ستھاپیے" کا ترجمہ رگوید آدی بھاشی بھومکا میں بدین الفاظ کرتے ہیں:-
بیکہ ذکر خود را بفرجگاہ زن داخل کردہ بہ سرعت تمام جاپ منتر میکند بسیار زود رسدہ یا صاحب کمال
میشود:- رگوید آدی بھومکا ہندی صفحہ ۷۶۳ گو سوامی دیانند نے کھلی ہندی میں ترجمہ کیا ہے۔ مگر ہم نے
صرف علماء کی واقفیت کی خاطر فارسی میں ترجمہ کرکے اس کی اشاعت کو نہایت محدود کر دیا ہے کیونکہ
ہمارا کام پبلک مذاق کی نگہداشت کرنا بھی ہے۔ مقصد صرف اتنا ہے کہ ہم اپنے فاضل دوست شرما جی کو یہ بتانا
چاہتے ہیں کہ انھوں نے جو ہمارے غیور حیا دار اور شریف النفس آباؤ اجداد پر الزام لگایا ہے کہ معاذ اللہ
وہ شہوت پرست تھے یا انھوں نے محض مسلمان عورتوں کی خاطر ہندو دھرم کو ترک کرکے اسلام قبول
کر لیا تھا یہ سارا جھوٹا بہتان اور شرمناک الزام ہے۔ حالانکہ ہندو دھرم اور ہندو سوسائٹی کی مذکورہ بالا
ننگی تصویر کو دیکھ کر جسکا کہ سوامی دیانند نے خاکہ کھینچا ہے ہم اس نتیجہ پر پہونچنے کے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ہمارے
آباؤ اجداد نے جو ہندو سوسائٹی ہندو دھرم کو ترک کرکے اسلام قبول کیا تھا۔ وہ کسی قسم کے شہوانی جذبات
کی سیری کے خیال کو لیکر نہیں کیا تھا۔ بلکہ محض حق پسندی، خدا پرستی، پاکیزگی وغیرہ کو لیکر کیا تھا۔ ورنہ اگر
ان کو شہوت پرستی کا ہی خیال ہوتا۔ تو ہندو سوسائٹی میں انکے لئے ہر ایک مصالح موجود تھا۔ نہ صرف مصالح
موجود تھا۔ بلکہ ہندو شاستروں نے ان کو یہ بتا دیا تھا۔ کہ مکتی مندر تک پہونچنے کے لئے زناکاری کے سوائے
کوئی دوسرا ذریعہ ہی نہیں ہے جس ہندو سوسائٹی یا ہندو دھرم میں ہر ایک عورت حتی چوہڑی، چماری،
چنڈالن، ماں، بہن، بہو، بیٹی کے ساتھ مختلف فرقوں کی طرف سے شہوت رانی کے جواز میں شاستر موجود ہوں
اور جس سوسائٹی کے مختلف فرقوں میں "سہسر بھگ درشنان مکتی" یعنی زناکاری کو ہی مکتی کنڈ مانا گیا ہو۔ اس
ہندو سوسائٹی اور اس ہندو دھرم سے ہمارے آباؤ اجداد کا قطع تعلق کرکے حلقہ گوش اسلام ہو جانا ہمارے
آباؤ اجداد کی غیرت، شرافت، انسانیت، پاکیزگی، طہارت اور تقدس کی بین دلیل ہے۔ خاصکر جبکہ ان کو
یہ بھی پتہ تھا کہ جس اسلام کو وہ قبول کرتے ہیں۔ اس کی یہ تعلیم ہے کہ خاصکر زناکاری کے نزدیک مت جانا۔
اس لئے کہ زناکاری بدترین قسم کی حرکت ہے نہ صرف یہی بلکہ ان کو یہ بھی علم تھا کہ اسلام یہ تعلیم دیتا
ہے کہ اگر کوئی مسلم مرد یا عورت زناکاری کے مرتکب ہوتے ہیں تو شادی شدہ ہونے کی صورت
میں ان کو سنگسار سے قتل کر ڈالو۔ اور اگر غیر شادی شدہ ہوں تو ان میں

سے ہر ایک کی ننگی پیٹھ پر برسرِ عام ایک ایک سو کوڑے مارو اور ایک سال کے لئے خارج البلد
کر دو نہ صرف یہی بلکہ ہمارے آباؤ اجداد کو یہ بھی علم ہو چکا تھا کہ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ مسلم مرد کسی غیر عورت
کے چہرہ کو نہ دیکھے اور عورت بھی جب باہر جائے تو اپنے چہرہ پر نقاب ڈالے غرضیکہ مرد اور عورت دونوں ایک
دوسرے کی طرف آنکھ اونچی نہ کریں۔ جس اسلام نے صیانۃ الفروج کی ایسی اعلیٰ تعلیم دی ہو اور قدم
قدم پر واحفظوا فروجکم یعنی اپنے جسم کے تمام سوراخوں کی حفاظت کرنے پر زور دیا ہو۔ اس کے
متعلق آج شرما جی کا یہ لکھنا کہ ہمارے آباؤ اجداد نے محض شہوت پرستی یا عورتوں کی خاطر ہندو دھرم یا ہندو
سوسائٹی کو تلانجلی دیدی تھی کسقدر شرمناک جھوٹ اور ہمارے آباؤ اجداد کی عزت و ننگ و ناموس
ان کے تقویٰ و طہارت ان کے زہد و تدین پر بدترین قسم کا ہتک آمیز حملہ ہے۔ حالانکہ مذکورہ بالا واقعات کو
مدنظر رکھتے ہوئے جو کہ سوامی دیانند نے ہندو دھرم اور ہندو سوسائٹی کے متعلق [illegible] ارقام کئے ہیں
ہر ایک سمجھدار شخص بڑی آسانی سے اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے کہ ہم ہندی مسلمانوں کے آباؤ اجداد
اگر شہوت پرست ہوتے۔ یا شہوت رانی کے گرویدہ ہوتے۔ یا ان کو عورتوں کی ہی ضرورت ہوتی تو وہ کسی
صورت میں بھی ہندو سوسائٹی یا ہندو دھرم سے قطع تعلق نہ کرتے۔ اس لئے کہ سوامی دیانند کی تحقیقات
کے مطابق ہندو سوسائٹی کے مختلف فرقوں نے اپنے اپنے شاستروں میں لذت الفروج کو ہی مکتی کنڈ مانتے ہوئے
اس پر جسقدر عمل کیا ہے یا کرتے ہیں وہ ایک شہوت پرست انسان کو گرویدہ رکھنے کے لئے کافی سے زیادہ
ہے۔ لیکن ان واقعات کی موجودگی میں ہمارے فاضل دوست شرما جی کا ہمارے آباؤ اجداد پر جنھوں نے کہ
ہندو دھرم کو ترک کر کے اسلام قبول کیا تھا۔ شہوت پرستی یا دنیا پرستی کا الزام لگانا قطعی جھوٹ اور ہتک آمیز
شرارت ہے ایسے خوفناک جھوٹ کی پاداش میں اگر مرنے کے بعد ان کو تعزیرات منو ۱۲ کے مطابق کسی پلید
ترین کیڑے کی جون میں جانے کی سزا ملے تو ان کو بھگتنی ہی پڑے گی۔

چھٹی فصل

مہاشئی

فاضل مہاشے شرما جی نے ہمارے آباؤ اجداد کے ترکِ دھرم پر جو نہایت دل آزار اور جھوٹا
الزام لگایا ہے کہ وہ معاذ اللہ ایسے شہوت پرست تھے کہ محض عورتوں کی خاطر ہندو دھرم کو ترک کر کے

ن ہو گئے تھے۔ اس کا تھوڑا سا جواب ہم سوامی دیانند کے الفاظ میں دے چکے ہیں۔ اب ہم حالت پر غور کریںگے کہ جس زمانہ میں ہمارے آباؤ اجداد نے ہندو یا ویدک دھرم کو ترک کر کے اور ہندوؤں سے قطع تعلق کر کے اسلام قبول کیا تھا۔ اس زمانہ میں ملک کے باشندوں کی اخلاقی حالت کہاں تک گر چکی تھی ہم اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں لکھیں گے بلکہ ہم سوامی دیانند کی ہی سند پیش کریںگے۔ چنانچہ سوامی دیانند لکھتے ہیں۔

سنتے ہیں کہ اس ملک میں گورکھپور کا ایک راجہ تھا۔ پوپوں (پنڈتوں) نے یگیہ کرایا اور اس کی پیاری رانی کا سنگم (وطی) گھوڑے کے ساتھ کرایا جس سے وہ مرگئی۔ اس پر وہ راجہ دنیا چھوڑ کر سلطنت اپنے لڑکے کو سونپ سادہو ہو کر پوپوں (ہندو برہمنوں) کی قلعی کھولنے لگا۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۲۲۔

سوامی دیانند کی مذکورہ بالا تحقیقات سے اس امر پر بڑی تیز برقی روشنی پڑتی ہے کہ جس زمانہ میں ہمارے آباؤ اجداد نے ہندوؤں اور ہندو دھرم سے قطع تعلق کیا تھا۔ اس زمانہ میں صرف یہی نہیں کہ زناکاری کو ہی ذریعہ نجات مانا جاتا تھا بلکہ اسکے علاوہ اس ملک میں وطی البہائم پر بھی کھلم کھلا عمل کیا جاتا تھا اور اسکے جواز میں وید منتروں کو پیش کیا جاتا تھا۔ چنانچہ سوامی دیانند فرماتے ہیں

"جائز غور است کہ مہاشی یعنی زن نجیبان بدست خود کیر فرس را گرفتہ با فرس صحبت بکند و باز تفریح کنان مہاشہ سحر سے کردن سر آئینہ فعل دام مارگیان است پیچ کس بجز این مہا پاپی دام مارگیان شرح وید چنان غلط و وا ہیات نخواہد کرد" ستیارتھ صفحہ ۳۵۰

مہاشی کا ترجمہ سوامی دیانند کے اردو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۷۰ پر "عالی حوصلہ خاوند" کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے "مہاشی" کا ترجمہ "عالی حوصلہ بیوی" سمجھنا چاہیے۔

سوامی دیانند کے ہی بیان سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ وطی البہائم یا وطی الفرس کی تائید و جواز میں وید کے منتر پیش کیے جاتے تھے۔ سوامی دیانند ایسے پنڈتوں اور اچاریوں کو دام مارگی اور مہا پاپی کہتا ہے گر وہ ہندو تھے۔ برہمن تھے۔ پنڈت تھے۔ اور ویدوں کے مفسر تھے وطی البہائم کے جواز میں وہ جن وید منتروں کو پیش کرتے تھے۔ ان میں سے چند ایک کو سوامی دیانند نے اپنی کتاب رگوید آدی بھاش بھومکا میں کیا ہے جن میں سے ایک یہ ہے "گنا۔ نام تواگن پتم۔ ہوامہے۔ پریانام توا۔ پریہ تیم ہوامہے نرمہی نام توانرمہی پتم ہوامہے اہم جانا مگر بھ دھما۔ توم جاے۔ گربھ دھم یجر وید ۲۳/۱۹۔

سوامی دیانند نے اپنی کتاب رگوید آدی بھاش بھومکا صفحہ ۳۵۳ پر اس وید منتر کو درج کر کے اسکا ترجمہ

سنسکرت ترجمہ بھی درج کیا ہے۔ جو پہلے ہندو پنڈت مہیدھر اچاریج نے کیا ہے۔ سوامی دیانند نے اسکا ہندی میں بھی ترجمہ دیدیا ہے اس منتر میں مہیدھر آچاریج نے گن پتی کا ترجمہ گھوڑا کیا ہے فرماتے ہیں کہ یگیہ شالا میں مہاشی یعنی یجمان مہاشے کی عورت گھوڑے کے پاس سوئے اور لیٹی ہوئی گھوڑے سے کہے کہ۔

"ہے اشو۔ گربھ دھارکم۔ ریتہ۔ اہم نے کرشیہ۔ کھشیامی۔ توم۔ چہ گربھ دھم ریتہ اکرشیہ کھشیتی"

بھومکا کے اردو مترجم نے اسکا فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ ہم ذرا ادق الفاظ میں اسکو پیش کرتے ہیں اے فرس امیجا ہم کہ مارک کہ باعث استقرار حمل است بہ ہستہ خود بگیرم۔ تو نیز آنرا بہ رحم من بہ اندازؔ

درحقیقت مہیدھر آچاریج نے وید منتر میں جو الفاظ عورت کے منہ سے گھوڑے کو مخاطب کرکے نکلوائے ہیں وہ بڑے ہی خطرناک ہیں۔ سوامی دیانند دوسرا منتر یہ پیش کرتے ہیں۔

"۲ ادبھیو جیترا یہ اسمبر سایا وا سورگے۔ ورکے۔ پہ درلوف ارجا تھام پرشا واجی۔ ریتو دھم رتیو ددھا توہ"

یجروید ۲۳

اس منتر میں بھی ہندو دھرم کے آچاریج مجتہد نے "برش واجی" کا ترجمہ نسل کشی کرنے والا گھوڑا یا اصطبل کا سانڈھ کیا ہے" ادبھیو" اور جترا یا سے مراد وہ مہاشی یعنی یجمان مہاشے کی عورت اور گھوڑا لیتا ہے۔ مگر سوامی دیانند راجہ اور رعیت یا استاد اور شاگرد معنی کرتا ہے۔ مہیدھر کہتا ہے کہ اس منتر میں "برشا واجی" کے معنی "اشو پیشتم اپتجے۔ کرمتے" ہے یعنی فرس الذی ایرہ قاعد" ایسے گھوڑے کے ساتھ مہاشی یعنی مہاشے کی عورت کیا کرے۔ مہیدھر کہتا ہے "مہاشی سوئم۔ ایو۔ آشو شستم آکرشیہ سوا یونا وستھاپیتی"

سوامی دیانند نے اسکا ترجمہ اردو میں بھی دیا ہے۔ مگر ہم اسکو ادق فارسی میں یوں پیش کرسکتے ہیں مہاشی بدست خود کیر الفرس را گرفتہ بہ رستہ خود قائم کند۔

گمان غالب ہے کہ مہاشی کو تمام خطرات سے محفوظ رکھنے کے لیے ان ہندو پنڈتوں اور دیانند پوپوں۔ برہمنوں نے ضرور ایسے طریقے ایجاد کیے ہونگے اور ایسے اسباب بھی ڈھونڈ ھو ہونگے کہ جن پر عمل کرنے سے مہاشی تمام خطرات سے محفوظ رہتی ہوئی کامیابی کے ساتھ وطی الفرس کرسکتی ہوگی۔ مہاشے

اس معاملہ پر ہندوؤن کے آچارج مہیدھر نے یجر وید کے مفصلہ ذیل منتر کا ترجمہ کرکے کسی قدر روشنی ڈالی ہے -

اُت سکتھیا - اب گدم - دے - ہی سم - انجم - چار یا - ورشن لبستری نام جیو بھوجنا ہ - یجر وید ۲۳/۲۱ سوامی دیانند نے رگوید آدی بھاش بھومکا صفحہ ۳۶۰ پر مہیدھر کے سنسکرت ترجمہ کو درج کرکے اسکی ہندی بھی کر دی ہے - مگر صرف چند علماء کی واقفیت کی خاطر اسکا عربی مین ترجمہ دے دیتے ہین :

یجمان یخاطب الفرس قائلا یا فرس الق نطفتک فی استمراء قی التی رفعت ساقیھا وادخل ایرک فی عضو مخصوصھا اعنی یتا بتتھج وتنضرح به النساء وتتلذذ ھن من حولھا فیھا فالق ذالک الا یرک فی فرجہا امرأتی -

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ قدیم مین مہاشی کی قسم کی عالی حوصلہ عورتین موجود تھین تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۷۷ کی خلاف ورزی کہین الگ چھپ کر نہین کرتی تھین - بلکہ یہ فعل سب کی موجودگی مین کیا جاتا تھا اور اس فعل کے کرتے وقت مہاشی کا خاوند یعنی یجمان مہاشے خصوصیت سے پاس کھڑا رہتا تھا - اور وہی گھوڑے کو اس فعل کے لئے تیار بھی کرتا تھا اور گھوڑے کی خصوصیت سے رہنمائی کرتا تھا تاکہ گھوڑا کسی غلط رستہ کو اختیار نہ کرے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان قدیم مین یہ فعل سائنس کے درجہ تک پہنچا ہوا تھا - اور اس کے خاص قواعد و طریقے ہوتے تھے جیسا کہ سوامی دیانند نے بھی گورکھوسکی رانی کا گھوڑے سے وطی کرنے کا حوالہ دیا ہے - صرف یہی نہین کہ مہاشی یعنی یجمانون کی عورتین وطی الفرس کرتی ہوئی دکھائی گئی ہین - بلکہ وید منترون سے یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ گیہ شالا کے اندر یگیہ کرانے والے پنڈت کیا کارروائی کیا کرتے تھے - چنانچہ سوامی دیانند نے اپنی کتاب رگوید آدی بھاش بھومکا صفحہ ۳۰۵ پر یہ منتر درج کیا ہے :

یدویراسو - للام - گن یہ ذشلی من - ما - دشو - سکتھنا - دے دشہتے ناری سیتہ - اسیہ اکھشی - بھود - تیھا ؛ یجروید ۲۳/۲۹

اس وید منتر کی جو تشریح پرانے پنڈت مہیدھر آچارج نے کی ہے سوامی دیانند نے اسکو اپنی کتاب مین درج کرکے اسکا ہندی مین ترجمہ دید یا ہے - آریہ سماج کے لیڈر بابو نہال سنگھ نے رگوید آدی بھاش بھومکا کا اُردو مین ترجمہ کرتے ہوئے اس منتر کا فارسی مین ترجمہ کیا ہے مگر چونکہ ہمارا مدعا پبلک مذاق پر کسی قسم کا برا اثر ڈالنا نہین ہے بلکہ پبلک مزاج کی نگہداشت کرنا ہے اس لئے ہم اُردو یا ہندی ترجمہ تو ایک طرف

ہم فارسی مین بھی اسکا ترجمہ کرنے کے لئے تیار نہین ہین۔ بلکہ صرف [illegible] ہم اسکا ترجمہ عربی مین پیش کرتے ہین۔

گیہ شالہ اذا العمال یضحکون فی بیت السرور ربما یسدون و یذکرون و یرقصون۔ ایر الفرس یوالج فی فرج المهاشی وغاسل العمال یوالجون فی فرج النسوة اتی فی بیت السرور اذا انتشر الذکر فیصیر۔

کنول کرنا۔ کمثل لبوقات اذا یجامع الرجل والمرأة تمنسه اللذیذ تنبیه۔ گیہ شالا کے اس نظارہ کو جھکر حیا سوز نظارہ دنیا مین کوئی نہین ہوسکتا تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۷۷ تو ایکطرف وید منتر کے اس ترجمہ مین تو پرانے ہندو آچاریہ نے شرم وحیا۔ اخلاق ومذہب غیرت وحمیت غرضیکہ ہر ایکچیز کو نہایت بیدردی سے ذبح کرکے ویدک گیہ شالا مین ڈھیر کردیا ہے۔ کچھ بھی ہو یہ پرانا بیان ہے [illegible] ویدون مین جس قسم کی تعلیم دیکھا ہے اسی کو ظاہر کرتا ہے اور اپنی تفسیر لوگون کے ہاتھ مین دیتا ہو جیسے ہندو لوگ ویدون کی اس تعلیم کو دیکھتے ہین۔ تو ان مین سے جو سعید طبع ہو۔ وہ ان ویدون سے منکر ہو جاتا ہے۔ مگر جو خیال کرتا ہے کہ ویدون مین جو کچھ تعلیم ہو۔ وہ درست ہے اور کہ اسپر عمل کرنا چاہیے وہ طبقہ اسپر عمل بھی کرتا ہے۔ چنانچہ خود دیانند جی نے تسلیم کیا ہے کہ ہندو پنڈتون یا برہمنون نے گورکھپور کے راجہ کی رانی کا گھوڑے سے سنگم کرایا بالکل ممکن ہے کہ بقول سوامی دیانند گورکھپور کے راجہ کی رانی گھوڑے کے ساتھ مقررہ قواعد کے مطابق سنگم نہ کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوگئی ہو۔ مگر اس سے اتنا پتہ تو لگ جاتا ہے کہ اس زمانہ کے ہندو فقہا نے وحی الہام کا جواز ویدون مین سے ثابت کرکے اس پر عمل شروع کردیا تھا۔ سوامی دیانند ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۸۰ پر تعجب کا اظہار کرتا ہوا لکھتا ہے کہ عورت سے گھوڑے کا صحبت کروانا وام مارگیون کے سوائے کسی کا کام نہین ممکن ہے وام مارگیون نے اپنے استجتاد کے لئے اگنی۔ وایو اور آدتیہ یعنی سورج وغیرہ دیوتاؤن کی مثال کو مدنظر رکھا ہو اس لئے کہ شت پتھ برہمن مین جسکا ترجمہ کہ انگریزی کتب مقدس مشرقی کی جلد ۴۴ صفحہ ۳۲۴ پر موجود ہے۔ اور جسکا اقتباس میکڈانلڈ صاحب ایم اے۔ ڈی۔ ڈی نے اپنی انگریزی کی کتاب بنام ویدون کے جہان صفحہ ۱۰۴ پر دیا ہے۔ اسمین مذکور آتا ہے کہ ابتدا مین پرجاپتی اکیلا ہی تھا اس نے چاہا کہ دنیا کو پیدا کرے۔ چنانچہ اس نے اگنی۔ وایو۔ آدتیہ وغیرہ دیوتاؤن کو پیدا کیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے منہ کی بھڑک سے گائے کو پیدا کیا اگنی دیوتا نے جب گائے کو دیکھا تو اسکا دل للچایا۔ اس نے سوچا کہ [illegible]

تی۔ چنانچہ وہ اسکے ساتھ مل بیٹھا۔ اور اسکا نطفہ گائے کا دودھ بن گیا ہی وجہ ہی کہ جبتک گائے کم عمر رہتی
ہے اگنی کا وہ نطفہ اس مین کچا رہتا ہی۔ گائے خواہ سیاہ رنگ کی ہو۔ خواہ سرخ۔ خواہ سفید مگر اس کا دودھ
ہمیشہ آگ کی طرح چمکتا ہوا سفید ہی ہوتا ہے اس لئے کہ یہ اگنی کا نطفہ ہے۔ اب دیوتاؤن مین جھگڑا پیدا ہوا
کہ گائے کا دودھ پہلے کس کو چڑھایا جائے۔ اگنی نے کہا کہ مجھپر چڑھایا جائے۔ وایو نے کہا مجھپر سورج نے کہا
مجھ پر چڑھایا جائے۔ مگر وہ کسی بات پر متفق نہو سکے۔ آخر انھون نے کہا کہ آؤ ہم اپنے باپ پرجاپتی سے فیصلہ
کروائین۔ چنانچہ وہ پرجاپتی کے پاس گئے پرجاپتی نے کہا کہ چونکہ یہ اگنی کا نطفہ ہے اس لئے پہلے اگنی کا حق ہے
پھر سورج کا پھر وایو کا وغیرہ وغیرہ تعجب نہین کہ برہمن گرنتھون کے ایسے قصون سے ہی ہندون کی بھیڑ
جیسے فقہائے ویدون کے منترون سے وطی البہائم ثابت کرنے کی کوشش کی ہو۔ سوامی دیانند نے اس قسم کے
ہندو اچارجون کے پرخچے اڑائے ہین۔ مگر اس بات کا کیا علاج ہو سکتا ہے کہ جس زمانہ مین ہمارے آباؤ اجداد
نے ہندو دھرم مین اس قسم کی وطی البہائم کی تعلیم کو عمل مین آتے دیکھ کر ہندو دھرم سے قطع تعلق کیا تھا۔ اس
زمانہ مین سوامی دیانند موجود نہین تھا۔ مگر ہندو دھرم کے متعلق ہمارے آباؤ اجداد جس نتیجہ پر پہونچے تھے۔ وہ
بالکل درست تھا چنانچہ اس سے بہت عرصہ پیشتر چارواک کے عالمون نے جو سنسکرت کے بڑے اعلی درجہ کے
پنڈت تھے ویدون کے متعلق یہ فتوی دیدیا تھا کہ۔

تریو ویدسیہ کرتارو۔ بھانڈ۔ دھورت۔ نشاچرا۔ شوسیہ۔ یاترہی شٹنلو۔ پتی۔ گراہم بر کیرتی تم
سوامی دیانند نے اس فتوی کو اپنی اردو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۹۴ پر نقل کیا ہے۔ ہم اسکا ترجمہ
فارسی مین کرتے ہین۔

این تعلیم وید کہ لطاشی کیر الفرس را بدست خود گرفتہ با فرس صحبت بکند کردن کارندگان گیہ با شغہ نزگان
نہاشے بدمعاشی است ازین معلوم مے شود کہ مصنفان وید بھانڈ دھورت و نشاچر یعنی مسخرہ بدمعاش وحشی بودند

ستیارتھ پرکاش اردو صفحہ ۴۹۴

ویدون کے مصنفین کے بارے مین چارواک کے عالمون کا مذکورہ بالا فتوی بہت سخت ہے۔ مگر ویدون
کا غلط ترجمہ کرنے کی وجہ سے سوامی دیانند کے نزدیک پرانے ہندو پنڈت دام مارگی ہین لیکن ویدون کے علاوہ
دوسرے گرنتھون کے مصنفین کے بارے مین سوامی دیانند صاحب فرماتے ہین
بھاگوت مین لکھا ہے۔ وشنو کی ناف سے کنول پیدا ہوا۔ اس کنول سے برہما کے دو منہ پاؤن کے انگوٹھے

سوئم بھی اور بائیں پاؤں کے انگوٹھے سے ست روپا رانی۔ ان سے دنیا پیدا ہوتی ہے۔ ان کی ۱۳ لڑکیوں کی شادی کشیپ سے ہونا لکھی ہے۔ ان میں دتی کے پیٹ سے دیوتا . . . اور سب ناگ بطن سے گئے۔ گیدڑ وغیرہ اور دیگر عورتوں کے بطن سے ہاتھی۔ گھوڑے۔ اونٹ گدھے بھینسے گھاس پھوس اور ببول وغیرہ کے درخت کانٹوں سمیت پیدا ہوئے۔ واہ رے واہ بھاگوت کے بنانے والے تم نے کیا گپ ہانکی ہے۔ تجھ کو ایسی جھوٹی باتیں لکھنے میں ذرا بھی شرم و حیا نہ آئی محض اندھا ہی بن گیا . . . افسوس ہے ان لوگوں کی بنائی ایسی سخت ناممکن بیلا پر جس نے کہ دنیا کو ابھی تک مغالطہ میں ڈال رکھا ہے۔ بھلا ان پرلے درجہ کی جھوٹی باتوں کو وے اندھے پوپ اور باہر اندر کی جھوٹی آنکھوں والے ان کے چیلے سنتے اور مانتے ہیں۔ بڑے ہی تعجب کی بات ہے کہ یہ انسان ہیں اور کوئی ان بھاگوت وغیرہ پرانوں کے بنانے والے پیدا ہوتے ہی کیوں نہ حمل ہی میں ضائع ہو گئے یا پیدا ہونے کے وقت مر کیوں نہ گئے تاکہ وہ ان گناہوں سے بچتے اور ملک آریہ ورت ان مصیبتوں سے بچ جاتا۔

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۴۴

سوامی دیانند ان ہندو شاستروں سے اور ان کی تعلیم سے اور ان کے بنانے والوں سے جن پر کہ موجودہ ہندو دھرم کی بنیاد ہے۔ بہت برافروختہ ہو رہے ہیں۔ مگر ذرا اور آگے چلئے سوامی دیانند دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

"برہمنوں نے سوچا کہ اپنی روزی کا بندوبست کرنا چاہیے۔ یہ صلاح کرکے وہ سب کو اپدیش کرنے لگے کہ ہم ہی تمہارے معبود ہیں ہماری خدمت کرو گے تو مکتی ملیگی ورنہ جہنم میں جاؤ گے بھلا ایسے بے عقل۔ نفس پرست فریبی عیاش اور ادھرمیوں اور جاہلوں پر عالموں کے اوصاف کیا گھٹ سکتے ہیں۔ مگر جب کھشتری وغیرہ بے علم ہو گئے تو ان برہمنوں نے ان کے سامنے جو جو گپ ہانکی انھوں نے سب مان لی جب ان برہمنوں کو عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے مل گئے تو ان کے لئے عیش و عشرت کا باغ کھل گیا۔ یہاں تک کہنے لگے کہ ہماری خدمت بغیر دیو لوک کسی کو نہیں مل سکتا۔ ان سے پوچھنا چاہیے کہ تم کس لوک میں جاؤ گے تمہارے کام تو گھور نرک یعنی جہنم میں پڑنے کے ہیں تم کیڑے کوڑے اور پتنگے وغیرہ بنو گے۔ تم برہمن نہیں ہو۔ بلکہ خود غرض و فریب سے دوسروں کو ٹھگ کر اپنا مقصد نکالنے والے گرو پوپ کہلاتے ہیں۔" ستیارتھ صفحہ ۴۳۱

سوامی دیانند نے ہمارے شری جی کے بھائیوں یعنی برہمنوں کے متعلق بے عقل نفس پرست فریبی عیاش

ادھرمی یعنی بیدین اور جاہل وغیرہ جو الفاظ استعمال کئے ہین۔ وہ اسقدر سخت ہین کہ ہم خود بھی ان کو ناپسند کرتے ہین۔ اور ہندو دھرم کے موجودہ پورانون وغیرہ گرنتھون کے مصنفین کو تو سوامی دیانند نے جس طرح لال بجھکڑ ٹھبرسٹے بے حیا بے شرم اندھے پوپ وغیرہ الفاظ مین یاد کیا ہے اور جس قسم کی ان کے لیئے پیدا ہونے سے پہلے جو مین ہی ہلاک ہوجانیکی بد دعا کی ہے ہم اسکو بھی برا سمجھتے ہین۔ ہم سوامی دیانند کے ان سخت اور ناملائم الفاظ کو بیان پر کبھی نقل نہ کرتے۔ اگر ہم کو اپنے آباؤ اجداد کے ننگ و ناموس پر لگائے گئے ایک شرما برہمن کے الزامات کا جواب دینے کی مجبوری پیش نہ آتی اب معاملہ بالکل صاف ہوگیا ہے۔ یعنی ہم کو پتہ لگ گیا کہ ایک طرف تو ویدک زمانہ کے یگیہ کرنے والے پنڈت یا برہمن ویدون کی تفاسیر مین یگیہ شالا کے اندر بدترین قسم کی حیا سوز حیوانیت کے افعال کرتے ہوئے دکھائے گئے ہین دوسری طرف مہاشی یعنی ان مہاشون کی مستورات کو وطی البہائم مین مصروف دکھایا گیا ہے اور یہ سب کچھ ویدون کے مطابق بتایا جاتا تھا ادھر ہم چارواک کے عالمون کو ویدون کے مصنفین پر بھانڈ دھورت اور نشاچر ہونیکا فتوے لگاتے ہوئے دیکھتے ہین۔ ادھر سوامی دیانند ویدون کے پرانے مفسرین یا مجتہدین پر وام مارگی اور مہا پاپی کا فتوے لگاتے ہوئے نظر آتے ہین۔ ان سب سے بڑھکر سوامی دیانند موجودہ ہندو دھرم کے گرنتھون کے مصنفین اور رچیون کو لال بجھکڑ بے شرم بے حیا بے عقل نفس پرست فریبی عیاش بیدین۔ جاہل ٹھک سے گئی دغا باز گھور نرک یعنی جہنم مین جانیوالی کیڑے مکوڑے بننے والے بتلا رہے ہین اور لوگون کو ایسے گرنتھون اور ایسے دھرم کو چھوڑنے کی تعلیم دے رہے ہین۔ جب ہم اپنی آنکھون سے یہ سب کچھ دیکھ رہے ہین تو ہمارے آباؤ اجداد کسقدر دور اندیش۔ عقلمند۔ خدا پرست۔ حق پسند اور راست شعار تھے کہ انھون نے اپنی دینی اور دنیوی فلاح و بہبود اسی مین سمجھی کہ ایسے تمام فواحشات سے قطع تعلق کر کے مسلمان ہوجائین۔ چنانچہ وہ مسلمان ہوگئے۔ ہمارے ایسے محقق آباؤ اجداد پر شرما مہاشے کا یہ الزام لگانا۔ کہ انھون نے بغیر تحقیق محض لالچ کی خاطر ہندو دھرم کو ترک کر دیا تھا۔ کس قدر خطرناک جھوٹ ہے۔

ساتوین فصل

دشنام

جس زمانہ مین ہمارے آباؤ اجداد نے ہندو دھرم کو ترک کر کے اسلام قبول کیا تھا اس زمانہ مین اور اس سے بہت عرصہ قبل اس ملک کی جس قسم کی حالت تھی۔ اسکا تھوڑا سا نقشہ ہم مہاشی کے مضمون مین

دکھا آئے ہین اب ہم اس بات پر بحث کرینگے کہ آیا اس زمانہ کے بعد اس [illegible] کی مذہبی حالات مین
کچھ ترقی ہوئی۔ ہمین اس بات پر بحث کرنیکی اس لئے ضرورت ہے کہ آج کل ہمارے کان مین
چارون طرف سے یہ آواز آرہی ہے کہ ہندوستان کے مسلمانون کو جنکے آباؤ اجداد نے تلوار کے ڈر سے
یا زن، زر، زمین کے لالچ مین ہندو دھرم کو ترک کرکے اسلام قبول کر لیا تھا ان کو از سر نو ہندو بنا لینا چاہیے
اگر ہمارے بزرگون کے زمانہ کی نسبت آج کل کے ہندو دھرم نے کچھ ترقی کرلی ہو تو ہمین یقیناً اس مسئلہ پر
غور کرنا پڑیگا۔ مگر ہم اس بات کا پتہ کیونکر لگا مین۔ اس کے لئے یہی مناسب ہو کہ ہم ایک دفعہ پھر
سوامی دیانند کو شہادت کے کٹہرے مین کھڑا ہونے کی تکلیف دین۔ اس لئے سوامی دیانند ہمارے فاضل
دوست شرما جی کے نزدیک ایک نہایت ہی معتبر گواہ ہے اور وہ انکے نزدیک ایک غضب کا انسان
اور موجودہ زمانہ کا اچارج اور ہند قوم کا نجات دہندہ ہے۔ ہم یہ بھی جانتے ہین کہ سوامی دیانند اس زمانہ
سے صدیون بعد پیدا ہوا ہے جبکہ ہمارے آباؤ اجداد نے ہندو دھرم ہندو قوم۔ ہند دیوتا ہند دمندر
دہند و تیرتھ۔ ہندو طریقہ عبادت وغیرہ کو خیرباد کہکر اسلام قبول کیا تھا یہ کام ٹھیک ٹھیک پتہ لگانے کے لئے
کہ آیا ہمارے آباؤ اجداد نے مذکورہ بالا تمام باتون کے متعلق جو فیصلہ کیا تھا۔ وہ درست تھا یا غلط۔ ہم بیسوین
صدی کے برہمن کل بھوشن۔ ہندو قوم کے نجات دہندہ آریہ سماج کے بانی شری سوامی دیانند کی شہادت
کو مسل کا پیٹ بھرنے کے لئے قلم بند کرتے ہین چنانچہ سوامی دیانند فرماتے ہین:۔

۱۔ بھاگوت وغیرہ پرانون کے بنانے والے پیدا ہوتے ہی کیون نہ رحم ہی مین ضایع ہوگئے۔ تاکہ وہ
ان گناہون سے بچتے۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۴۴۔

۲۔ ان بیسے دھرم کی جھوٹی باتون کو سے اندھے پوپ رہے ہین اور باہر اندر کی پھوٹی آنکھو
الے ان کے چیلے (شاگرد) سنتے اور مانتے ہین تعجب کی بات ہے کہ یہ لوگ انسان ہین یا کچھ اور صفحہ ۳۴۴

۳۔ واہ رے! واہ! بھاگوت کے بنانے والے لال بجھکڑ کیا کہنا تجھکو ایسی جھوٹی باتین۔ لکھتے
ذرا بھی حیا اور شرم نہ آئی۔ محض اندھا ہی بن گیا صفحہ ۳۴۰

۴۔ برہمنون نے سوچا کہ اپنی روزی کا بندوبست کرنا چاہیے یہ صلاح کرکے وہ سب کو اپدیش
کرنے لگے کہ ہم ہی تمہارے معبود ہین ہماری خدمت کروگے تو مکتی ملیگی۔ ورنہ جہنم مین جاؤگے۔ بھلا ایسے
بے عقل نفس پرست فریبی عیاش۔ ادھرمی دیدہ ہین اور جاہلون پر عالمون کے اوصاف کب گھٹ سکتے ہین

۵۔ جب ان برہمنوں کو عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے (چیلے) مل گئے تو ان کے لیے عیش وعشرت کا باغ کھل گیا۔ صفحہ ۳۱۶

۶۔ برہمن کہنے لگے کہ ہماری خدمت کے بغیر بہشت کسی کو نہیں ملتا۔ پوچھنا چاہیے کہ تم کس لوک میں جاؤ گے۔ تمہارے کام تو گھور نرک یعنی جہنم میں پڑنے کے ہیں تم کیڑے مکوڑے اور پتنگے وغیرہ ہو گے صفحہ ۳۱۶

۷۔ تم برہمن نہیں ہو۔ بلکہ پوپ ہو۔ ۔ ۔ ۔ دغا فریب سے دوسرے کو ٹھگ کر اپنا مطلب نکالنے والی کو پوپ کہتے ہیں صفحہ ۳۱۶

۸۔ پھر یہ پوپ لوگ (برہمن) اپنی اور اپنے پاؤں کی پوجا کرانے اور کہنے لگے کہ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔ جب یہ لوگ (ہندو) انکے بس میں ہو گئے۔ تب غفلت اور نفس پرستی میں غرق ہو کر گدھے کی مانند جھوٹے گرو بنکر چیلے پھنسانے لگے۔ صفحہ ۳۱۸

۹۔ دیکھئے ان گپر گنڈ پوپوں (برہمنوں) کی لیلا۔ صفحہ ۳۱۹

۱۰۔ جینیوں نے وید وغیرہ کی جتنی کتابیں پائیں۔ انکو تلف کر دیا۔ ان کے اصولوں کو بھی برباد کیا۔ آریوں پر حکومت کا زور چلا۔ اور انکو تکلیف بھی دی صفحہ ۳۲۲

۱۱۔ پتھر وغیرہ مورتی پوجا کی بنیاد جینیوں سے چلی صفحہ ۳۲۴۔

۱۲۔ شنکر آچارج کے وقت میں جینی ہلاک ہوئے۔ اب جتنے بت جینیوں کے ٹوٹے ہوئے نکلتے ہیں وہ شنکر آچارج کے وقت میں ٹوٹے تھے۔ اور جو بغیر ٹوٹے ہوئے نکلتے ہیں وہ جینیوں نے زمین میں گاڑ دیئے تھے کہ توڑے نہ جائیں۔ صفحہ ۳۲۵۔

۱۳۔ پھر ان وام مارگی اور شیوں نے صلاح کر کے بھگ لنگ کو قائم کیا جسکو جلد ہری اور لنگ کہتے ہیں اور اس کی پرستش کرنے لگے۔ ان بے شرموں کو ذرا شرم نہ آئی کہ یہ مکروہ کام ہم کیوں کرتی ہیں صفحہ ۳۲۶

۱۴۔ اسی پتھر وغیرہ کی بت پرستی اور بھگ لنگ کی پرستش میں نجات ماننے لگے صفحہ ۳۲۶؛

۱۵۔ برہمنوں نے صلاح کی کہ جینیوں کی مانند اپنے بھی اوتار۔ مندر۔ مندر مورتی اور کتھا کی کتابیں بنا دیں۔ چنانچہ انھوں نے جینیوں کے ۲۴ تیرتھنکروں کی مانند ۲۴ اوتار مندر اور بت بنائے صفحہ ۳۲۶؛

۱۶۔ ایک شخص شٹھ کوپ نامی کنجر قوم میں پیدا ہوا تھا۔ اس سے وشنو مت تھوڑا سا پھیلا۔ اسکے بعد

منی داہن بھنگی خاندان مین پیدا ہوا صفحہ ۳۴۰۔

۱۷۔ شیوون نے شیوپران۔ شاکتون نے دیوی بھاگوت۔ ویشنوون نے وشنوپران وغیرہ بنائے۔۔۔۔۔ ان کے باہمی جیسے جھگڑے ہین ویسے ہی پورانون مین بھی لکھے ہین۔ صفحہ ۳۴۰

۱۸۔ دیوی بھاگوت مین شری ایک عورت کی اتھا لکھی ہے۔ اسی نے سب دنیا کو بنایا اور برہما وشنو۔ مہادیو کو بھی اس نے پیدا کیا صفحہ ۳۴۰؎

۱۹۔ جب اس دیوی کو خواہش ہوئی تو اُس نے اپنا ہاتھ گھسا۔ اس سے ہاتھ مین ایک آبلہ ہوا اس مین سے برہما کی پیدائش ہوئی۔ اس سے دیوی نے کہا کہ تو مجھ سے شادی کر۔ برہما نے کہا۔ تو میری مان ہے۔ مین تجھ سے شادی نہین کر سکتا۔ یہ سنکر ماں کو غصہ آیا۔ اور لڑکے کو جلا کر خاک کر دیا صفحہ ۳۴۰

۲۰۔ دیوی نے اسی طرح پھر ہاتھ کو گھسکر دوسرا لڑکا پیدا کیا اسکا نام وشنو رکھا۔ اُسکو بھی اپنے ساتھ شادی کرنے کے لئے کہا مگر اس نے بھی نہ مانا۔ چنانچہ اسکو بھی راکھ کر دیا۔ صفحہ ۳۴۰

۲۱۔ پھر اُس نے تیسرے لڑکے کو پیدا کیا۔ اسکا نام مہادیو رکھا۔ اُس نے بھی کہا کہ تو مجھ سے شادی کر۔ مہادیو بولا مین تجھ سے شادی نہین کر سکتا تو دوسرا جسم بنالے تو شادی کرلونگا۔ چنانچہ دیوی نے ایسا ہی کیا۔ صفحہ ۳۴۰؎

۲۲۔ مہادیو بولا کہ یہ دو جگہ راکھ سی کیا پڑی ہے۔ دیوی نے کہا کہ یہ دونون تیرے بھائی ہین۔ اُنھون نے میرا حکم نہین مانا تھا۔ اس لئے راکھ کر دیئے ہین۔ مہادیو نے کہا کہ مین اکیلا کیا کرونگا۔ ان کو زندہ کر دے۔ اور دو عورتین اور پیدا کر پھر تینون کی شادی تینون سے ہوگی۔ ایسا ہی دیوی نے کیا۔ صفحہ ۳۴۰۔

۲۳۔ پھر تینون کی شادی تینون کے ساتھ ہو گئی۔ ماں سے ان سے شادی نہ کی۔ اور بہن سے کر لی۔ کیا اسکو جائز سمجھنا چاہیئے۔ صفحہ ۳۴۰

۲۴۔ پھر اندر وغیرہ کو پیدا کیا۔ برہما وشنو رودر اور اندر ان کو پالکی کے اٹھانے والے کہار بنایا۔ اس قسم کے گپوڑے لمبے چوڑے طبعزاد لکھے ہین صفحہ ۳۴۰

۲۵۔ جو رودراکش اور راکھ لگانے سے مکتی مانتے ہو۔ تو راکھ مین لوٹنے والا گدھا وغیرہ حیوان اور گھونگچی کے پہننے والے بھیل۔ کنجر وغیرہ مکتی کیون نہین جاتے اور سور کتے گدھے وغیرہ حیوان راکھ مین

ملنے والون کی مکتی کیون نہین ہوتی ص۳۴۲

۲۶- ویشنومت والے ۔ شنکھ ۔ چکر ۔ گدا اور پدم کے نشانات کو آگ مین تپاکر بازو کی جڑ مین داغ دیکر پھر دودھ سے بھرے برتن مین بجھاتے ہین ۔ اور کئی اس دودھ کو پی بھی لیتے ہین ۔ انسان کے گوشت کا ذائقہ بھی اُس مین آتا ہوگا ص۳۴۳

۲۷- دھات کو تپاکر کھال کو جلانا تپ نہین کہلاتا ...... ویشنو لوگ اپنے بدرواج اور بدفعلی کی طرف توجہ نہین دیتے ص۳۴۵

۲۸- شٹھ کوپ یوگی چھاج بنا بیچتا پھرتا تھا ۔ یعنی کنجر ذات مین پیدا ہوا تھا ص۳۴۵

۲۹- یہ بت پرستی محض پاکھنڈ مت ہے ۔ اور جینیون نے جاری کی ہے ص۳۴۶

۳۰- جینیون نے دھیان کی حالت والے ننگے بت بنائے ہین ص۳۴۶

۳۱- ویشنو وغیرہ نے اچھی طرح سجی ہوئی صورت کے ساتھ رنگ و راگ عیش و عشرت کی صورت والے کھڑے اور بیٹھے ہوئے بت بنائے ہین ص۳۴۶

۳۲- ویشنو وغیرہ پوپون کے چیلے ...... عجیب عجیب مکر کرنے لگے ص۳۴۶

۳۳- تب پوپ جی بولے کہ وہ بت فلان پہاڑ یا جنگل مین ہے میرے ساتھ چلو دکھلادون تب تو وہ اندھے اُس دغاباز کے ساتھ چل کر گئے ص۳۴۷

۳۴- جب ایک نے لیلا کی ۔ تب تو اس پوپ کو دیکھکر سب پوپون (برہمنون) نے اپنی گذران کے لئے مکر و فریب سے بت قائم کئے ہین ص۳۴۷

۳۵- جو تم کہتے ہو کہ بت کے دیکھنے سے پرمیشور کی یاد ہوتی ہے ۔ یہ کہنا بالکل جھوٹ ہے ص۳۴۷

۳۶- جب بت سامنے نہ ہوگا ۔ تو پرمیشور کی یاد نہ رہنے سے انسان تنہا جگہ دیکھکر چوری زناکاری وغیرہ بدفعلی کرنے کی طرف راغب ہو جائیگا ۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہان پر مجھے کوئی نہین دیکھتا ۔ اس لئے وہ خرابی کئے بغیر نہین چوکیگا ۔ اس طرح کی عیب پتھر وغیرہ بت پرستی کرنے سے پیدا ہوتے ہین ص۳۴۷

۳۷- جس طرح پر تم نام کو یاد کرتے ہو وہ طریق جھوٹا ہے ص۳۴۸

۳۸- گنیش سورج اور دیوی رام کرشن وغیرہ اوتارون کے بت بنانا بھی بالکل جھوٹی بات ہے ص۳۴۹

۳۹- تم پتھر وغیرہ پر پھول پتے توڑ کر کیون چڑھاتے ہو صندل رگڑ کر کیون لگاتے ہو دھوپ

جلا کر کیوں دیتے ہو۔ گھنٹہ۔ گھڑیال۔ جھانج گھانج کو کڑی سے ٹھوکنا پیٹنا کیوں کرتے ہو صفحہ ۳۴۹

۴۰۔ جو منتر کو پڑھ کر بلانے سے دیوتا آجاتا ہو۔ تو جب جاؤ کیوں نہیں ہو جاتا اور رخصت کرنے سے چلا کیوں نہیں جاتا صفحہ ۳۵۰

۴۱۔ سنو بھائی بھولے بھالے لوگو! یہ پوپ پجاری تم کو ٹھگ کر اپنا مطلب نکالتے ہیں صفحہ ۳۵۰

۴۲۔ بت پرستی میں ثواب نہیں بلکہ گناہ ہی گناہ ہے صفحہ ۳۵۱

۴۳۔ بت پرستی ایک بڑی خندق ہے جسمیں گر کر انسان چکنا چور ہو جاتا ہے پھر اس خندق سے نکل نہیں سکتا۔ بلکہ اسی میں مر جاتا ہے صفحہ ۳۵۳

۴۴۔ بت پرستی کرنا دھرم سے بے دینی ہے صفحہ ۳۵۴

۴۵۔ لوگ کروڑوں روپیہ مندروں پر خرچ کر کے مفلس ہو جاتے ہیں صفحہ ۳۵۴

۴۶۔ مندروں میں عورت مردوں کا میل ہونے سے زناکاری۔ لڑائی۔ بکھیڑا اور بیماریاں وغیرہ پیدا ہوتی ہیں صفحہ ۳۵۴

۴۷۔ بت پرستی کو نجات کا ذریعہ مان کر انسانی جامہ رائیگاں کرتے ہیں صفحہ ۳۵۵

۴۸۔ مختلف قسم کی مخالف شکلوں اور ناموں اور حالات والے بتوں کے پجاریوں کا ایک عقیدہ نہ رکھنے سے باہمی نفاق بڑھتا اور ملک کی بربادی ہوتی ہے صفحہ ۳۵۵

۴۹۔ بت کے بھروسے پر ہی اپنی فتح اور دشمن کی شکست مان بیٹھتے ہیں۔

۵۰۔ بت پرست محتاج یا بغیر بھاڑے کے ٹٹو اور کمہار کے گدھے کی مانند دشمنوں کے بس میں ہو کر کئی طرح کی تکلیف پاتے ہیں صفحہ ۳۵۴

۵۱۔ جو پرمیشور کی عبادت کی جگہ دل اور نام پر پتھر وغیرہ بت دھرتے ہیں ان بے عقلوں کی تباہی پرمیشور کیوں نہ کرے صفحہ ۳۵۴

۵۲۔ وہم میں پھنس کر مندر مندر اور ملک بہ ملک پھرتے تکلیف پاتے دھرم دیتے اور عاقبت برباد کرتے اور چور وغیرہ ٹھگوں سے ٹھگے جاتے ہیں صفحہ ۳۵۴

۵۳۔ بت پرست لوگ جن پجاریوں کو دولت دیتے ہیں وہ اس دولت کو رنڈی بازی اور زناکاری شراب نوشی اور لڑائی جھگڑوں میں خرچ کرتے ہیں جس سے دینے والے کو [illegible]

ہوتی ہے صفحہ ۳۵۴

۵۴ ماں باپ وغیرہ قابل تعظیم لوگوں کی بے عزتی کو پتھر وغیرہ بتوں کی عزت کرکے محسن کش ہوتے ہیں صفحہ ۳۵۵

۵۵۔ جب کوئی بتوں کو توڑ ڈالتا یا چوری لیجاتا ہے۔ تب ہائے ہائے کرکے روتے رہتے ہیں صفحہ ۳۵۵

۵۶۔ پوجاری غیر عورتوں کی صحبت اور پوجارن غیر مردوں کی صحبت سے اکثر معیوب ہوکر خاوند اور بیوی کی محبت کی راحت کو ہاتھ سے کھو بیٹھتے ہیں صفحہ ۳۵۵

۵۷ بے جان کا دھیان کرنے والے کی سوجھ بھی کند ہو جاتی ہے صفحہ ۳۵۵

۵۸۔ پوجاری پھول وغیرہ اشیا پتھر پر چڑھاتے ہیں۔ کیا پرمیشور نے پتھر پر چڑھنے کے لئے پھول اور خوشبودار اشیا پیدا کی ہیں۔ صفحہ ۳۵۵

۵۹ پتھر پر چڑھے ہوئے پھول۔ صندل و چاول وغیرہ سب پانی اور مٹی کے ساتھ ملنے سے موری یا حوض میں آکر سڑ جاتے ہیں۔ اس سے اتنی بدبو پھیلتی ہے جتنی کہ انسان کے پاخانہ پیشاب کی صفحہ ۳۵۵

۶۰۔ پتھر وغیرہ کی بت پرستی شریف لوگوں کے لئے قطعی ممنوع ہے صفحہ ۳۵۵

۶۱۔ جنھوں نے پتھر کے بت کی پرستش کی ہے۔ کرتے ہیں۔ یا کرینگے وے مذکورۂ بالا عیبوں سے نہ بچے نہ بچتے ہیں۔ نہ بچینگے۔ صفحہ ۳۵۵

۶۲۔ جو پتھر وغیرہ بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ وہ وید کے سخت مخالف ہیں صفحہ ۳۵۶

۶۳ پتھر وغیرہ کی بت پرستی قطعاً قابل ترک ہے۔ صفحہ ۳۵۶

۶۴۔ لوگوں نے ماں باپ وغیرہ کو چھوڑ کر غیر دیوتا پتھر وغیرہ میں سر مارنا اس لئے قبول کیا ہے کہ اگر ماں باپ وغیرہ کے سامنے نذرانہ یا بھینٹ پوجا دھرینگے تو وے خود کھا لینگے۔ ہمارے منہ ہاتھ میں کچھ نہیں پڑیگا صفحہ ۳۵۶

۶۵۔ پتھر وغیرہ کے سامنے نذرانہ دھر گھنٹہ کی آواز ٹن ٹن پوں پوں سنکھ بجا شور مچا۔ ان کو انگوٹھا دکھانے لگے۔ صفحہ ۳۵۷

۶۶۔ جیسے کوئی کسی کو چڑا دے۔ کہ تو گھنٹے لے اور انگوٹھا دکھا دے اس کے آگے سے سب چیزیں لیکر آپ بھوگے ویسی ہی لیلا ان پوجاریوں یعنی پوجا کے دشمنوں کی ہے صفحہ ۳۵

۶۷۔ یہ لوگ چٹک مٹک چلک جھلک۔ بتوں کو بنا ٹھنا کر آپ بھگوان کی مانند بن ٹھن کے

بیچارے غریب لوگون کا مال اُڑا کر موج کرتے ہین صفحہ ۳۵۷

۶۸۔ اگر کوئی دھارمک راجہ ہوتا۔ تو ان پتھر کے دلدادہ لوگون کو پتھر گھڑنے گھر اُٹھانے اور کھر بنانے وغیرہ کامون مین لگا کر کھانے پینے کو دیکر گذران کراتا صفحہ ۳۵۷

۶۹۔ عورتون کے پتھر وغیرہ [illegible] سے شہوت پیدا ہوتی ہی صفحہ ۳۵۷

۷۰۔ بت پرستی وغیرہ برے کامون ہی [illegible] بھارت مین نکمے پوجاری بھکاری [illegible] کم ہمت کروڑون آدمی ہو گئے ہین صفحہ ۳۵۷

۷۱۔ سارے جہان مین جہالت انہی بت پرستون نے پھیلائی ہے۔ جھوٹ فریب بھی بہت پھیلایا ہے صفحہ ۳۵۷

۷۲۔ کاشی مین اورنگ زیب کو لاٹ بھیروں نے بڑے بڑے معجزے دکھلائے تھے۔ بالکل غلط ہی صفحہ ۳۵۷

۷۳۔ مہادیو ملیچھ کو صورت نہ دکھانے کے لئے کنوئین مین اور بینی مادھو ایک برہمن کے گھر مین جا چھپے یہ کوئی معجزہ نہین ہی۔ بلکہ پوجاریون نے اس پتھر کے لنگ کو کنوئین مین ڈال دیا۔ اور بینی مادھو کو برہمن کے گھر مین چھپا دیا۔ صفحہ ۳۵۸

۷۴۔ یہ بالکل جھوٹ ہی کہ گیا مین شرادہ کرنے سے پتروں کے گناہ دور ہوتے ہین صفحہ ۳۵۸

۷۵۔ گیا کے جن پنڈتون کو لوگ لاکھون روپیہ دیتے ہین۔ وہ اسکو رنڈی بازی وغیرہ گناہ مین خرچ کرتے ہین صفحہ ۳۵۸

۷۶۔ یہ بھی جھوٹی بات ہی کہ بیجناتھ کو راون لایا تھا صفحہ ۳۵۸

۷۷۔ کبھی کسی دغاباز نے زمین مین گفا کھود کر اس مین ایک آدمی بٹھا دیا ہوگا اور اس کے منہ پر کشا بچھا بند دیا ہوگا۔ اور اس مکار نے اٹھا لیا ہوگا کسی آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے کو اس طرح ٹھگ لیا ہو تو تعجب نہین صفحہ ۳۵۸

۷۸۔ کلکتے کی کالی اور کاماکشا وغیرہ دیوی کو لاکھون آدمی مانتے ہین ۔ ۔ ۔ بے علم لوگ بھیڑ کی مانند ایک دوسرے کے پیچھے چل کر کنوئین یا گڑھے مین گرتے ہین صفحہ ۳۵۸

۷۹۔ جگن ناتھ مین ظاہرا معجزہ کوئی بھی نہین ہے۔ بلکہ یہ بالکل جھوٹی باتین ہین۔ آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے روپیہ اشرفی رکھتے ہین شودر اور رذیل لوگ مندر مین [illegible] لاتے ہین صفحہ ۳۵۹

۸۰۔ جگن ناتھ مین وام مارگیون نے بھیروی چکر بنایا ہے کیونکہ سبھدرا شری کرشن اور بلدیو کی

من لگتی ہو۔ اسی کو دونوں بھائیوں کے بیچ میں عورت اور ماں کی جگہ بٹھایا ہے۔ اگر بھیروی چکر نہ ہوتا تو یہ بات کبھی نہ ہوتی صفحہ ۳۵۹

۸۱۔ پنڈے پجاری پکارتے ہیں تم بھینٹ دھرو تمہارے گناہ چھوٹ جائیں گے دے بیچارے سادہ لوح آدمی دغا بازوں کے ہاتھ لٹ جاتے ہیں صفحہ ۳۶۱

۸۲ بت کا پیٹ کھول رکھا ہے۔ اسمیں سونے کے خانہ میں ایک سالک رام رکھتے ہیں کہ جسکو ہر روز دھو کر چرنامرت بناتے ہیں صفحہ ۳۶۱

۸۳۔ پیٹ کے بندروں نے یہ مشہور کیا ہوگا کہ جگن ناتھ جی اپنا قالب بدلنے کے وقت تینوں بھگتوں کو بھی ساتھ لے گئے۔ ایسی جھوٹی باتیں بیگانہ مال ٹھگنے کے لئے بہت سی ہوا کرتی ہیں صفحہ ۳۶۰

۸۴۔ یہ بات کہ رامیشور میں گنگوتری کا پانی چڑھاتے وقت لنگ بڑھ جاتا ہے بالکل جھوٹی بات ہے... پتھر نہ بڑھے نہ گھٹے جلنے کا آنا بنا رہتا ہے ایسی لیلا کرکے بیچارے کم عقلوں کو ٹھگتے ہیں صفحہ ۳۶۱

۸۵۔ یہ بات کہ رامیشور کو رامچندر نے قائم کیا تھا۔ بالکل جھوٹ ہے بلکہ دکھن ملک کے رام نامی راجہ نے مندر بنوا لنگ کا نام رامیشور دھر دیا ہے صفحہ ۳۶۱

۸۶ یہ بات کہ دکھن میں ایک کالیاکنت کا بت ہو۔ جو اب تک حقہ پیتا ہو بالکل جھوٹ ہو صفحہ ۳۶۲

۸۷۔ یہ بات کہ ڈاکور جی کا بت دوارکا سے بھگت کے ساتھ چلا آیا کوئی معجزہ نہیں بلکہ وہ بھگت بت کو چرا لایا ہوگا۔ اور سوا رتی کے برابر وزن ہونا کسی بھنگڑ آدمی نے گپ ہانکی ہوگی صفحہ ۳۶۴

۸۸۔ یہ بات کہ سومناتھ جی زمین سے اوپر رہتے تھے۔ بالکل جھوٹی ہو بلکہ انکے نیچے سنگ مقناطیس لگا رکھا تھا۔ اسکی کشش سے وہ بت درمیان کھڑا تھا جب محمود غزنوی نے مندر توڑا تب پوجاری بھگتوں کی ذلت وخواری ہوگئی صفحہ ۳۶۳

۸۹۔ لاکھوں آدمیوں کی فوج دس ہزار کے سامنے سے بھاگ گئی پوجاری دعا کرتے تھے کہ مہادیو! تو ان ملیچھوں کو مار ڈال... پوجاریوں نے ان پتھروں کی اتنی عبادت کی لیکن بت ایک بھی ان دشمنوں کے سر پر اڑ کر نہ لگا صفحہ ۳۶۳

۹۰۔ پجاریوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا تین کروڑ روپیہ لو مندر اور بت مت توڑو مسلمانوں نے

کہا کہ ہم بت فروش نہیں - بلکہ بت شکن ہیں - صد ۳۶۲

۹۱ - جب پجاری اور پوپون پہ کوڑے پڑے - تب رونے لگے اور مارے ڈر کے جھٹ خزانہ بتلا دیا - صد ۳۶۳

۹۲ - تب سب خزانہ لوٹ - پوپ اور ان کے چیلون کو غلام بیگاری بنا چکی پسوائی - گھاس کھدوایا - بول و براز وغیرہ اٹھوایا - اور چنے کھانے کو دیئے ہائے کیون پتھر کی پرستش کر کے تباہ و برباد ہوئے - صد ۳۶۲

۹۳ - دوارکا جی کے رنچھوڑ جی کی ہنڈی کا قصہ بھی بالکل جھوٹ ہے صد ۳۶۳

۹۴ - جب سمت ۱۹۱۴ کے سال مین توپون کے مارے مندر اور بت انگریزون نے اڑا دیئے تھے تب رنچھوڑ جی کا بت کہان گیا تھا - وہ مکھی کی ایک ٹانگ بھی نہ توڑ سکا - صد ۳۶۳

۹۵ - بھلا یہ تو کہو کہ جب کہ محافظ مار کھائے اسکی پناہ پکڑنے والے کیون نہ پیٹے جائین صد ۳۶۳

۹۶ - یہ بات کہ جوالا مکھی ظاہرا دیوی ہے - سب کو کھا جاتی ہے - ہنگ لاج بھی آدھی رات کو پہاڑ پر دکھائی دیتی ہے - چندر کوپ بولتا اور دیوی جستر کے نکلنے سے دوبارہ جنم نہین ہوتا - اس قسم کی سب باتین ہرگز قابل تسلیم نہین ہین صد ۳۶۳

۹۷ - جوالا مکھی سوائے ایک مندر جو عزیز دراوڑ دھر کی نالیون کی بناوٹ کے اور کچھ بھی نہین ہے صد ۳۶۳

۹۸ - ہنگلاج مین سوائے پجاریون کی چالاکی کے اور کچھ نہین ہے - ایک پانی اور ایک دلدل کا حوض بنا رکھا ہے - جسکے نیچے سے بلبلے اٹھتے ہین صد ۳۶۳

۹۹ - دیوی کا جستر ان لوگون نے دولت لوٹنے کے لئے بنا رکھا ہے صد ۳۶۳

۱۰۰ - پتھر لے بھی اسی طرح پوپ لیلا ہین اس سے اگر بزرگی ہوتی ہو - تو کیا اگر حیوان پر پتھر لے کا بھار لادین وہ بزرگ یا بڑا آدمی ہو جائیگا صد ۳۶۳

۱۰۱ - امرناتھ مین خود بخود لنگ بن جاتے ہین - کوئی تعجب کی بات نہین اگر پانی جم کر چھوٹے لنگ کی شکل بن جاتا ہے - صد ۳۶۴

۱۰۲ - [illegible] دوارا بہشت کا دروازہ ہے ہر کی پڑی پر غسل کرنے سے گناہ چھوٹ جاتا

ن سچ پوچھو تو یہ ہاڈکی پوڑی ہے - کیونکہ ملک ملک مردوں کی ہڈیاں اس میں پڑا کرتی ہیں - گناہ کبھی
بغیر سزا بھگتے نہیں چھوٹ سکتے صـ ۳۶۴

۱۰۳ - اپتوبن میں رہنے سے پتسوی ہوتا ہے - مگر تپوبن تو جب ہوتا ہوگا تب ہوتا ہوگا - اب تو
محض بھکشا بن ہو صـ ۳۶۴

۱۰۴ دیوی پریاگ - گنگوتری - اتر کاشی - گپت کاشی - ترنگی نارائن کیدار بدری نارائن
... وغیرہ مقامات عابدوں کے لیے اچھے ہیں - لیکن دوکانداروں کے لیے وہاں بھی دوکانداری ہے صـ ۳۶۴

۱۰۵ دیوی پریاگ پوران کے گپوڑوں کی لیلا ہے - یعنی جہاں الکھنندا اور گنگا ملی ہے -
وہاں ریتا رہتے ہیں - ایسی گپیں نہ ہانکیں - تو وہاں کون جائے صـ ۳۶۵

۱۰۶ وہاں مہنت پجاری اور پنڈے آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پوروں سے مال اڑا کر
عیش و عشرت کرتے ہیں - صـ ۳۶۵

۱۰۷ ویسے ہی بدری نارائن میں ٹھگ ودیا والے بہت سے بیٹھے ہیں راول جی وہاں کے
سردار ایک عورت کی بجائے بہت سی کر بیٹھے ہیں صـ ۳۶۵

۱۰۸ جیسے تیرتھ کے لوگ دغاباز - مال اڑانے والے ہوتے ہیں - ویسے پہاڑی لوگ نہیں ہوتے صـ ۳۶۵

۱۰۹ - وندیشوری رکالی اشٹ بھجی پریاگ، تیرتھ راج متھرا - بندرابن گورکھ شیز ... انکا لینے
والوں نے بنا رکھے ہیں - صـ ۳۶۵

۱۱۰ - یہ بالکل ناممکن ہو کہ اجودھیا کا شہر آبادی - کتے - گدھے - بھنگی - چمار اور پاخانہ سمیت
تین دفعہ بہشت میں گیا صـ ۳۶۵

۱۱۱ - متھرا تینوں لوک سے نیاری تو نہیں لیکن اس میں تین جانور بڑے لیلا دھاری ہیں - ایک
چوبے جو غسل کرنے جائے تو اپنا محصول لینے کے لئے کھڑے بکتے رہتے ہیں کہ لاؤ بیجان - بھانگ - نمک
اور لڈو کھائیں - دوسرے پانی میں کچھوے جن کے مارے گھاٹ پر غسل کرنا بھی مشکل ہوتا ہے - تیسرے لال
منہ کے بندر جو پگڑی - ٹوپی - زیور اور جوتیاں تک بھی نہیں چھوڑتے کاٹ کھائیں - دھکے دیکر
مار بھی ڈالیں - صـ ۳۶۶

۱۱۲ ابرندابن جب تھا تب تھا - اب تو بیوا بن لونڈیوں کا جنگل کی مانند چھوکر چھوکری

اور گروچیلی وغیرہ کی لیلا کھیل رہی ہے صفحہ ۳۶۶

۱۱۳۔ دیوالی کے میلے پر گوردھن اور بہت یاترا میں کبھی پوپین کی بن پڑتی ہے صفحہ ۳۶۶

۱۱۴۔ کورکھشیتر میں بھی وہی رنڈی کی لیلا ہوتی ہے صفحہ ۳۶۶

۱۱۵۔ جو ۱۸ پوران کے مصنف ویاس جی ہوئے۔ تو ان میں اپنے گھوڑے سے نہ ہوتے صفحہ

۱۱۶۔ سمپردائی لوگوں نے بھاگوت وغیرہ وید فریبی کتابیں بنائی ہیں صفحہ

۱۱۷۔ دیوی بھاگوت میں دیوی کو پرمیشوری اور شیو وشنو وغیرہ کو اس کا غلام بنایا۔ گنیش کھنڈ میں گنیش کو پرمیشور اور باقی سب کو غلام بنایا ہے۔ بھلا یہ بات ان لوگوں کی نہیں تو اور کس کی ہے صفحہ

۱۱۸۔ شیو پران والے نے شیو سے وشنو پران والے نے وشنو سے دیوی پران والے نے دیوی سے گنیش کھنڈ والے نے گنیش سے سورج والے نے سورج سے وایو والے نے وایو سے دنیا کی پیدائش لکھی ہے صفحہ

۱۱۹۔ شیو پران میں شیو نے خواہش کی کہ میں دنیا کو پیدا کروں۔ اس نے برہما کو پیدا کیا۔ برہما نے ایک چلو پانی اٹھا کر پانی میں ٹپک دیا۔ اس سے ایک بلبلا اٹھا بلبلے میں سے ایک آدمی پیدا ہوا۔ اس نے برہما سے کہا کہ اے بیٹے دنیا کو بنا۔ برہما نے کہا کہ میں تیرا بیٹا نہیں۔ بلکہ تو میرا بیٹا ہے۔ دونوں میں جھگڑا ہو پڑا صفحہ ۳۶۷

۱۲۰۔ مہادیو نے سوچا کہ جن کو میں نے دنیا بنانے کے لئے بھیجا تھا وہ دونوں آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ تب ان دونوں کے بیچ میں سے ایک نورانی لنگ پیدا ہوا اور وہ فوراً آسمان میں چلا گیا۔ اسکو دیکھ کر دونوں حیران رہ گئے صفحہ ۳۶۷

۱۲۱۔ دونوں سوچنے لگے کہ اس لنگ کا شروع اور آخر معلوم کرنا چاہیئے جو پہلے آوے وہ باپ جو پیچھے آوے وہ بیٹا کہلائے صفحہ ۳۶۷

۱۲۲۔ وشنو کچھوے کی شکل بنا کر لنگ کا پتہ لگانے کے لئے نیچے کو چلا اور برہما ہنس کا جسم بنا کر اوپر کو اڑا صفحہ ۳۶۷

۱۲۳۔ دونوں ہزار برس تک من کی سی تیز رفتار سے چلتے رہے مگر لنگ کی حد نہ ملی صفحہ ۳۶۷

۱۲۴۔ برہما نے سوچا کہ اگر وشنو پتہ لے آیا ہوگا تو مجھکو اسکا بیٹا بننا پڑیگا۔ وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اسی وقت ایک گائے اور کیتکی کا درخت اوپر سے اترا صفحہ ۳۶۷

۱۲۵۔ برہما نے ان سے پوچھا کہ تم کہاں سے آتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم ہزار برس سے

اس لنگ کے سہارے چلے آتے ہین ص ۳۷۲

۱۲٦۔ برہمانے پوچھا کہ اس لنگ کی کوئی حد ہے یا نہین۔ اُنھون نے کہا کہ نہین ص ۳۷۳

۱۲٧۔ برہمانے کہا کہ میرے ساتھ چلکر ایسی گواہی دو کہ گائے اس لنگ کے سر پر دودھ کی دھار بہاتی تھی۔ اور درخت کیے کہ مین پھول برساتا تھا۔ انھون نے کہا کہ ہم جھوٹی گواہی نہین دینگے تب برہما خفا ہوکر بولا کہ اگر گواہی نہین دوگے تو مین تم کو ابھی خاکستر کرونگا ص ۳۷۳

۱۲۸ تب دونون نے ڈرکر کہا کہ جیسی تم کہتے ہو ویسی گواہی دینگے تب تینون نیچے کی طرف چلے ص ۳۷۳

۱۲۹۔ برہمانے وشنو سے سوال کیا کہ تو نے اس لنگ کی حد معلوم کیا یا نہین اس نے جواب دیا کہ نہین ص ۳۷۳

۱۳۰۔ برہمانے کہا مین پتہ سے آیا ہون۔ وشنو نے کہا کوئی گواہی دو۔ تب گائے اور درخت نے جھوٹی گواہی دی۔ ص ۳۷۳

۱۳۱ تب لنگ نے کیتکی کو بددعا دی کہ تو نے جھوٹ بولا۔ یہ تیرا پھول مجھ پر یا کسی دیوتا پر کبھی نہین چڑھیگا۔ جو کوئی چڑھادیگا۔ اس کا ستیاناس ہوگا۔ ص ۳۷۳

۱۳۲۔ گائے کو بددعا دی کہ جس منھ سے تو نے جھوٹ بولا ہے۔ تو اُسی منھ سے پاخانہ کھایا کریگی۔ تیرے منھ کی پرستش کوئی نہین کریگا۔ لیکن دُم کی کرینگے ص ۳۷۳

۱۳۳ برہما کو بددعا دی کہ تو نے جھوٹ بولا ہے اس لئے تیری پرستش دنیا مین کبھی نہین ہوگی ص ۳۷۳

۱۳۴۔ وشنو کو دعا دی کہ تو نے سچ بولا ہے۔ اس لئے تیری پرستش سب جگہ ہوگی پھر دونون نے لنگ کی حمد وثنا کی ص ۳۷۳

۱۳۵۔ اس حمد وثنا کو سنکر لنگ مین سے ایک چٹا پٹا صورت نکل آئی اور کہنے لگی کہ مین نے تم کو خلقت پیدا کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ تم جھگڑے مین کیون پڑ گئے ص ۳۷۳

۱۳٦۔ تب مہادیو نے بالون مین سے ایک رد راکھ کا گولا نکال کر دیا۔ اور کہا جاؤ اس سے خلقت پیدا کرو ص ۳۷۳

۱۳٧ بھلا کوئی پرانون کے بنانے والے سے پوچھے کہ جب ذرات بھی نہین تھے۔ تب برہما وشنو۔ مہادیو کا جسم پانی۔ کیلاس لنگ۔ گائے اور کیتکی کا درخت اور رد راکھ کا گولہ کیا تمھارے باپ دادا کے گھر مین سے نکل پڑے ص ۳۷۴

۱۳۸ کیو پوپ جی! تم بھاٹ اور خوشامدی گیت گانے والون سے بھی بڑھ کر گپی ہو یا نہین....

تم کو سچائی اور دھرم سے کیا مطلب بلکہ تم کو تو اپنی غرض ہی کو کام ہے صفحہ ۳۷۴

۱۳۹۔ پوپ جی وہاں سے دھوکہ کھا کر بھاگ گئے ہونگے ۔ ۔ ۔ بھانگ کے لوٹے چڑھا کر اپنی عمر قانون قدرت کے برخلاف باتین بنانے مین رائیگان کر دی صفحہ ۳۷۵

۱۴۰۔ دیکھو درگا پاٹھ بنانے والے ۔ ۔ ۔ نے کیسا ناممکن کہا کا گپوڑہ بھنگ کی لہر مین اوڑا دیا کہ جسکا کوئی حد و حساب نہین صفحہ ۳۷۵

۱۴۱۔ وشنو نے سوئر کی شکل بنا کر زمین کو منھ مین رکھ لیا۔ وہ اٹھا اور دونون مین لڑائی ہوئی صفحہ ۳۷۶

۱۴۲۔ یہ پورانک لوگ علم جغرافیہ کے دشمن ہین۔ بھلا جب زمین کو سرہانے رکھ لیا تو آپ کس پر کھڑا ہوا صفحہ ۳۷۶

۱۴۳۔ زمین کو براہ جی و وشنو بشکل سوئر نے منھ مین رکھ لیا پھر دونون کس پر کھڑے ہو کے لڑے ہونگے صفحہ ۳۷۶

۱۴۴۔ لیکن پوپ بھی کس پر سوئے ہونگے۔ یہ بات ایسی ہی ہے کہ جیسے گپّی کے گھر گپی آئے۔ بولے گپی جی صفحہ ۳۷۶

۱۴۵۔ اس قسم کی جھوٹی باتونکا گپوڑہ بھاگوت مین لکھا ہے۔ کہ جسکا حد و حساب نہین صفحہ ۳۷۸

۱۴۶۔ اس بھاگوت کے مصنف نے شری کرشن پر دودھ۔ دہی۔ مکھن وغیرہ کی چوری کرنے و رلیجا لونڈی سے بدفعلی اور غیر عورتون کے راس منڈل مین کھیل کود کرنا وغیرہ جھوٹے عیب لگائے ہین

۱۴۷۔ شو پران مین بارہ نورانی لنگون کا ذکر ہے جن مین روشنی کا شمہ بھی نہین رات کو بغیر چراغ جلائے لنگ بھی اندھیرے مین نظر نہین آتے یہ سب لیلا پوپ جی کی ہے صفحہ ۳۷۹

۱۴۸۔ گرڑ پران بھی جھوٹا ہے صفحہ ۳۸۲

۱۴۹۔ شراد ترپن۔ پنڈ کا دنیا سے مرے ہوئے جیوون کو تو نہین پہنچتا البتہ مردون کے قائم مقام پوپ جی کے گھر پیٹ اور ہاتھ مین پہنچتا ہے صفحہ ۳۸۳

۱۵۰۔ جیو ویترنی کے لئے گائے کا دان لیتے ہین وہ پوپ جی کے گھر یا قصائی کے گھر پہنچتا ہے صفحہ ۳۸۳

۱۵۱۔ ویترنی پر گائے نہین جاتی پھر کس کی دم پکڑ کر عبور کرینگے صفحہ ۳۸۳

۱۵۲۔ ہاتھ کو یہان ہی جلا یا گاڑ دیا گیا۔ پھر دم کیسے پکڑیگا صفحہ ۳۸۳

۱۵۳۔ پوپ جی کہتے ہیں۔ کہ ایکادشی کے روز سب گناہ اناج میں رہتے ہیں اس پوپ جی سے پوچھنا چاہیئے کہ کس کے گناہ اس میں رہتے ہیں تیرے یا تیرے باپ وغیرہ کے صفحہ ۳۸

۱۵۴۔ بت پرستی سے شری رامچندر شری کرشن نارائن۔ اور شو وغیرہ کی بڑی مذمت اور ہنسی ہوتی ہے صفحہ ۳۹

۱۵۵۔ پوجاری لوگ سیتا رکمنی۔ لکشمی اور پاربتی وغیرہ کے بت بناکر مندروں میں ٹھکران کے نام سے بھیک مانگتے ہیں صفحہ ۳۹

۱۵۶۔ آئیے۔ مہاراج! دیکھئے تو سیتا رام۔ کرشن۔ رکمنی۔ رادھا۔ کرشن لکشمی نارائن مہادیو۔ پاربتی کو تین روز سے بال بھوگ یا دانہ پانی نہیں ملا کچھ بھینٹ چڑھائے صفحہ ۳۹

۱۵۷۔ سیتا کی نتھنی بنوا دیجئے۔ اناج وغیرہ بھیجو۔ تو رام کرشن کو بھوگ لگوا دیں صفحہ ۳۹

۱۵۸۔ دیکھئے ایک دن چوروں نے ایسا غضب کیا۔ کہ سیتا رام وغیرہ کی آنکھ بھی نکال کر بھاگ گئے۔ اب ہم چاندی کی آنکھ نہ بنا سکے۔ اس لئے کوڑی کی لگادی صفحہ ۳۹

۱۵۹۔ رام لیلا اور راس منڈل بھی کرتے ہیں سیتا رام۔ رادھا کرشن تو ناچ رہے ہیں۔ مہنت وغیرہ اور ان کے چیلے مزے سے بیٹھے ناچ رہے ہیں صفحہ ۳۹

۱۶۰۔ مندر میں سیتا رام وغیرہ تو کھڑے ہیں۔ اور پوجاری جی یا مہنت جی گدی پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں صفحہ ۳۹

۱۶۱۔ موسم گرما میں بھی سیتا رام وغیرہ کو قفل لگا اندر بند کر دیتے ہیں۔ اور آپ ٹھنڈی ہوا میں پلنگ بچھا کر سوتے ہیں صفحہ ۳۹

۱۶۲۔ بہت سے پوجاری پتے نارائن کو ڈبیا میں بند کر کے اوپر سے کپڑے وغیرہ باندھ گلے میں لٹکا لیتے ہیں جس طرح بندریا اپنے بچے کو گلے میں لٹکا لیتی ہے۔ ویسے ہی پوجاریوں کے گلے میں بھی ناراین جی لٹکتے ہیں صفحہ ۳۹

۱۶۳۔ جب کوئی بت کو توڑتا ہے۔ تب ہائے ہائے کر چھاتی پیٹ لیتے ہیں کہ سیتا رام جی۔ رادھا کرشن جی اور شو پاربتی جی کو بدمعاشوں نے توڑ ڈالا صفحہ ۳۹

۱۶۴۔ نارائن جی کو گھی کے بغیر بھوگ ہی نہیں لگتا بہت نہیں تو تھوڑا سا گھی ضرور بھیج دینا صفحہ ۳۹

۱۶۵۔ اس منڈل اور رام لیلا کے آخر میں سیتا رام اور رادھا کرشن سے بھیک منگواتے ہیں صفحہ ۳۹

۱۶۶۔ اس میں کیا شک ہے کہ آریہ ورت کا تنزل اور پتھر وغیرہ بتوں کی پرستش کرنے والوں کی

شکست ان ہی کاموں کے باعث ہی ص ۲۹۱

۱۶۷۔ بت پرست جب تک بت پرستی کے فعل کو نہیں چھوڑینگے تب تک اُن پر ان کے مخالفوں کی طرف سے خوب انعام ملتا رہیگا۔ ص ۲۹۱

۱۶۸۔ ان ہی پتھر وغیرہ بتوں کے بھروسے پر بہت سا نقصان ہو گیا۔ جو نہ چھوڑینگے تو روزمرہ زیادہ سے زیادہ نقصان ہوگا۔ ص ۲۹۱

۱۶۹۔ شیومت والے بھسم لگاتے ہیں اور پتھر وغیرہ کے لنگ بنا کر پوجتے ہیں۔ ہر ہر بم بم۔ اور بکرے کی آواز کی مانند بڑبڑ منہ سے نکالتے ہیں ص ۲۹۳

۱۷۰۔ وہ کہتے ہیں کہ جب کھجاسر کے آگے سے مہادیو بھاگے تھے تب۔ بم۔ بم کے نعرے اور مسخری کے طور پر تالیاں پیٹی تھیں ص ۲۹۱

۱۷۱۔ پاربتی کے باپ دکھش پرجاپتی کا سر کاٹ کر آگ میں ڈال کے دھڑ پر بکرے کا سر لگا دیا تھا۔ اس لئے وہ بکرے کی مانند آواز نکال کال بجاتے ہیں۔ اس سے پاربتی ناخوش اور مہادیو خوش ہوتے ہیں ص ۲۹۳

۱۷۲۔ وشنو ماتھے پر نارائین کے پاؤں کی مانند تلک اور بیچ میں پیلا خط جو کہ شری ہوتا لگاتے ہیں۔ وہ مہادیو کے لنگ کا درشن بھی نہیں کرتے۔ کیونکہ اس سے شریمتی جی شرمندہ ہوتی ہیں ص ۲۹۴

۱۷۳۔ بھگت مال میں ایک کتھا لکھی ہے کہ کوئی شخص درخت کے نیچے سو رہا تھا۔ سوتے سوتے ہی مر گیا۔ اوپر سے کوّے نے بیٹ کر دی۔ وہ ماتھے پر تلک کی شکل میں ہو گئی ص ۲۹۵

۱۷۴۔ جب یم اور وشنو کے فرشتے اسکو لینے آئے۔ تو دونوں میں جھگڑا ہو گیا۔ یم کے فرشتے کہتے تھے کہ ہم اسکو لیجائینگے۔ وشنو کے فرشتوں نے کہا کہ دیکھو اسکے ماتھے پر وشنو کی تلک ہے۔ تم کیسے لیجا سکتے ہو۔ دیکھکر یم کے فرشتے چپ ہو کر چلے گئے ص ۲۹۵

۱۷۵۔ جب اتفاقیہ تلک بنجانے کا یہ مہاتم ہے تو جو لوگ محبت اور ہاتھ سے تلک لگاتے ہیں۔ وہ نرک سے چھوٹ بیکنٹھ میں جاویں۔ تو کیا تعجب ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ جب تلک لگانے سے بیکنٹھ میں جاتے ہیں تو منھ پر لیپ یا کالا منھ کرکے یا سارے جسم پر لیپ کرنے سے بیکنٹھ سے بھی آگے [illegible] جا سکتے ہیں یا نہیں ص ۲۹۶

۱۷۶۔ رام سنیہی [illegible] عورتوں کی صحبت سے بہت بچتے ہیں۔ کیونکہ رام جی کو رام کے بغیر چین بھی نہیں مل سکتا ص ۴۰۲

۱۷۷۔ ان نام تو رکھا رام سنیہی پاور کام کرتے ہیں رانڈ سنیہی کا۔ جہان دیکھو وہان رانڈ ہی رانڈ سنتون کو گھیر رہی ہیں صفحہ ۲۰۳

۱۷۸۔ جیسی گوسائیون کی دھن لوٹنے وغیرہ کی عجیب لیلا ہے۔ ویسی ہی سوامی نارایَن کی بھی ہے صفحہ ۲۱۲

۱۷۹۔ لنگ انکت مت والے لنگ کے نشان سے داغے جاتے ہیں وہ مہادیو کے سوائے کسی دوسرے کو نہیں مانتے صفحہ ۲۱۷

۱۸۰۔ یہ لوگ پتھر کا ایک لنگ سونے یا چاندی میں ... اکر گلے میں ڈال رکھتے ہیں۔ جب پانی بھی پیتے ہیں تب اسکو دکھا کر پیتے ہیں صفحہ ۲۱۷

۱۸۱۔ گری۔ پوری۔ بھارتی۔ گوسائین وغیرہ سادھوؤن کی منڈلیان محض کھانے پینے کے لئے ہیں۔ ان میں بہت سے ... مکار بھی ہیں یہ لوگ دنیا کو دکھانے کے لئے مکاری کرتے ہیں تاکہ دنیا میں عزت ہو اور مال ملے۔ صفحہ ۲۳۲

۱۸۲۔ کتنے ہی مٹھ دھاری گرہستی ہو کر بھی سنیاسی کا محض گھمنڈ کرتے ہیں۔ کام کچھ نہیں کرتے۔ صفحہ ۲۳۲

۱۸۳۔ کوئی سادھو لڑکے وغیرہ دینے کی سدھی بتاتا ہے۔ اس کے پاس بہت سی عورتیں جاتی ہیں اور ہاتھ جوڑ کر لڑکا مانگتی ہیں۔ اگر کسی کے لڑکا ہو جاتا ہے۔ تو سمجھتی ہے کہ باباجی کی کلام کی برکت سے ہوا صفحہ ۲۳۳

۱۸۴۔ اگر اس سے پوچھو کہ سوری۔ کتی۔ گدھی اور مرغی وغیرہ کے بچے کس باباجی کی کلام کی برکت سے ہوتے ہیں۔ تو کچھ جواب نہ دے سکیگی صفحہ ۲۳۳

۱۸۵۔ جو سادھو یہ کہتا ہے کہ میں لڑکے کو زندہ کر سکتا ہوں تو وہ خود ہی کیوں مرجاتا ہے صفحہ ۲۳۳

۱۸۶۔ جینیون کی مانند سنگدل۔ گمراہ۔ کینہ ور۔ ... مذہب کرنے والا۔ اور بھولا ہوا کوئی بھی دوسرے مذہب والا نہ ہوگا۔ صفحہ ۲۸۴

۱۸۷۔ دوسرے مذاہب میں بھی حسد اور کینہ ہے۔ مگر جسقدر ان جینیون میں ہے۔ اتنا کسی اور میں نہیں ہے۔ دشمنی ہی پاپ کی جڑ ہے۔ اس لئے جینیون میں پاپ کے اعمال کیون نہ ہون۔ صفحہ ۲۸۵

۱۸۸۔ جین مذہب کا یہ اصول کہ غیر مذہب والے چور کی مانند ہیں یہ بات بالکل جھوٹ ہے۔ دراصل آدمی جیسا ہوتا ہے ویسا ہی دوسرون کو سمجھتا ہے صفحہ ۲۸۵

۱۸۹۔ جینیوں کے اچار ج ذخیرہ کا میلان طبع دیکھئے۔ یعنی بیرونی مکر و فریب و بناوٹ کے علاوہ ان کی اندرونی کیفیت بھی کھل گئی ہے صـ۴۸۸

۱۹۰۔ یہ جینی لوگ حاکموں کے بڑے خوشامدی۔ جھوٹے اور ڈرپوک ہوتے ہیں صـ۴۸۸

۱۹۱۔ اگر جینی لوگ طفلانہ عقل والے نہ ہوتے۔ تو ایسی باتیں کیوں مان بیٹھتے صـ۴۸۹

۱۹۲۔ جس طرح بازاری عورت اپنے سوا کسی اور کی تعریف نہیں کرتی اسی طرح جینیوں کی یہ بات بھی دکھلائی دیتی ہے صـ۴۹۹

۱۹۳۔ جینیوں کی تمام باتیں سوائے چند ایک کے ترک کردینے کے قابل ہیں صـ۴۸۹

۱۹۴۔ جسکو ذرہ برابر بھی عقل ہوگی۔ وہ جینیوں کے دیووں۔ کتب مسائل اور ادپدیشکوں کو دیکھ سن۔ اور غور کر کے بلاشک فوراً چھوڑ دیگا صـ۴۸۹

۱۹۵۔ اگر جینی لوگ دوسرے بے علموں کو چیلا بنا کر حیوانوں کی طرح نہ باندھتے تو وہ ان کے پھندے سے چھوٹ کر اپنے جنم کو سپھل بنا لیتے صـ۴۸۹

۱۹۶۔ جینیوں کی کتاب میں لکھا ہے کہ خواہ کیسا ہی دکھ آجائے مگر جینی لوگ کھیتی بیوپار وغیرہ کام نہ کریں۔ کیونکہ یہ کام نرک میں لیجانے والے ہیں صـ۴۸۹

۱۹۷۔ جینیوں کا ایسی کوڑی کا اپدیش کرنا بالکل بیہودہ ہے۔ کوئی ان سے پوچھے کہ پھر تم خود بیوپار وغیرہ کیوں کرتے ہو صـ۴۸۹

۱۹۸۔ جینیوں کے جسقدر باتی تعلیمانی ہو گذرے ہیں۔ انھوں نے دوسرے مذہب کو گالی دینے کے سوا اور کچھ بھی نہ کیا صـ۴۹۰

۱۹۹۔ جینیوں کو ایسی جھوٹی لمبی چوڑی گپ مارنے سے ذرا شرم نہیں آتی صـ۴۹۰

۲۰۰۔ مورتی پوجا کا جتنا جھگڑا چلا ہے وہ سب جینیوں کے گھر سے نکلا ہے اور تمام ادہام باطلہ کی جڑ بھی جین مت ہے صـ۴۹۲

۲۰۱۔ جینیوں کی مورتیوں کا سب کے سامنے ننگا رہنا اور رکھنا چھوٹی بڑی ادر ... مذکورہ بالا اقتباسات سے یہ بات بخوبی عیاں ہوگئی ہوگی ... کے دل میں جینیوں ... کے بہت برہمنوں پنڈتوں گرنتوں ... صـ۴۹۴

غیرقوں کے بانی مہانیوں وغیرہ کے لئے جسقدر زور دار نفرت اور بیزاری کا جذبہ دیکھا جاتا ہے وہ اپنی نامناسب حدود سے بھی تجاوز کر گیا ہے۔ چنانچہ سوامی دیانند صاحب اس قسم کے بت پرستوں سادہوں نیاسیوں۔ برہمنوں۔ پنڈتوں وغیرہ کو پوپ کے نام سے پکارتے ہوئے ان پر اندھے باہر اندر کی پھوٹی آنکھوں والے لال بجھکڑ بے حیا بے شرم کور باطن بے عقل نفس پرست۔ فریبی۔ عیاش۔ ادھرمی بیدین جاہل عقل کے اندھے گانٹھ کے پورے۔ جہنم میں جانے والے کیڑے مکوڑے بننے والے۔ دغاباز ڈھونگ غفلت اور نفس پرستی میں غرق۔ جھوٹے گور دگبر گنڈ۔ بھگ اور لنگ کی پرستش کے موجد۔ مکروہ اور بے شرمی کے کام کرنے والے بھگ اور لنگ کی پرستش میں نجات ماننے والے۔ کنجر بھنگی۔ بھاڑے کے ٹٹو کمہار کے گدھے بد رواجوں اور بد فعلیوں میں پھنسے ہوئے۔ پاکھنڈ مت کے پرچارک۔ مکار۔ دغاباز۔ مکرو فریب سے بت قائم کرنے والے لوگوں کو ٹھگنے والے بت پرستی کر کے انسانی جامہ کو رائیگاں کھونے والے بدچلن رنڈی بازی زناکاری۔ شراب نوشی کرنے والے محسن کش۔ ویدوں کے مخالف ٹن ٹن پوں پوں کرنے والے شور مچانے والے اور انگوٹھا دکھانے والے۔ چٹک مٹک چاک جھلاک کرنے والے غریبوں کا مال اڑانے والے نکمے سست۔ بھک۔ منگے۔ کم ہمت۔ سارے جہان میں جہالت کی پھیلانے والی بیٹ کو بند کم عقلوں کو ٹھگنے بت چور بھنگڑ گپی چالاک دولت کو لوٹنے والی دوکاندار ٹھگ دیا والی بھاٹ۔ خوشامدی سچائی اور معصوم سی ہیرا بکواسی بھانگ کے لوٹے چڑھانیوالی بھنگ کی ترنگ میں گپوڑہ ہانکنیوالی علم جغرافیہ کے دشمن۔ جھوٹی الزام تراشنے والی عیاش حریص بد صحبت بھکاری لچ رنگ دیکھنے والے بندریا کی طرح لنگ کو گلے میں لٹکائے پھرنے والے۔ مٹی پتھر کے لنگ پوجنے والے بکرے کی طرح۔ بم۔ بم۔ ہر۔ ہر کہنے اور گال بجانے والے ماتھے پر لنگ کی شکل کا تلک لگانے والے۔ رانڈ سینسی۔ رانڈوں میں گھرے رہنے والے۔ داغ کر لنگ کا نشان بنانے والے گلے میں لنگ لٹکا کر پھرنے والے۔ بانی بھی لنگ کو دکھلا کر پینے والی محض کھانے پینے کی خاطر سادھو بنے والے سنیاسی ہو گھمنڈ کرنے والے سنگدل۔ گمراہ کمزور حاسد۔ بیرونی مکر و فریب کے علاوہ اندر سے بھی کپٹ منی۔ جھوٹے۔ ڈرپوک حفلانہ باتیں بنانے والے بازاری عورت کی مانند بے علموں کو حیوانوں کی طرح باندھنے والے کجرو۔ گالیاں دینے والے ننگی مورتوں کی پوجا کرنے والے وغیرہ وغیرہ نہایت ہی نا ملایم الفاظ کی بوچھاڑ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں نہ صرف یہی نہیں۔ بلکہ سوامی دیانند صاحب مورتی پوجا یا بت پرستی کو بھی سخت بے شرمی اور بے حیائی کا فعل مکروہ کام شہوت بڑھانیکا

موجب۔ خدا کی یاد سے دور کرنے والی۔ چوری۔ زناکاری وغیرہ میں رغبت دلانے والی چیز۔ نفس
عبث بدترین گناہ۔ گہری خندق۔ بے دینی مفلسی کا باعث۔ زناکاری۔ لڑائی اور جھگڑے کی موجد۔
بیماریاں بڑھانے والی۔ نفاق ڈلوانے والی۔ ملک کی بربادی کا موجب۔ دشمن کو فتح دلانے والی تباہی
کا راستہ دنیا اور عاقبت کی بربادی کا باعث۔ رنڈی بازی۔ شراب نوشی کی مددگار۔ بزرگوں کی بے عزتی
کا موجب۔ محسن کشی۔ پوجاری۔ اور پجاریوں کی بدفعلیوں کا باعث میاں بیوی کی محبت کو توڑنے والی
روح کو ہیجان کرنے والی شراب۔ اور بدبو پھیلانے والی شرافت سے گری ہوئی حرکت۔ مقابل اس کی سستی کم ہمتی
گداگری کی ماں۔ جھوٹ اور فریب کی اشاعت کا ذریعہ حیوانیت مجسم وغیرہ وغیرہ قرار دیتے ہوئے بت پوجا
کے برخلاف نہایت زوردار الفاظ میں صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں اس سے بھی بڑھکر سوامی صاحب
ان تمام ہندو گرنتھوں یا ہندو شاستروں کو جنمیں بت پرستی کی تعلیم دی گئی ہے۔ جھوٹی نقصان دہ اور قابل
ترک قرار دیتے ہیں ہندو گرنتھوں کے علاوہ وہ تمام تیرتھ جو ہندوؤں کے نزدیک نہایت مقدس اور نجات
کا ذریعہ مانے جاتے ہیں۔ سوامی دیانند کے نزدیک ٹھگی کی کانیں فاحشہ عورتوں کے جنگل اور شعبدہ گروں
کے مسکن معلوم ہوتے ہیں اسکے علاوہ سوامی دیانند نے اپنی شہادت میں جسکو ہم اوپر درج کر چکے ہیں۔ اس
بات پر کافی روشنی ڈالدی ہے کہ اس ملک میں جس قدر بت توڑے گئے تھے۔ وہ زیادہ تر شنکر آچارج کے زمانہ
میں توڑے گئے تھے چونکہ ان بتوں کا تعلق جینیوں سے تھا۔ اور جینیوں نے کسی زمانہ میں بقول سوامی
دیانند آریوں یعنی ہندوؤں پر بڑے مظالم توڑے تھے اور انھوں نے ویدوں اور دیگر گرنتھوں کو تلف کرنا
شروع کر دیا تھا۔ اس لئے جب ہندوؤں کو جینیوں پر غلبہ حاصل ہوا۔ تو ہندوؤں نے جینیوں کے بتوں
کو خوب توڑا اور انکے مندروں پر قبضہ کر لیا۔ چونکہ ہندوؤں اور جینیوں کا یہ جنگ مسلمانوں کے ہندوستان
میں آنے سے بہت عرصہ پیشتر ہوا تھا۔ اس لئے تسلیم کرنا پڑیگا کہ جن مندروں اور بتوں کے توڑنے کا الزام
مسلمانوں پر لگایا جا رہا ہے۔ وہ بقول سوامی دیانند در اصل ہندوؤں اور جینیوں کی آپس کی جنگ کے
نشانات ہیں۔ جو اب تک دیکھے جا سکتے ہیں۔ گیا کے بدھ مندر کا ابتک ہندوؤں کے قبضہ میں چلے آنا بھی
اس بات کی کافی شہادت ہے کہ ہندوؤں نے فریق مخالف کے مندروں اور مورتیوں کے ساتھ نہایت ہی
فیاضانہ دستبرد سے کام لیا۔ پھر بھی ہم سوامی دیانند کے مذکورہ بالا دستاویز سے کم از کم اتنا پتہ لگ سکتا ہے
کہ وہ ہندو ہوتے ہوئے اور برہمنوں کے گھر میں پیدا ہو کر ہندو دھرم اور خاص کر برہمنوں سے کس قدر

پیرا نظر آتے ہین ۔ کہتے ہین کہ دشنام جس کے معنی گالی کے کیے جاتے ہین وہ سنسکرت کے دشٹ اور نام کا مرکب
ہے یعنی کسی شخص کو برے نام سے پکارنا ۔ سوامی دیانند نے تو اپنے بھائی بند برہمنون اور ہندوون کو اکثر دشٹ
نامون سے یاد کیا ہے کہ انکی کتاب کا یہ حصہ دشٹ نامہ یا دشنامہ بن گیا ہے ۔ بت پرستی سے بڑھکر ان کے نزدیک
کوئی برا فعل نہیں ہے ۔ ہندوؤن کے جن گرنتھون مین بت پرستی کی تعلیم دی گئی ہے سوامی دیانند کے نزدیک
ان گرنتھون کے مصنفین شرافت اور انسانیت سے محروم تھے پس جس صورت مین کہ ہم سوامی دیانند کو ہندو
دھرم گرنتھون تیرتھون ۔ مندرون سادھوؤن ۔ سنیاسیون ۔ برہمنون ۔ پنڈتون وغیرہ سے سخت بیزار
اور ان سے دور دور بھاگتا ہوا دیکھتے ہین ۔ تو ایسی صورت مین ہمارے بزرگ کیسے دور اندیش ۔ حق
پسند ۔ خدا پرست اور حقیقت شناس تھے کہ انھون نے سوامی دیانند سے صدیون پیشتر اس قسم کے فواحشات
کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیا ۔ حالانکہ سوامی دیانند کے زمانہ مین ہندوؤن مین سے مسلمانون اور انگریزون
کے راج کی بدولت انسان کی قربانی ستی ۔ دختر کشی اور وطی الفرس جیسی خطرناک اور شرمناک رسومات قانوناً
روکی جا چکی تھین ۔ مگر ہمارے بزرگون کے زمانہ مین جبکہ انسان کی قربانی ستی اور وطی الفرس جیسے جرائم
بھی دن دہاڑے کئے جاتے تھے ۔ اس زمانہ مین ان خدا ترس ۔ حق پسند ۔ غیور ۔ باحیا ۔ شریف النفس
بزرگون کو ہندو دھرم مین رہنا کس قدر دشوار ہو گیا ہوگا ۔ اور کس طرح وہ ماہی بے آب کی طرح اس
دلدل سے نکلنے کے لئے بیتاب ہو رہے ہونگے ۔ چونکہ اس زمانہ مین ایک طرف ہندو تھے دوسری طرف
جینی اور دونون ہی بت پرست تھے اور بت پرستی کی جو خرابیان اور بد نتائج ہو سکتے ہین ۔ ان پر سوامی
دیانند نے خود ہی اپنے دشنامہ مین روشنی ڈالدی ہے ۔ مقام غور ہے کہ ان سعید روحون کو جو ان تمام فواحشات
سے تنگ آ چکی تھین ۔ جنکو نہ جین دھرم تسلی دے سکتا تھا نہ ہندو دھرم راحت پہنچا سکتا تھا ۔ کیسی
مشکلات کا سامنا تھا ۔ یہ وہی زمانہ تھا جبکہ عرب مین آفتاب اسلام طلوع ہو چکا تھا ۔ ہمارے آبا و اجداد
کی بیتاب اور پیاسی روحین آسمان کی طرف دست بدعا تھین کہ خداوند کریم نے انکی آواز کو سنا اور انکی
رہبری کے لئے آفتاب اسلام کی کرنین خشکی اور تری کے راستے سے ہندوستان پر پڑنے لگین ۔ ہمارے
آبا و اجداد نے جو پہلے ہی سے اس روحانی بارش اور ربانی رحمت کے لئے چشم براہ تھے ۔ انکی نور کی
ان کرنون کو لینے کے لئے اپنے دلون کے کواڑون کو کھولدیا اور نہایت ذوق اور شوق کے ساتھ بیساختہ
انکو لپک کر اپنے روحانی ہونٹھون سے لگا لیا ۔ ہمارے ایسے خدا پرست اور حق پسند آبا و اجداد پر آج کسی آریہ

یا ہندو کا یہ الزام لگایا کہ وہ نعوذ باللہ تلوار کے ڈر سے یا لالچ سے مسلمان ہو گئے تھے سخت کمینہ پن اور شرارت ہے۔

آٹھویں فصل

دنگل

ہمارے بزرگوں نے کیوں ہندو دھرم کو ترک کیا تھا۔ اس کے متعلق سوامی دیانند کی دشنام کے ذریعہ ہم کسی قدر روشنی ڈال چکے ہیں۔ اب ہمارے سامنے ایک نیا سوال پیش کیا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ تم نے یا تمھارے آباؤ اجداد نے ہندو دھرم کو ترک کرنے میں تو ٹھیک فیصلہ کیا۔ مگر ان کو یا تم کو مسلمان ہونے کی بجائے ویدک دھرمی بن جانا چاہیئے تھا۔ اس لئے کہ وید خدا کا کلام ہے۔ اور وہ معرفت الٰہی سے بھرپور ہے۔ تم کو چاہیئے کہ تم اپنے یا اپنے بزرگوں کے فیصلہ پر نظر ثانی کرو۔ ہم کہتے ہیں کہ تمھاری درخواست بالکل معقول ہے ہم نظر ثانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر تم پہلے اس بات کا فیصلہ کرو۔ کہ آیا۔ ہم ان ویدوں کو مانیں۔ جو ہندو پنڈت ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں۔ یا وہ جو تم پیش کرتے ہو ہمارے اس سوال کا جواب ہمیں یہ دیا جاتا ہے کہ ویدوں کا فیصلہ کرنے کے لئے ہم دونوں آپس میں کشتی لڑتے ہیں۔ جو جیت جائے تم اُسکے ویدوں کو مان لینا۔ ہم کہتے ہیں کہ بہت اچھا۔ تم آپس میں خوب دنگل کرو۔ ہم چپ چاپ تماشا دیکھینگے۔ جب تم آپس میں نپٹ لوگے تو ہم سوچینگے کہ ہم اپنے یا اپنے بزرگوں کے فیصلہ پر نظر ثانی کریں۔

لو۔ چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ایک طرف تو ہمارے سامنے لباس کی ریشمی دھوتیاں پہنے پرانے ہندو پنڈت ہیں۔ دوسری طرف لنگوٹ باندھے سوامی دیانند ہیں۔ دونوں میں ویدوں کے متعلق کچھ اس قسم کے داؤ پیچ لڑائے جا رہے ہیں۔ ہندو پنڈت وید کا یہ منتر پڑھتے ہیں۔

یکاسکا شکنتکا۔ بل گتی وبختی۔ ہنتی۔ کبھے۔ پہ... فلفلیتی۔ دھارکا (یجروید ۲۳/۲۲)

ہندو پہلوان میدھر کا جواب یجروید کے اس منتر کا ترجمہ دیو... الفاظ کیا ہے سکیا۔ تو ہم [illegible]

[illegible]

اگرہاگے۔سا۔چھندرم۔لنگم۔نکھم ایو۔بھاستے ؛

سوامی دیانند فرماتے ہین کہ مہیدھر جھوٹا ہی۔وہ وام مارگی ہی۔وہ ویدکا ایسا ترجمہ کرکے بدمعاشی پھیلانا چاہتا ہے۔سوامی دیانند مہیدھر کی اس شرارت کو طشت از بام کرنے کے لئے وگویا آدی بھاشیہ بھومکا مین نہایت سلیس ہندی مین اسکا ترجمہ شایع کردیتا ہی۔ہزارون۔لاکھون نوجوان دوشیزہ ہندیا آریہ لڑکیان اسکا مطالعہ کرتی ہین مگر ہم ہندی یا اُردو مین اسکا ترجمہ نہین کرینگے۔بلکہ ویدکے بھید کو پوشیدہ رکھنے کے لئے ہم نہایت دقیق الفاظ استعمال کرینگے" عاملان یگیہ بہ انگشتہائے خود شکل استہ المرأة بیسازند وبادوشیزگان میگویند بوقت وطی النساء بالسرعتہ صورت عملتا مین استہا برمے آید۔ وچون ایر الرجل مثل العصفور فی استہ المرأة ورمے آید۔وآن کیررا تنگ میگیرد۔وکیر نطفہ میریزد۔ہر آئینہ صوت لہلا بلندمے شود۔دوشیزگان نیز باعامل یگیہ استہزا میکنند ومیگویند کہ حشفہ کیر تو باسور اخش مثل دہن تو میماند۔ہم جانتے ہین کہ ہمارے اس ترجمہ سے عوام الناس کے ہاتھ پلے کچھ بھی نہین پڑیگا۔مگر ہم کیا کرین ہم مجبور ہین۔ہم پرانے خیال کے ہندوؤن کے ساتھ اتفاق کرتے ہین کہ ویدون کی تعلیم کو ہر ایک انسان کے سامنے یہانتک کہ چوہڑے چمارون کے سامنے بھی پیش کرنا چاہیے۔چنانچہ اسی اصول سے متحرک ہوکر وہ اپنی اُردو اور ہندی کی کتابون مین ویدک اصولون کی بدین الفاظ اشاعت کرتے ہین ہے" بہترین وقت برائے مجامعت بعد از یک پہر شب است چون مرد وعورت تندرست وخورسند باشند باید کہ مجامعت بکنند وقتیکہ منی بقضائ فرج برسد ہر دو را باید کہ حرکت نہ کنند وجسم ہائے خود را مستقیم داشتہ دہن پیوستہ بہ دہن بینی پیوستہ بہ بینی مرا وانزال منی بکنند ودوقت چکیدن نطفہ بہ اندام نہانی عورت را باید کہ کون خود را تنگ بکند وفرج را بالا کشیدہ نطفہ بہ رحم خود برساند وآنجا قایم بکند۔ اردو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۰۶ سنسکار بدھی صفحہ ۴۲

سوامی دیانند اس مین کوئی جھجک محسوس نہین کرتے کہ مذکورۂ بالا ویدک ہدایات کو اُردو اور ہندی مین شایع کرکے نوجوان کنواری لڑکیون یا عورتون کے سامنے پیش کرین مگر ہمین ان ہدایات کو اُردو مین نقل کرتے ہوئے جھجک محسوس ہوتی ہی۔اگر سوامی دیانند کا مذکورہ بالا فعل درست تسلیم کرلیا جائے تو ہم پوچھتے ہین کہ اسی مطلب کو ظاہر کرنے کے لئے ہند وپنڈت جدید کا یہ منتر پیش کرتا ہی۔وہ کیا جرم کرتا ہے ؟

ماتا۔ چہ۔ تے پتا۔ چہ۔ تے اگرم۔ پرکھش۔ اسیہ۔ ردھتا۔ پرتی۔ لا مینی۔ نے۔
کبھے شیتھی تم۔ سیات۔ (یجروید ۲۳/۲۴)

مہیدھر اسکا ترجمہ بدین الفاظ کرتا ہی:-

"ہی مہاشی۔ تو۔ ماتا۔ چہ۔ تو پتا۔ یدا۔ کاشٹم۔ لیسیہ۔ مینج۔ کسیہ۔ ایری بھاگم۔ اردھتہ تداتے پتا۔ کبھے مسٹی۔ تلیم۔ لنگم۔ پرکھیشنی۔ ایوم۔ تو۔ اپنتی۔ اتی شلیلم۔ لنگم۔ اتھانین کروتی۔ وا۔ تب۔ بھوگین۔ سینہیم۔ اگی۔ دون۔ ایوم۔ تو۔ آپتیتی:-

"اے مہاشی۔ چون پدر و مادر بر تخت چوب خوابیدند۔ و پدر تو کیرش کفیفتہ الیدیہ آسم لیاک داخل کرد۔ تو بہ ظہور آمدی۔ ثم بعد اقامتہ الذکر بہ مہاشی میگوید۔ کہ با تو مجامعت میخواہم مہاشی بجواب میگوید کہ ولادت تو ہم برین نمط بودہ است۔

سوامی دیانند فرماتے ہین کہ مہیدھر دید دن کا ایسا ترجمہ کرنے مین بدمعاشی کرتا ہے اور کہ وہ دام مارگی ہو مگر خود یجروید کے ہی ایک منتر کا ترجمہ سوامی دیانند نے بدین الفاظ کیا ہی:-

ریتو۔ موترم۔ یجھاتی۔ یونیم۔ پروشدی۔ اندیہم۔ گربھو۔ جرایونا۔ آورت۔ ایورم جھاتی جنتہا (یجروید ۱۱/۱۹)

ترجمہ "چون ایرالرجل بہ استہ المراۃ داخل میشود۔ استخراج منی و بول خوب میکنند۔ بعدہ نطفہ بہ جرایو غلطیدہ پیدا میشود"

پیدائش کے جس اصول کو مہیدھر نے ذرا کھلے الفاظ مین دکھایا ہے۔ اسی کو سوامی دیانند نے وید کے دوسرے منتر سے واضح کر دیا ہو۔ مہیدھر دوسرا منتر پیش کرتا ہی:-

یدسیہ۔ انگھو بھیدیا۔ کردسو ستھولم۔ اپات ست۔ مشکا دی۔ اسیہ۔ یجر۔ گرشفے شکولا۔ دوو (یجروید ۲۳/۲۸)

چون کیر لسین بہ استفیق داخل شود خصیتان بہ فرمان سے اند یعنی بسبب تنفیق الفرج وسانیۃ الذکر بیرون ماندہ چنان بے قراری و اضطراب میکنند مگر گویا کہ سمکان آمد کہ بہ شفا قیا فلت البقرۃ حلوین للما اقامہ بتیاب۔ بخشد سوامی دیانند کہتا ہو کہ مہیدھر گوواس کرتا ہے۔ مگر ہم کہتے ہین کہ کئی ایک وید منترون کا خود سوامی دیانند نے ترجمہ کیا ہے وہ بیانات خود مہیدھر کے ترجمے

لم نہیں ہے مثال کے طور پر ایک منتر لیجئے۔

کھم۔ سدسیہ۔ شراات۔ تین۔ جاجھا۔ پوترم۔ اشی نا سنت سرسوتی۔ جیہین۔ یا پور۔ بھشکسیہ۔ باو۔ بستر۔ ناشیپو۔ ہرسا۔ ترسی (یجروید $\frac{19}{88}$)

سوامی دیانند اسکا ترجمہ بدین الفاظ کرتے ہیں:۔

"زیرا کہ چون زبان شیرین است۔ باید کہ عضو خود را سرش بسر خود بپیوستہ دہن خود را پاک کنید ...... ہر دیکہ ایرش بذریعہ ادویات محفوظ کردہ است۔ این فعل را بہ بسیار تندی میکند"

مہیدھر کے ترجمہ میں یہ خوبی ہے کہ وہ تجربات اور مشاہدات کے مطابق ہوتا ہے مگر سوامی دیانند بعض اوقات ایسا ترجمہ کر جاتے ہیں۔ جو تجربہ اور مشاہدہ دونوں کے برخلاف پڑتا ہے مثلاً۔

"پرانم مے۔ پاہی۔ اپانم مے۔ پاہی۔ ویانم مے۔ پاہی (یجروید $\frac{14}{8}$)

یجروید کے اس منتر کا ترجمہ کرتے ہوئے سوامی دیانند نے یہ دکھلایا ہے کہ عورت مرد سے یہ زوردار اپیل کر رہی ہے کہ اے میرے خاوند۔

"باید کہ تو آن باد من کہ بالائے ناف حرکت میکند حفاظت بکنی و حفاظت آن باد مخالف ہم بکن کہ زیر ناف از کرن من بیرون مے آید۔ و ہمہ بادکہ در اعضائے من موجود است حفاظت بکن"

اس منتر کا جو ترجمہ سوامی دیانند نے کیا ہے۔ اس سے مرد کی پوزیشن نہایت نازک ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ اگر وہ عورت کی درخواست کو نامنظور کرتا ہے تو عورت کے ناراض ہو جانے کا اندیشہ ہے اور اگر وہ اسکو منظور کرتا ہے تو وہ حیران ہوتا ہے کہ باد مخالف کی حفاظت کے لئے کیا طریقہ اختیار کرے عورت کو بھی یہ مشکل پیش آسکتی ہے کہ اگر مرد باہر کی کھیتی کیاری کے کام پر گیا ہوا ہو۔ یا دوکان پر بیٹھا ہو۔ یا دفتر میں کام کر رہا ہو۔ اور ادھر باد مخالف نے عورت کو مجبور کر رکھا ہو۔ تو کیا عورت اپنے خاوند کے پاس بھاگی جاوے۔ یا اسکو ٹیلیفون دے یا کیا کرے۔ بہرکیف سوامی دیانند نے منتر کا ایسا ترجمہ کر کے میاں بیوی دونوں کے راستے میں ایسی مشکلات ڈالدی ہیں جنکا حل نہایت مشکل ہے مہیدھر اس قسم کی مشکلات نہیں ڈالتا۔ بلکہ وہ جو ترجمہ کرتا ہے وہ نہایت سلجھا ہوا کرتا ہے مثلاً

اردھم۔ انیم۔ اچھراپتہ۔ گرود۔ بھادم۔ ہرن۔ نو۔ اتھاسیہ۔ مدہیہ۔ میدھیام تیشتے۔ راتے پنت۔ نو (یجروید $\frac{24}{23}$)

مہیدھر یجروید کے اس منتر کا ترجمہ بدین الفاظ کرتا ہے۔

مرد را باید کہ چون بیند۔ استاد المرۃ نسیل" آنرا بدست خود گرفتہ کشادہ بکند۔ چنان کہ کسان نسبت را بہ غلہ و علف پر کردہ بہ باد میدہد تا آنکہ سہ بہ جدا جدا میشوند۔

صاف ظاہر ہے کہ مہیدھر کا ترجمہ اور اسکی مثال دونوں تجربات و مشاہدہ کو ساتھ لئے ہوئے ہے مگر سوامی دیانند ان دونوں باتوں کو نظر انداز کر جاتے ہیں مثلاً

"واچم ستے شندھامی۔ پرانم ستے شندھامی۔ چکشو تے شندھامی۔ شروترم ستے شندھامی۔ نابھیم تے شندھامی۔ میڑھرانتے شندھامی۔ پایونتے شندھامی۔ چرترم ستے شندھامی (یجروید ۶/۱۴)

سوامی دیانند فرماتے ہیں کہ اس منتر میں گورو یا گورو کی عورت کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے شاگردوں کو مخاطب کر کے کہے کہ

"بپایئد کہ زبان شما را پاک بکنم۔ بیان شما را پاک بکنم۔ نظر شما را پاک بکنم۔ گوش شما را پاک بکنم۔ ناف شما را پاک بکنم۔ کیر شما را پاک بکنم۔ کون شما را پاک بکنم۔ افعال شما را پاک بکنم"

ہدایات نہایت معقول ہیں۔ مگر ہم جانتے ہیں کہ گوروکل میں ۲۵ برس سے لیکر ۴۸ برس تک طالب علم کو رہنے کی اجازت ہے اگر بچے چھوٹی عمر کے ہوں تو ممکن ہے ان کے پاخانہ پیشاب صاف کرنیکا مطلب ہو لیکن اگر سوامی دیانند کی طرح جو سوامی درجانند کے پاس متھرا میں ۴۸ برس کی عمر سے بھی زیادہ دیر تک شاگردی کرتے رہے تھے۔ گوروکے گھر میں طالب علم ۲۵ برس سے لیکر ۴۸ سال کی عمر کے ہونگے۔ تو پھر وید منتر کے فرمان پر عمل کرنا گورو کی عورت تو ایک طرف خود گورو کے لئے بھی بڑا مشکل ہے۔ ایک منتر اور لیجئے:

"نابھرتے سے۔ جنیم۔ دگیانم۔ پاپورسے۔ یجیتی۔ رہبست۔ آنند۔ نندا وا۔ انڈو و ہے۔ بھگا۔ سوبھاگیم۔ لپا۔ جنگا۔ بھیام۔ پہ بھیام۔ دھر سواکی۔ بشی۔ راجا۔ پرتشٹھتا (یجروید ۲۰/۵)

سوامی دیانند فرماتے ہیں۔ کہ اس منتر میں راجہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنی رعایا کے سامنے یہ اعلان کرے کہ

"اے رعایا من، مے خواہم کہ ناف من و دل من و علم من۔ و کون من و فرج من و کیسہ انثی و بیضتین من۔ و کیر من کہ باعث لذت جماع ست این ہمہ اشیاء باعث شادمانی من باشند۔ و میخواہم کہ ساق من و پاے من باعث قیام من باشند۔ و من راجہ شما بودہ بہ عدل و انصاف حکومت بکنم"

راجہ کی طرف سے رعایا کے سامنے ویدوں نے جس اعلان کی ہدایت کی ہو وہ نہایت فصیح و بلیغ ہے

مگر یہ اسی منتر سے معلوم ہوتا ہے کہ ویدوں کے زمانہ میں راجاؤں کے جسم میں بھگ بھی ہوا کرتی تھی راجاؤں کے راجہ یعنی مہاراجہ اندر کے بارے میں پرانوں میں کتھا آتی ہے کہ جب اس نے گوتم کی بیوی اہلیہ سے زنا کیا۔ تو رشی کی بد دعا سے اندر کے جسم میں ہزار بھگ پیدا ہو گئی تھی۔ ممکن ہے۔ پرانوں کے اندر کے جسم میں ہزار بھگ نمودار ہونے کی کہانی وید کے اسی منتر سے اخذ کی گئی ہو۔ مگر اس بات کا تاریخی ثبوت ملنا نہایت مشکل ہے کہ راجہ کی ہزار بھگ گھٹتے گھٹتے آخر کار کس زمانہ میں صرف ایک بھگ رہ گئی اور پھر آج کل کے زمانہ میں وہ بھگ بھی کیوں روپوش ہو گئی۔ بہر کیف کچھ ہی ہو سوامی دیانند نے اس چیتان کا کوئی حل نہیں بتایا۔

دوسرا منتر لیجئے:۔

"پرچھیامی۔ توام۔ پرم۔ انتم۔ پرتھویا۔ پرچھیامی۔ تیر۔ بھوانسیہ نابھی پرچھیامی۔ توآ۔ درشنہ۔ اشواسیہ۔ رتیہ۔ رگوید منڈل پہلا ۲۲۔ ۱۶۴۔ ۳۴ سوامی دیانند ترجمہ کرتے ہیں۔

"اے عالم! من از تو مے پرسم کہ کنارہ زمین کجاست؟ راز تو می پرسم کہ مرکز ہمہ اجرام فلکی کجاست؟ از تو مے پرسم کہ آن کیست کہ انزال منی او ہمچو انزال فرس است کہ باران منی میکند"

سوامی دیانند فرماتے ہیں کہ محققین کو چاہیئے کہ وہ اسی قسم کے سوالات عالموں سے پوچھتے رہا کریں۔ رگوید کے دوسرے منتر میں ان تمام سوالوں کا جواب دیتے ہوئے آخری سوال کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ ایسا بارش کنندہ سورج ہے۔ مگر رگوید میں اس سے پہلے ہی منتر میں سورج دیوتا نے منیھ برسانے کا جو کام کیا ہے۔ اس سے سوامی دیانند بھی چکرا گیا ہے۔ چنانچہ اس سے پہلا منتر یہ ہے:۔

"دیوؤ۔ راے۔ بنا۔ جنتا۔ نابھر تر۔ بندھرے۔ ماتا۔ پرتھوی۔ مہیم اتا نیو۔ چمبو۔ یونی انتر منترا۔ بتا دوہتر گربھم۔ ادہات" رگوید منڈل پہلا ۲۲۔ ۱۶۴۔ ۳۳۔

رگوید آدی بھاش بھومکا میں اس وید منتر کا ترجمہ کرتے ہوئے سوامی دیانند نہایت پریشان ہوا ہے۔ آخر کار وہ یہ ترجمہ کرتا ہے:۔

"روشنی (سورج) میرا پتا یعنی محافظ ہے۔ اس سے تمام کاروبار انجام پاتے ہیں۔ یہاں سورج اور زمین کا باہمی تعلق ہے۔ زمین ماتا یعنی جائے قیام ہے زمین اور سورج یا زمین اور بادل چادر

چھت اور چاندنی دو بالمقابل کھڑی ہوئی نوجوان سے مشابہ ہیں ۔ بادل جو بمنزلہ باپ ہے بیٹی جو بمنزلہ دختر ہے ۔ اب بار ان کی صورت میں حمل کو قائم کرتا ہے رگوید منڈل سوکت ۳۲ منتر ۳۳ ۔ سوتا یعنی سورج کو پرجاپتی کہتے ہیں اور صبح کی شفق اس کی دختر کی مثال ہو ۔ کیونکہ جو شے کسی سے پیدا ہوتی ہو ۔ وہ اسکی اولاد کی مثال ہوتی ہے اور وہ خود بمنزلہ اس کے باپ کے ہوتا ہو ۔ وہ باپ یعنی سورج اوشا یعنی سرخی نما شفق ہوتا جو بمنزلہ اس کی دختر کے ہے ۔ کمال سرعت اپنی کرنون سے ملاپ کرتا ہوا اور اسی طرح شفق میں سورج کے حلول کرنے سے سورج کا روشنی یا دن جو بمنزلہ اسکے فرزند کے ہے ۔ پیدا ہوتا ہے ۔ اس فرزند یعنی روشنی یا دن کی مان اوشا (شفق) اور باپ سورج ہو گویا اوشا کے بطن سے جو سورج کی دختر کی بمنزلہ ہے ۔ سورج کی صورت نطفہ سے فرزند یعنی دن پیدا ہوتا ہے ۔ علی الصباح یعنی پانچ گھڑی رات رہتے سورج کے برآمد ہونے سے پیشتر کسی قدر سرخی نمایان ہو جاتی ہو ۔ اسے اوشا (شفق) کہتے ہین ۔ اسوقت باپ (سورج) اور بیٹی (شفق) کے وصل سے خوشنما روشنی مثل فرزند پیدا ہوتی ہے جس طرح مان باپ سے اولاد پیدا ہوتی ہے ۔ اسیطرح یہان بھی سمجھنا چاہئے ۔ اتیریہ برہمن ۔ پنچکا ۳ ۔ کنڈکا ۳۳ ۔ ۳۴

(۲) بادل اور زمین کا بھی باپ بیٹی کا تعلق ہے ۔ کیونکہ بادل یعنی پانی سے زمین کی پیدائش ہوتی ہے ۔ اس لئے زمین بمنزلہ اس کی دختر کے ہے بادل اسمین باران صورت نطفہ ڈالتا ہے ۔ پانی پڑنے سے زمین بار آور ہوتی ہے اور اس سے نباتات وغیرہ بمنزلہ اولاد پیدا ہوتی ہے ۔ نرکت ادھیائے ۴ ۔ کھنڈ (۲۱) اسی طرح رگوید کا ایک دوسرا منتر بھی ہے :-

شاسد ۔ دہی تا ۔ دوہتر نپنیم ۔ کا دی ۔ وددان ۔ رتسیہ ۔ دی دہی ۔ تم سپرئنا ۔ پتا یتر دوہتو ۔ سیکم ۔ رنجین ۔ سم شگمین ۔ منسا ۔ دوہنوے ۔ رگوید منڈل (۳۱)

اس منتر مین سوامی دیانند نے "پتا دہی تا دوہتر سیکم" کا ترجمہ "باپ ۔ دوہن کرنے والا بیٹی کے سینچن کر گیا ہے ۔ اس منتر کی تشریح اوپر والے منتر کی تشریح مین موجود ہو ۔ سوامی دیانند نے رگوید کے اس منتر کی تائید مین یہ ثبوت بہم پہونچایا ہے کہ نہ صرف رگوید مین ہی بلکہ نرکت اور ساتھ ریہ برہمن مین بھی باپ اور بیٹی کے تعلقات کا قصہ موجود ہو ۔ جب یہ حالت ہو تو ہم نہین جانتے کہ سوامی دیانند جی گرنتھون کے اس قصہ کو کہ برہما نے اپنی بیٹی کے ساتھ زنا کیا ۔ کیون غیر مستند قرار دیتے ہین ۔

آگے چلکر سوامی دیانند نے رگوید کا یہ منتر پیش کیا ہے کہ :-

انیم ۔ اچھسو ۔ سو بھگے ۔ پتیم ۔ مت رگوید منڈل ۱۰ ۔ ۱۰ ۔ ۱۰

سوامی دیانند اس کی تشریح بدین الفاظ کرتے ہین :-

"جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو تب اپنی عورت کو اجازت دے کہ اے نیک بخت اولاد کی خواہش کرنے والی تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر کیونکہ اب مجھ سے تو اولاد نہین ہو سکیگی ۔ تب عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ کر کے اولاد پیدا کرے ۔ لیکن اس بیاہے عالی حوصلہ خاوند کی خدمت مین کمر بستہ رہے ۔ ویسے ہی عورت بھی جب بیاری وغیرہ مین پھنسکر اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو تب اپنے خاوند کو اجازت دے کہ اے مالک آپ کی اولاد کی اُمید مجھ سے چھوڑ کر کسی دوسری بیوہ عورت سے اولاد پیدا کیجئے جیسے پانڈو راجہ کی عورت کنتی اور مادری وغیرہ نے کیا اور جیسا و یاس جی نے چترانگد اور وچتر ویرج کے مرجانے پر اپنے بھائیون کی عورتون سے نیوگ کر کے امبکا امبالیسے دھرت راشٹر اور امبالیکا سے پانڈو اور داسی سے دورکو پیدا کیا اس قسم کے تاریخی واقعات بھی اس بارہ مین ثبوت ہین ۔ ستیارتھ صفحہ ۱۳۳

سوامی دیانند کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ نیوگ کا مسئلہ اتنا ہی پرانا ہے جتنا کہ وطی الفرس کا مسئلہ وہ اسکے ثبوت مین یہ منتر بھی پیش کرتے ہین ۔

سوماپر تھمو ودے ۔ گندھرو ود ۔ وودے ۔ اترا ۔ ترتیوا ۔ کنشٹے ۔ پتی تورلیستے ۔ نش ۔ جا رگوید ۱۰ ۔ ۸۵ ۔ ۴۰ ۔

رگوید کے اس منتر سے سوامی دیانند یہ ثابت کرتے ہین کہ عورت کو گیارہ مردون سے نیوگ کرنے کی اجازت ویدون نے دی ہے ۔ پھر وہ اسی رگوید کا یہ منتر بھی دیتے ہین ۔

امام ۔ توام ۔ اندرا ۔ میرڈوا ۔ سپترام ۔ سوبھگم ۔ کرنو وشا سیام ۔ پترانام سندھی ۔ پتی میکا دشم کردھی ۔ رگوید ۱۰ ۔ ۸۵ ۔ ۴۵

اس منتر سے سوامی دیانند یہ ثابت کرتے ہین کہ شادی اور نیوگ کے ذریعہ عورت اور مرد کو دس دس اولاد پیدا کرنے کی اجازت ہے مگر کیا اور کس طرح ؟ سوامی دیانند فرماتے ہین ۔

۱ ۔ اگر شادی شدہ مرد دھرم کی خاطر غیر ملک مین گیا ہو تو بیاہی عورت ۸ برس اگر علم و نیک نامی

کے لئے گیا ہو۔ تو چھہ برس۔ اور دولت کمانے کے لئے گیا ہو۔ تو تین برس تک انتظار کر کے نیوگ کے ذریعہ اولاد پیدا کرے جب شادی شدہ خاوند واپس آوے تب نیوگ شدہ خاوند سے قطع تعلق ہو جائے ویسی ہی مرد کے لئے بھی قاعدہ ہے۔

۲۔ عورت بانجھ ہو تو آٹھوین برس اولاد ہو کر مر جائے تو دسوین برس جب جب اولاد ہو تب تب لڑکیاں ہی ہون۔ لڑکے نہ ہون۔ تو گیارھوین برس اور جو بد کلام بولنے والی ہو۔ تو جلدی ہی اس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کرے۔

۳۔ اسی طرح اگر مرد نہایت تکلیف دہندہ ہو۔ تو عورت کو چاہیئے اسکو چھوڑ کر دوسرے مرد سے نیوگ کر اولاد پیدا کر کے اس بیاہے خاوند کی وارث کرے۔

۴۔ اگر حاملہ عورت سے ایک سال کے عرصہ مین مرد سے یا دائم المریض مرد کی عورت سے رہا نہ جائے۔ اور اسکا عالم شباب ہو تو کسی سے نیوگ کر کے اس کے لئے اولاد پیدا کر دے۔

ستیارتھ پرکاش صہ ۱۳۸

نیوگ کا مسئلہ خود سوامی دیانند کو ہی زنا کاری سا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ خود ہی اس پر سوال و جواب کرتے ہین :۔

سوال۔ یہ نیوگ کی بات زنا کاری کی مانند معلوم ہوتی ہے۔

جواب۔ جیسا قواعد کے مطابق بیاہ ہونے پر زنا کاری نہین کہلاتی اسی طرح قاعدہ کے مطابق نیوگ ہونے پر زنا کاری نہین کہی جاویگی۔

سوال۔ ہے تو ٹھیک لیکن یہ رنڈی بازی کا سا کام نظر آتا ہے۔

جواب۔ رنڈی بازی مین کوئی مقررہ آدمی یا مقررہ قاعدہ نہین ہوا کرتا۔ مگر نیوگ مین بیاہ کی مانند قواعد ہین۔

سوال۔ ہم کو نیوگ کی بات مین گناہ معلوم ہوتا ہے۔

جواب۔ گناہ تو نیوگ کے روکنے مین ہے۔ کیونکہ ایشور کے قواعد کے مطابق مرد عورت کا فطرتی عمل رک ہی نہین سکتا بجز تارک الدنیا عالم باکمال اور جوگیون کے۔

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۳۲ - ۱۳۳ -

سوامی دیانند کی مذکورۂ بالا تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ نیوگ کا مسئلہ مرد اور عورت کے فطرتی عمل کو جاری رکھنے کے لئے ہے اور کہ نیوگ نہ کرنا گناہ ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں نیوگ پر عمل کرنا بڑا پن یا ثواب یا دھرم کا کام ہے۔ یہی وام مارگیوں کا خیال ہے کہ سمبھوگ درشنان مکتی۔ مگر اسطرح در بدر خراب ہونے کی نسبت یہ کیوں نہ کیا جاوے کہ حالات وضروریات کے مطابق عقد ثانی اور طلاق پر عمل کیا جاوے۔ سوامی دیانند اسکو نہیں مانتے وہ فرماتے ہیں کہ:-

"عقد ثانی نہیں ہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ عقد ثانی سے عورت اور مرد میں محبت کم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب چاہے تب مرد کو عورت اور عورت کو مرد چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ تعلق کر لینگے دوسرے جب عورت اپنے خاوند کے مرنے پر یا مرد اپنی عورت کے مرنے پر دوسرا بیاہ کرنا چاہیں۔ تب پہلی عورت کی یا پہلے خاوند کی جائداد کو اڑا لیجائینگے۔ تیسرے بہت سے اپنے خاوندوں کا نام ونشان مٹکر ان کی جائداد برباد ہو جائیگی چوتھے پتی برت اور استری برت دھرم برباد ہو جائینگے۔ ستیارتھ پرکاش صہ ۱۳۰

عقد ثانی سے پتی برت اور استری برت دھرم کو ناش ہو جانے سے بچانے کے لئے سوامی دیانند شادی شدہ عورت کو اجازت دیتے ہیں۔ کہ اے نیک بخت چونکہ تو پتی برتا یعنی عفت پسند ہے۔ اس لئے ہم بستر ہونے کے بعد فوراً اپنے بیاہتا عالی حوصلہ خاوند کی خدمت میں چلی آنا۔ مگر سوامی دیانند یہ بھی فرماتے ہیں:-

"ایک نیوگ میں دوسرے لڑکے کے حمل رہنے تک نیوگ کی حد ہے۔ اس لئے پیچھے صحبت نہ کریں۔ حاصل کلام مذکورہ بالا طریقہ سے دس اولاد تک ہوتے ہیں پیچھے شہوت پرستی سمجھی جاتی ہے" صہ ۱۳۷

گویا جب تک ایک عورت غیر مردوں سے دس بچے نہ پیدا کرلیں۔ تب تک وہ برابر نیوگ کر سکتے ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اتنی اولاد صرف ۱۱ گھروں کی دریوزہ گری سے مل جائیگی ممکن ہے ان کو اسسے بھی زیادہ دروازوں پہ دستک دینی پڑے اور سیکڑوں ہزاروں تک پہنچنا پڑے اس صورت میں وام مارگیوں کے اصول "سمبھوگ درشنان مکتی" اور نیوگ میں مطلق کوئی فرق نہیں رہتا جس طرح وام مارگی اپنی ذات برادری یا ہم مشربوں کے ساتھ ایک جگہ جمع ہو کر وام مارگ کے مقررہ قواعد کے مطابق بدفعلی کرتے ہیں اسی طرح نیوگ کے متعلق بھی سوامی دیانند فرماتے ہیں۔

"جب عورت و مرد کا نیوگ ہوتا ہو۔ تب اپنے خاندان میں مرد و عورتوں کے سامنے ظاہر کریں کہ ہم دونوں اولاد پیدا کرنے کی خاطر نیوگ کرتے ہیں۔ جب نیوگ کا مدعا پورا ہو جائیگا۔ تب ہمارا قطع تعلق ہوگا۔ اگر اسکے برخلاف کریں تو گنہگار اور ذات برادری یا راجہ کی سزا کے مستوجب ہوں مہینے میں ایکبار استقرار حمل کا کام کرینگے"

ستیارتھ صفحہ ١٢٣

نیوگ کا مدعا بچے پیدا کرانا ہی۔ اگر بچے پیدا ہونے سے پیشتر یہ تعلق توڑ دیا جائے تو وہ گنہگار اور ذات برادری اور راجہ کی سزا کے مستوجب ہونگے اس ناجائز تعلق کی مزید تشریح سوامی دیانند یوں فرماتے ہیں۔

"نیوگ کی صورت میں عورت اس بیاہے خاوند کے گھر میں رہتی ہی اور نیوگ سے پیدا شدہ لڑکے ویریہ داتا کے نہ بیٹے کہلاتے ہیں نہ اسکا گوتر ہوتا ہی نہ اسکا اختیار ان لڑکوں پر رہتا ہے شادی شدہ مرد اور عورت کو باہم خدمت اور پرورش کرنی لازمی ہی۔ مگر نیوگ کرنے والے مرد اور عورت کا اس قسم کا کوئی تعلق نہیں رہتا بیاہی عورت مرد کا تعلق دونوں کی موت تک رہتا ہی۔ مگر نیوگ شدہ عورت مرد کا تعلق 'کارج' کے بعد چھوٹ جاتا ہی شادی شدہ مرد عورت اپنے گھر کے کاموں کو سرانجام دینے میں کوشش کرتے ہیں۔ مگر نیوگ شدہ مرد اور عورت اپنے اپنے گھر کے کام کرتے ہیں" ص ١٣١

سوامی دیانند کی مذکورہ بالا تحریر کا مطلب صاف ہی کہ نیوگ کی صورت میں مرد و عورت خواہ شادی شدہ ہوں۔ خواہ غیر شادی شدہ۔ گر ادھر "کارج" کیا ادھر وہ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ دام مارگیوں کی اصطلاح میں شراب کا نام "تیرتھ" اور زناکاری کا نام "تپسیا" ہے مگر یہ "کارج" کی اصطلاح سوامی دیانند کی اختراع ہی جسطرح دام مارگیوں نے اپنے ہر ایک قسم کے فسق و فجور کے لئے پرانے یا نئے ہندو گرنتھوں کی آڑ لی ہی ہے اسی طرح سوامی دیانند نے اس "کارج" کے لئے سب سے پرانی کتاب یعنی رگوید کا سہارا لیا ہے اور اسکا نام نیوگ رکھا ہے پرانے ہندو پنڈت مہیدھر کا چارج اور سوامی دیانند میں صرف اتنا سا فرق ہی کہ مہیدھر وطی الفرس ویدوں سے ثابت کرتا ہے مگر سوامی دیانند فرس کا کام ١١ آدمیوں سے لینا چاہتا ہے۔ حالات زمانہ کے مطابق گھوڑے کی طاقت کو آدمیوں کی طاقت میں تبدیل کر دیا گیا ہی نتیجہ وہی ہی جو مہیدھر نکالتا ہی۔ وطی الفرس میں خاوند اپنی عورت کو اجازت دیتا ہی کہ تو گھوڑے سے وطی کر نیوگ کی حالت میں خاوند اپنی عورت کو اجازت دیتا ہی کہ تو گیارہ غیر مردوں سے وطی کر۔ بس ویدوں کے متعلق پرانے ہندو پنڈت مہیدھر اور سوامی دیانند کی تحقیقات کا نتیجہ تقریباً یکساں ہی ویدوں کے ان پرانے اور نئے پہلوانوں کے دنگل کو دیکھکر ہم اس بات کی ہرگز ضرورت

محسوس نہیں کرتے کہ ہم اپنے یا اپنے بزرگوں کے فیصلہ پر کسی قسم کی نظرثانی کریں بلکہ ہم نہایت مضبوطی سے اسپر قائم ہیں کہ ہندو دیا ویدک دھرم کو ترک کر کے ہمارے آباؤ اجداد نے اپنی حق پسندی و خدا پرستی کا یہ ثبوت دیا ہے ہمارے ایسے بزرگوں پر آج کسی آریہ یا ہندو کا یہ الزام لگانا کہ وہ تلوار سے ڈر کر یا لالچ سے مسلمان ہوئے تھے صریحاً شرارت ہے

نویں فصل

گھی

ہمارے بزرگوں کے ننگ ناموس پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ انھوں نے تلوار کے ڈر سے یا لالچ سے ہندو یا ویدک دھرم کو ترک کر دیا تھا۔ ہم سے استدعا کی جاتی ہے کہ ہم اپنے بزرگوں کے فیصلے پر نظرثانی کریں۔ چنانچہ اس مقصد کی خاطر ہمارے سامنے ویدوں کے پرانے اور نئے مفسرین کا ڈھنگل بھی رچا گیا۔ مگر ہم دکھا چکے ہیں کہ اس ڈھنگل کو دیکھکر جب ہماری تسلی نہیں ہو سکتی تو ہمارے آباؤ اجداد جو ہم سے زیادہ عالم فاضل، خدا ترس اور حق پسند تھے اس قسم کی باتوں سے کیونکر صراط مستقیم کو اختیار کرنے سے رک سکتے تھے چنانچہ وہ ویدوں کو ترک کر کے حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ ہم خشک بحث کرتے کرتے تھک گئے۔ اب ہم ذرا گھی پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ اگر ویدوں کی اس تعلیم پر جو سوامی دیانند ہمارے سامنے پیش کرتا ہے عمل ہونے لگ جائے تو ہندوستان میں کسقدر اقتصادی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مثلاً سوامی دیانند فرماتے ہیں کہ۔

دھوایام۔ نیکت استد۔ گھرتواکتا۔ داگھ تولنشی۔ ایکم اتپادیت۔ پترم نہ دوکیتم کتھن چنا۔ منوسمرتی ۹ ۔ ۶۰ ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس ۱۸۷۵ء صفحہ ۱۵۳

منوسمرتی کے اس شلوک کا ترجمہ کرتے ہوئے سوامی دیانند لکھتے ہیں کہ:-

"عین آدھی رات کو تمام جسم پر گھی کا لیپ کر کے ایام ماہواری سے پاک شدہ بیوہ عورت کے ساتھ چپ چاپ صحبت کر کے ایک لڑکا پیدا کر دے دوسرا ہرگز نہ کرے کام تماشبینی کے طور پر نہ کرے۔

سوامی دیانند اور منو مہاراج دونوں ہی یہ ہدایت کرتے ہیں کہ نیوگ کرنے سے پیشتر تمام جسم پر گھی کی لیپ لینی چاہئے گھی کا لیپ کیوں کرنا چاہئے۔ اسپر وہ کوئی روشنی نہیں ڈالتے۔ سوامی دیانند نے اور مردوں اور عورتوں کی اقسام بتا دی ہیں کہ جنکو نیوگ کرنے کی اجازت ہے۔ مثلاً بیوگان بدکلام مرد یا بدکلام عورت

ڈریان بین پیدا کرنے والی عورت۔ یا [illegible] مرد کی عورت یا ام المؤمنین عورت کا شمار [illegible] کئے بڑے مرد [illegible] اور آپ دیکھیں [illegible] ہندو [illegible] کی آبادی ہیں۔ اگر ایسے مردوں اور عورتوں کی تعداد جتنا نیوگ کی ضرورت ہے ہم کم از کم [illegible] تسلیم کر لیں۔ اور سوامی دیانند کے فرمان کے مطابق میں ایک ایک بار بھی نیوگ کریں تو کم از کم [illegible] حساب سے ایک سال میں صرف نیوگ کی حاجت پوری کرنے کے لئے ۲۰ لاکھ من گھی خرچ ہوگا۔ کیونکہ [illegible] سوامی دیانند نے یہ بھی کہا ہے کہ صحبت کرنے سے پیشتر ہوم بھی کرنا چاہئے اس [illegible] کے لئے سوامی دیانند کے حساب کے مطابق ۴۴ آہوتیاں ہوتی ہیں ایک ایک آہوتی میں کم از کم ۶ ماشہ گھی فی کس ہوا ضروری ہے۔ بارہ دفعہ سال میں نیوگ کرنے کے لئے ۳ کروڑ مردوں اور عورتوں کو نیوگ کے علاوہ گربھادھان سنسکار کا ہوم کرنے کے لئے جس قدر گھی خرچ کرنا پڑیگا۔ اس کی مقدار ۱۴۱۲۲۵۰۰ لاکھ من ہوگی۔

ایسے نیوگ کے لئے گھی کا کل خرچ سالانہ ۲۵۰۰۰۰ × ۱۶۲۵۰۰ = ۴۱۲۵۰۰ ۴۲ لاکھ من ہوا۔
مگر سوامی دیانند نے آریوں کے لئے دونوں وقت ہوم یا اگنی ہوتر کرنا بھی لازمی قرار دیا ہے۔ چنانچہ سوامی دیانند سارا ج ستیارتھ پرکاش میں [illegible] لکھتے ہیں کہ۔

جو شخص صبح اور شام سندھیا اور اگنی ہوتر یا ہوم نہ کرے۔ ایسے لوگ [illegible] کا ان کو باہر نکال دیں اور شکر شودر کی مانند سمجھیں

ستیارتھ [illegible] ۱۲۵

اب دیکھنا چاہئے کہ اگنی ہوتر یا ہوم میں صبح اور شام کس قدر گھی جلانا ہوتا ہے۔ سوامی دیانند نے سنسکار ودھی میں روزمرہ کے دونوں وقت کے باقاعدہ ہوم کے لئے فی کس ۱۶ آہوتیاں بیان کی ہیں ہر ایک آہوتی کم سے کم چھ ماشہ کی اور زیادہ سے زیادہ ایک چھٹانک کی ہونی چاہئے۔ اگر کم سے کم چھ ماشہ فی آہوتی گھی بھی لیا جاوے تو روزانہ فی کس چھ چھٹانک گھی خرچ ہوا۔ آریوں اور ہندوؤں کی موجودہ آبادی ۲۴ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ اس میں سے اگر سنیاسیوں اور بچوں وغیرہ کو منہا کر دیا جائے تو ۲۰ کروڑ آدمی ایسے رہ جاتے ہیں جنکو ہر روز باقاعدہ ہوم کرنا چاہئے جس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ ۲۰ کروڑ ہندوؤں یا آریوں کو روزانہ دونوں وقت ہوم کرنے کے لئے ایک سال میں ۶۸ کروڑ من گھی خرچ کرنا پڑیگا۔ اسی پر بس نہیں۔ بلکہ سوامی دیانند نے سنسکار ودھی میں اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ آریوں کو ۱۶ سنسکار بھی کرنے چاہئیں۔ اگر ہم یہ مان لیں کہ ہندوؤں کی آبادی میں سے ۲۰ کروڑ آریہ ہندو سال میں کم از کم ایک سنسکار بھی کرتے ہیں اور فی سنسکار ۲ سیر گھی خرچ کریں

تو اس حساب سے ۴ کروڑ من سالانہ گھی سنسکارون پر خرچ ہوگا۔ اس کے علاوہ سوامی دیانند نے اس بات پر بھی خاص زور دیا ہو کہ عورت اور مرد جب جب بھی مجامعت کرین - انکو ہوم ضرور کرنا چاہیئے - اس ہوم مین کم از کم ۱۶ آہوتیان فی کس ہونی چاہیئن اگر ہم تسلیم کرلین کہ ۴ کروڑ ہندوؤن مین ۲۰ کروڑ شادی شدہ ہین اگر وہ سال بھر مین بارہ دفعہ بھی مجامعت کرین - تو اُن کو کم از کم ½ ۲۲ کروڑ من گھی سالانہ صرف اسی مقصد کے لیے جلانا پڑے گا سنسکار بدھی مین سوامی دیانند نے آگ مین جلانے کی سامگری کی فہرست دی ہے جس مین کستوری - کیسر - اگر تگر چندن الائچی - جائفل - جاوتری - دودھ - پھل - گھی - قند - اناج - چاول گیہون اور شکر - شہد - چھوارے - کشمش - گلو - بھات - کھچڑی - کھیر - لڈو - اور حلوہ کی ضرورت بتلائی ہے اس مین بھی گھی کی ضرورت پڑتی ہو اگر ۲ کروڑ آریون کی سامگری مین ۲ سیر سالانہ گھی فی کس لین تو ۱ کروڑ من گھی صرف سامگری ملانے مین لگ جائیگا پھر سوامی دیانند نے یہ بھی لکھا ہو کہ جب کوئی مرجائے تو جتنا اُسکا وزن ہوتا ہو اُسکو جلانے کے لئے گھی ڈالنا چاہیئے - بعض لالہ صاحبان دو دو تین تین من کے ہوتے ہین اور بعض کم وزن کے - اگر اوسط وزن ایک من بھی رکھا جاوے اور ۲۴ کروڑ کی آبادی مین شرح اموات ۴ فیصدی سالانہ ہو - تو اس حساب سے ۱ کروڑ من گھی سالانہ صرف مردون کے پھونکنے مین لگ جائیگا - اب ہم اس تمام گھی کی مقدار کو جمع کرتے ہین -

۱ - نیوگ سے پیشتر جسم پر لیپ کرنے کو لئے ...... ۲۲۵۰۰ لاکھ من
۲ - نیوگ سے پیشتر ہوم کرنے کے لئے ...... ۱۴۶۲۵۰۰ لاکھ من
۳ - دونون وقت ہوم کے لئے ...... ۶۷۵ کروڑ من
۴ - سنسکارون پر ہوم کے لئے ...... ۴ کروڑ من
۵ - مجامعت سے پیشتر ہوم کے لئے ...... ۲۲۵ کروڑ من
۶ - مردون کو جلانے کے لئے ...... ۱ کروڑ من
۷ - ہوم کی اشیا ترتیب کرنے کے لئے ...... ۱ کروڑ من
۸ - گھی کا سالانہ خرچ ...... ۱۰۵۶۴۱۲۵۰۰ ارب من

گویا ۲۴ کروڑ ہندوؤن مین سے صرف ۲۰ کروڑ ہندوؤن کو ویدک دھرم پر عمل کرنے کے لئے کم از کم ایک ارب ۵ کروڑ ۶۴ لاکھ ۱۲ ہزار ۵ سو من گھی سالانہ یا ۹ کروڑ ۸۰ لاکھ من گھی ماہوار یا تقریباً ۳۰ لاکھ من گھی روزانہ آگ مین جلانا پڑیگا - اگر آجکل کی شرح یعنی ۸۰ روپیہ فی من کے حساب سے اس کی قیمت لگائی جاوے تو ۲۴ کروڑ روپیہ روزانہ ہوتی ہو جسکا دوسرا مطلب یہ ہو کہ ۲۴ کروڑ ہندوؤن مین سے ہر ایک ہندو کو روز ایک روپیہ کے حساب سے آگ مین جلانے کے لئے گھی کی ضرورت ہو - ہمارے آریہ اور ہندو دوست مسلمانون کو تو یہ الزام دے رہے ہین - کہ چونکہ یہ لوگ گائے وغیرہ دودھ دینے والے حیوانون کا گوشت کھاتے ہین - اس لئے ان جانورون کے کم ہو جانے

گھی جھٹکا [illegible] ہندوستان میں آریہ
سماج نے ویدوں [illegible] شروع کیا ہے تب سے گھی [illegible] غضب
[illegible] یہ لوگ انھوں میں گھی لیپ کرنے میں ضائع کر دینا [illegible]
ہو کہ اگر آریہ سماج نے [illegible]
میں گھی کہیں سونگھنے کو بھی نہیں ملیگا سب لیپ کے منہ الجھائیگا یا آگ کی نذر ہو جائیگا [illegible] ویدک
دھرم کے متعلق وہ ہمارے بزرگوں پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ انھوں نے لوبھ اور لالچ سے اس کو
چھوڑ دیا تھا مگر ہم کہتے ہیں کہ جیسے اس دھرم کے یہ تمام مسائل بیہودہ ہیں ویسے ہی آریہ سماجیوں کی طرف
سے ہمارے آباو اجداد پر لگائے گئے الزامات بھی بیہودہ ہیں۔

دسویں فصل

معیار صداقت

ہمارے آباؤ اجداد نے ہندو یا ویدک دھرم کو کیوں ترک کیا تھا۔ اس کا [illegible] جواب ہم دے چکے
ہیں۔ اب ہم اس بات پر بحث کرینگے کہ سوامی دیانند جنہوں نے اپنی تمام عمر ویدوں کے پرچار کی دہائی دیتے
دیتے ختم کر ڈالی کیا وہ خود بھی ویدوں کی صداقت کے قائل تھے یا نہیں؟ یا انھوں نے صرف مسلمانوں اور
عیسائیوں کے ساتھ مباحثہ کی نیت سے ہی تو ویدوں کی آڑ انہوں نے رکھی تھی۔ حالانکہ درحقیقت وہ ان کی صداقت
کے قائل نہ ہوں۔ اس لئے کہ سوامی دیانند کے نزدیک مخالف کو شکست دینے کی نیت سے کسی قسم کے غلط عقیدہ
یا ریاکاری سے کام لے لینا نہ صرف یہی نہیں کہ معیوب نہیں۔ بلکہ بہت اچھی بات ہے۔ چنانچہ سوامی دیانند لکھتے ہیں
"اگر روح اور خدا کی ایکتا اور جگت کے متھیا ہونیکا خیال شنکر اچاریہ کا ذاتی عقیدہ تھا تو یہ اچھا عقیدہ
نہیں۔ اور اگر انھوں نے مذہب کی تردید کے لئے اس عقیدہ کو اختیار کر لیا ہو تو کچھ اچھا ہے۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۲۹
مطلب صاف ہے کہ مخالف کو میدان مباحثہ میں شکست دینے کیلئے سوامی دیانند کے نزدیک غلط عقیدہ
یا ریاکاری سے کام لے لینا کوئی بری بات نہیں۔ بلکہ عمدہ بات ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ تعجب نہیں کہ مسلمانوں یا عیسائیوں

کے ساتھ مباحثہ کی غرض سے سوامی دیانند نے محض ریاکارانہ طور پر ویدوں کی آڑ لے رکھی ہو۔ اور وہ خود ان کی صداقت کے قائل نہ ہوں۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ جس معیار پر وہ قرآن مجید کو رکھ کر پرکھتے ہیں جب اسی معیار پر ویدوں کی جانچ پڑتال کرنے سے وید بدترین کتب ثابت ہوتے ہیں تو وہ ان کو کیونکر کلام الٰہی مان سکتے ہیں۔ چنانچہ ستیارتھ پرکاش کے ۱۴ ویں باب میں سوامی دیانند قرآن مجید پر نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

(۱) جس کتاب کی یہ تعلیم ہو کہ جو تمہارے مذہب کو نہیں مانتے۔ انکو قتل کر ڈالو خدا کر ماننے میں سوائے نقصان کے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ ان کا نہ ہونا اچھا ہے۔ صفحہ ۵۸۵

یہ سوامی دیانند کا پیش کردہ معیار ہے۔ اب اسی معیار پر وید کے احکام کو پرکھنا چاہیئے۔ وید میں لکھا ہے "اے راج پرش! آپ دھرم کے مخالف دشمنوں کو آگ میں جلا ڈالیں۔ اے سیاہ و جلال والے پرش! وہ جو ہمارے دشمنوں کو حوصلہ دیتا ہے۔ آپ اسکو الٹا لٹکا کر خشک لکڑی کی طرح جلائیں" (یجر وید ۱۳/۱۲)

چونکہ وید کے مذکورہ بالا حکم میں دھرم کے مخالفوں کو زندہ آگ میں جلا ڈالنے کی تعلیم ہے۔ اس لئے سوامی دیانند کے خود پیش کردہ معیار کے مطابق یہ تعلیم تو کنوئیں میں ڈالنے کے لائق ہے۔ اور سوامی دیانند کے اپنے ہی الفاظ میں ایسی کتاب اور اس کتاب کے خدا کو ماننے میں سوائے نقصان کے کچھ فائدہ نہیں ہے۔

(۲) سوامی دیانند نے لکھا ہے کہ یہ سخت بے شرمی کی بات ہے۔ کہ ایک طرف تو دشمن پائی جاوے ڈاکے مارے جائیں۔ اور دوسری طرف یہ کہا جاوے کہ یہ خدا کی تعلیم ہے جس مذہب میں ایسی تعلیم ہو۔ اسکو ترک کر دینا چاہیئے۔ سوامی دیانند کے مذکورہ بالا معیار پر ویدوں کی تعلیم کو پرکھ کر دیکھنا چاہیئے وید میں لکھا ہے"

"اے تیج دھاری دردان پرش! آپ تیر رو دشمن کے کھانے پینے یا دیگر کام کاج کے مقامات کو اچھی طرح اجاڑیں اور ان کو اپنی تمام طاقت سے ماریں" (یجر وید ۱۳/۱۱)

چونکہ مذکورہ بالا وید منتر میں جسکا کہ سوامی دیانند نے خود ہی ترجمہ کیا ہے۔ دشمنوں کے کھیتوں کو اجاڑنے اور انکے گاؤں کو لوٹنے کا حکم ہے۔ اسلئے بقول سوامی دیانند یہ سخت شرم کی بات ہے کہ ایسی تعلیم کو خدا کی طرف منسوب کیا جائے ہمارے آریہ اور ہندو دوستوں کو بھی چاہیئے کہ ویدک دھرم کو ترک کر دیں۔

(۳) سوامی دیانند کا ستیارتھ ہے کہ "جس طرح دوسرے لوگ اگر تم سے دشمنی کریں تو وہ تم کو [illegible]

اسیطرح اگر تم ان سے دشمنی کروگے تو تم ان کو برے لگوگے پس دشمنی کی بنا پر دوسرون کو قتل کرنا اور اپنے آپ کو دشمنی سے ازمنہ رکھنا مولوی لوگون کا کام ہے کیونکہ یہ سخت طرفداری اور خود غرضی کی بات ہے صفحہ ۲۱۳

مگر وید اس کے بارے مین کیا کہتا ہے لکھا ہے۔

"سب ایذا رسان شخص کی ہم لوگ مذمت کرتے ہین۔ جو ایذا دینے والا ہم سے دشمنی کرتا ہے اسکو ہم شیر وغیرہ کے منھ مین ڈالدین" (یجروید ۱۵/۱۵)

مذکورہ بالا وید منتر بقول سوامی دیانند اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ اگر ہم کسی سے دشمنی کرین تو وہ شخص شیر کے منھ مین ڈالا جاوے۔ اور اگر وہ شخص ہم سے دشمنی کرے تو وہ بھی اسی شیر کے منھ مین ڈالا جاوے گویا دونون صورتون مین اسی کو ملزم گردانا گیا ہے پس بقول سوامی دیانند یہ سخت موذی پن ہے کیونکہ اسمین سخت طرفداری اور خود غرضی پائی جاتی ہے۔ پس بقول سوامی دیانند وید محض خود غرض لوگون کی تعلیم ہے خدا کا اسمین کوئی دخل نہین ہے۔

(۴) سوامی دیانند کا سدھانت ہے کہ جسطرح تم دوسرون کو دشٹ اور کافر کہتے ہو اسی طرح وہ تم کو دشٹ اور کافر کہتے ہین۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ان کو قتل کیا جاوے اور تم کو چھوڑ دیا جائے جس کتاب مین ایسی تعلیم ہو۔ وہ خدا کی کتاب نہین ہو سکتی۔ مگر وید مین لکھا ہے۔

"جس دشٹ سے ہم لوگ دشمنی کرین۔ یا جو دشٹ ہم سے دشمنی کرے ہم اسکو ان ہواؤن سے ہلاک کرین" (یجروید ۱۵/۱۶)

سوامی دیانند کے مذکورہ بالا سدھانت کے مطابق وید کسی صورت مین بھی خدا کا کلام نہین ہو سکتا۔ کیونکہ اسمین دشمنی کرنے والے دونون ہین۔ مگر ایک کو تو ہلاک کرنے کی تعلیم ہے اور دوسرے کو جو دشمنی کرتا ہے۔ ہلاک کرنیکی کوئی تعلیم نہین ہے محض انسانی دماغ کی اختراع ہے پس بقول سوامی دیانند یہ بات چھوڑنے کے قابل ہے

(۵) سوامی دیانند نے لکھا ہے۔ کہ جو لوگ بے گناہون کو مارتے غدر مچاتے اور دوسرون سے دشمنی کرتے ہین۔ وہ سخت موذی ہین۔ اور کہ جس کتاب مین اس قسم کی تعلیم ہو۔ وہ کتاب جاہلون کی کتاب سمجھنی چاہیئے مگر وید مین لکھا ہے۔

"ہم لوگ جس سے دشمنی کرین۔ اور جو ہم سے دشمنی کرے۔ اسکو ہم شیر وغیرہ کے منھ مین ڈالدین ایسے ہم اسکو شیر کے منھ مین ڈالدے" (یجروید ۱۳/۱۳)

"ہم لوگ جس دشمن سے دویش کرین۔ یا جو ہم سے دویش کرے اسکو ہم لوگ خونخوار جانورون کے منھ مین ڈالدین" (یجروید ۱۹/۱۵)

"جسسے ہم لوگ نفرت کرتے ہین۔ یا جو ہمکو ناراض کرتے ہین یا جو ہم کو دکھ دیتے ہین ان کو ہم ان ہواؤن کے منھ مین ڈال کر اسطرح دکھ دین جسطرح بلی کے منھ مین چوہا" (یجروید ۶۵-۶۶/۱۲)

ان تین منترون مین متواتر اس بات کا ذکر آیا ہو کہ جن لوگون سے تم نفرت کرتے ہو یا جن لوگون سے تم ناراض ہو یا جو لوگ تمھاری تکلیف کا موجب ہین ان کو اسطرح تڑپا کر مارو جسطرح بلی چوہے کو مارتی ہو اگرچہ پیچھے دکھایا جاچکا ہو کہ ویدمین ان کو الٹا کر کے زندہ آگ مین جلاؤ۔ اسلئے کی سزا بھی تجویز کی گئی ہو مگر چوہے کی طرح تڑپا کر مارنا بے رحمی اور سنگدلی کی انتہا ہو جس کتاب مین اس قسم کی تعلیم ہو۔ وہ کتاب بقول سوامی دیانند انسان کی روح مثل حیوان کے بنا۔ امن مین خلل ڈال فساد مچا۔ انسانون مین نااتفاقی پھیلا ہمکو تکلیف بڑھانے والی ثابت ہوتی ہو۔ اور بقول سوامی دیانند ایسی کتاب نہ خدا کی بنائی ہوئی ہوسکتی ہے نہ کسی عالم کی۔

(۶) دشمنون کے ساتھ جس بیرحمی کا سلوک کرنے کی ویدمین تعلیم دی گئی ہو وہ اپنی نظیر آپ ہی ہو علاوہ ازین دشمنون کے گاؤن کو جلا کر خاک سیاہ کردینے کی ویدمین جابجا تعلیم دی گئی ہو چنانچہ خود سوامی دیانند ایک منتر کا بدین الفاظ ترجمہ کرتا ہے۔

"اے طاقتور اور روشن ضمیر عالم انسان! جس طرح ہم لوگ کھوٹے سوبھاؤ والون کے گاؤن کو آگ کی مانند مارنے والے تجھ خوب صورت اوروان کو سب طرح سے دھارن کرین۔ اسی طرح تو ہمکو دھارن کر" (یجروید ۲۶/۱۱)

"اے راجہ جس طرح حفاظت کرنیوالی عالم کا نیک شاگرد سکھ دینے والی آگ وغیرہ پدارتھون کو حاصل کرکے ویدون کے علم کو جاننے والا ہو کر دشمنون کو مارنیوالا اور دشمنون کے گاؤن کو تباہ کر کے آپ کے جاہ وحشمت کو دوبالا کرتا ہو۔ اسی طرح دیگر ودوان لوگ بھی آپ کو ودیا اور دولت سے ترقی دین" (یجروید ۳۳/۱۱)

مذکورۂ بالا وید منترون سے صاف ظاہر ہو کہ کس طرح دشمنون کے گاؤن کو آگ لگانے اور ان کے تباہ کرنے کے کام کو "روشن ضمیر انسان" اور ویدون کے عالمون کا فرض منصبی قرار دیا گیا ہو سوامی دیانند نے قرآن اور بائبل پر نکتہ چینی کرتے ہوئے جابجا اپنے اصول کا بدین الفاظ اظہار کیا ہو کہ جس کتاب مین اس قسم

کی تعلیم ہو۔ وہ عالموں کی کتاب نہیں ہوسکتی بلکہ اسکو وحشیوں کی کتاب کہنی چاہیئے سوامی جی کی اس کسوٹی پر پرکھنے سے اس بات کا افسوس سے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ وید بھی عالموں کی کتاب ثابت نہیں ہوتے بلکہ وہ وحشیوں کے ہی گیت ثابت ہوتے ہیں۔

(۷) سوامی دیانند نے فرمایا ہے کہ جو کتاب یہ تعلیم دیتی ہو کہ بدکرداروں یا کافروں کی گردن کاٹو۔ انکو تکلیف دو۔ اور اس کام میں ان کا ساتھ دیکر مدد کرنا چاہیئے تو وہ کتاب خدا کی ہوسکتی ہے نہ ایسا خدا ہوسکتا ہے کیونکہ یہ سب امر کتاب کے مصنف کا فریب سمجھنا چاہیئے (ص ۵۹۱) اب دیکھنا چاہیئے کہ آیا وید اس اصول کے مطابق خدا کی کتاب ہوسکتا ہے یا نہیں چنانچہ لکھا ہے۔

"اے انسان! جس طرح میں بدکرداروں کی گردن کاٹتا ہوں ویسے تو بھی کاٹ (یجروید ۲۲)"

سوامی دیانند کے خود ساختہ معیار کے مطابق جس وید میں اس قسم کی تعلیم ہو کہ جس کو ویدوں کو ماننے والے بدکردار ہونے کا فتویٰ دیں اسکی ہی گردن کاٹ دیجائے خواہ در اصل وہ بدکردار نہ بھی ہو وہ کتاب کسی صورت میں بھی خدا کی کتاب نہیں ہوسکتی پس بقول سوامی دیانند وید خدا کی کتاب نہیں ہے بلکہ یہ انکے مصنفوں کا ہی فریب معلوم ہوتا ہے۔

(۸) ایسے لوگوں کو جو ہماری کسی ناجائز حرکت سے ہم سے ناراض ہو جاتے ہوں کیا سزا ملنی چاہیئے۔ اسکے متعلق وید میں لکھا ہے۔ "جو دشمن ہم لوگوں سے مخالفت کرتا ہے۔ یا جس دشمن سے ہم لوگ مخالفت کرتے ہیں۔ اس بدکردار دشمن کو مضبوط زنجیروں سے جکڑ دو اور اسکو ان زنجیروں سے کبھی مت چھوڑو (یجروید ۲۵)"

گویا اسکو ہمیشہ کے لئے قید میں مرنے دیا جائے خواہ وہ ہم سے دشمنی نہ بھی کرتا ہو اور ہمارا بہی خواہ ہو مگر چونکہ ہم اس سے دشمنی کرتے ہیں اسلئے اسکو قید کردو۔ یہ محض انصاف کا خون کرنا ہے۔

(۹) اور پھر اسیر قیدیوں کے ساتھ قید خانہ کی کوٹھری میں کیا سلوک کرنا چاہیئے اسکا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے "اے وحشی انسان! تو کبھی بھی ہدایت کی روشنی حاصل نہ کرسکے تیرا آنند دینے والا علم کا رہن تجھے کبھی بھی آنند دے" (یجروید ۲۶)

موجودہ گورنمنٹوں کا قاعدہ ہے کہ وہ قیدیوں کی تعلیم و تربیت کا بھی انتظام کرتی ہیں اور انکو سدھارنے کی کوشش کرتی ہیں۔ مگر وید یہ کہتا ہے کہ ایسے قیدیوں کو جنکو ہمنے اس لئے عمر قید کی سزا دی ہے کیونکہ ہم ان سے ناراض ہوگئے ہیں کبھی ہدایت کی روشنی نصیب نہ ہو۔ اور وہ ہمیشہ علم سے محروم رہیں۔ بلکہ اپنا پہلا لکھا پڑھا بھی بھول جائیں

ایسی خوفناک تعلیم کو بقول سوامی دیانند خدا کی طرف منسوب کرنا سخت جہالت ہے:-

(۱) اپنے مخالفوں کو ہلاک کرنے میں ہر جائز و ناجائز وسائل کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے چنانچہ وید میں لکھا ہے "اے انسان جس طرح بھی دشمنوں کو ہلاک کیا جا سکے اسی قسم کے کام سرانجام کرکے سدا ہی راحت سے زندگی بسر کرو" (یجروید ۱۳/۲)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمنوں کو ہلاک کرنے کے لئے خواہ تم کو ناپاک سے ناپاک اور شرمناک سے شرمناک کام بھی کرنا پڑے تو بھی کر ڈالو۔ دھرم ادھرم کی مطلق پرواہ نہ کرو۔ ایسی تعلیم کو خدا کی طرف منسوب کرنا سخت ظلم ہے مگر بقول سوامی دیانند اس قسم کی باتیں دشمنوں کے لئے ہی فاسد خیالات ہوتے ہیں خدا کو ان سے کیا تعلق ہے۔

(۲) سوامی دیانند لکھتا ہے: "اس قسم کی پرارتھنا (دعا) کبھی نہ کرنی چاہیے اور نہ پرمیشور اسکو قبول کرتا ہے جیسا کہ:- ہے رودر پرمیشور آپ میرے دشمنوں کو فنا کرو۔ مجھکو سب سے بڑا بنا۔ میری ہی نیکنامی ہو اور سب میرے ماتحت ہو جائیں۔ وغیرہ وغیرہ کیونکہ اگر دونوں دشمن ایک دوسرے کے فنا ہونے کے واسطے پرارتھنا کریں تو کیا پرمیشور دونوں کو فنا کر دیگا۔ اگر کوئی کہے کہ جسکی زیادہ محبت ہوگی اسکی پرارتھنا سپھل ہو جائیگی تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ جسکی محبت کم ہو اسکا دشمن بھی کم درجہ فنا ہونا چاہیے۔ ایسی جہالت کی پرارتھنا کرتے کرتے کوئی ایسی پرارتھنا بھی کرنے لگ جائیگا" (سمولاس ۷، صفحہ ۲۱۲)

"مگر وید میں لکھا ہے کہ:- (۱) اے پرماتما ... میں ہر دم دشمنوں کی ہلاکت کے لئے آپکو اپنے دل میں قائم کرتا ہوں" (یجروید ۱/۲۸) (۲) اے پرمیشور میں دشمنوں کی ہلاکت کے لئے آپکو اپنے دل میں قائم کرتا ہوں اے سب کے دھارن کرنیوالے پرمیشور میں دشمنوں کی ہلاکت کیلئے آپکو بار بار اپنے دل میں قائم کرتا ہوں" (یجروید ۱/۱۸)

"اے پرماتما آپکی کرپا سے ہم لوگوں کے لئے پانی اور اناج وغیرہ نباتات سب (دوست) مانند ہوں اور جو ہم لوگوں سے دشمنی رکھتا ہے یا جس سے ہم لوگ دشمنی کرتے ہیں اسکے لئے جل اور اناج وغیرہ سب کے سب دکھ دینے والے دشمن کی مانند ہوں" (یجروید ۲۲/۶)

سوامی دیانند نے اس قسم کی پرارتھناؤں کو ستیارتھ پرکاش میں محض جہالت کی پرارتھنا میں لکھا ہے چونکہ یہ دعاویں وید میں موجود ہیں جسکا کہ سوامی دیانند نے خود ترجمہ کیا ہے بنابریں وید خدا کا کلام نہیں جس کتاب میں اس قسم کی تعلیم ہو۔ اسکے متعلق سوامی دیانند فتویٰ دیتا ہے کہ "ایسی کتاب نہ تو خدا کی بنائی ہوئی ہو سکتی ہے نہ کسی عالم کی۔ بلکہ وہ جاہلوں کی کتاب ہے۔ اسکی لاعلمی اور توہمات کی باتیں انسان کی روح کو مثل حیوان کے

بنا اس کے خلل ہالکر فساد پھیلانا اور ناتفاقی پھیلانا تم تکلیف کو بڑھانا بولا مضمون ہے۔

سوامی دیانند جی مذکورہ بالا لئے نہایت معقول ہر دو بیج ہمارے آریہ دیوتا دان نے ویدوں کی تعلیم کا پرچار شروع کیا ہے تب سے ہی اس ملک میں ناتفاقی اور باہمی تکلیف بڑھ گئی ہے بس جس صورت میں کہ سوامی دیانند کے اپنے مقرر کردہ معیار پر رکھ کر پرکھنے سے وید صرف یہی نہیں کہ خدا کا کلام ثابت نہ ہوتا ہو۔ بلکہ بقول سوامی دیانند وحشیوں اور جاہلوں کی کتاب ہو تو اس صورت میں آج آریہ یا ہندوؤں کا ہمارے آباؤ اجداد پر یہ الزام لگانا کہ انھوں نے ویدوں سے بے خبر ہونے کی وجہ سے یا تلوار کے ڈر سے یا دنیوی لالچ سے ہندو یا ویدک دھرم کو ترک کر دیا تھا۔ اسقدر شرمناک مغالطہ ہے۔

گیارھوین فصل

یونی چکر

ہمارے آباؤ اجداد کے ننگ و ناموس پر جو یہ الزام لگایا گیا ہے کہ انھوں نے ہندو یا ویدک دھرم سے بے خبری کی وجہ سے یا تلوار سے ڈر کر۔ یا زن۔ زر زمین کے لالچ سے ہندو دھرم کو ترک کر دیا تھا۔ اس کا کسی قدر جواب ہم پچھلے مضمون میں دے چکے ہیں۔ اب ہم ایک ایسے مسئلہ پر بحث کرینگے۔ جو ہندو یا ویدک دھرم کی بنیاد ہے۔ مگر ہمارے نزدیک وہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس سے بڑھکر دنیا کے اندر کوئی لغویت اور بیہودگی نہیں ہو سکتی۔ اس مسئلہ کا نام یونی چکر ہے۔ چنانچہ منو مہاراج فرماتے ہیں:۔

یان یان یونی۔ تو جیو دایم۔ مین مین۔ کرما سکر مشو۔ یاتی۔ لوکے اسمن۔ تت تت سرم نیود ہتا یہ (منو ۱۲ ۔ ۵۲)

"جس جس یونی میں یہ جیو جو جو کرم کرکے اس دنیا میں جنم لیتا ہے۔ اب اس کا حال سنو"

اسکے بعد منو مہاراج نے مختلف یونیوں کا بیان کیا ہے سوامی دیانند نے بھی ستیارتھ پرکاش میں منو مہاراج کے ان حوالجات کو نقل کرتے ہوئے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ جو شخص بذریعہ جسم کے چوری دوسرے کی عورت سے زنا وغیرہ بدکام کرتا ہے۔ وہ درخت وغیرہ نہ چلنے والی یونیوں میں جاتا ہے انسان سے کے ہوتے یا پرن کی سزا میں پرند اور چرند وغیرہ جنگلی جانور اور مین سیر کئے گئے گناہوں کے بدلے چنڈال وغیرہ کا جنم ملتا ہے (صفحہ ۲۸۹) اسی طرح دوسری جگہ منو کا حوالہ دیتے ہوئے سوامی دیانند نے پھر اس بات کو دہرایا ہے۔ کہ جو نہایت درجہ کے تموگنی ہوتے ہیں۔ وہ نہ چلنے والے

درخت وغیرہ یا کیڑے مکوڑوں کی یونی میں جاتے ہیں صفحہ ۲۹۲ مطلب یہ ہے کہ ہندو یا ویدک دھرم کی رو سے روح انسانی اپنے اعمال کی سزا و جزا بھگتنے کے لئے درختوں حیوانوں اور انسانوں کی یونیوں میں چکر لگاتی رہتی ہے۔ ہندو یا ویدک دھرم کے اس یونی چکر کو عام طور پر جون یا آواگون یا تناسخ یا پُنر جنم کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ مگر دراصل یونی چکر کے معنی "سلسلہ التقریح" ہیں جب روح جسم سے الگ ہوتی ہے تو وہ دوسرا جنم اختیار کرنے سے پہلی دوسری یونی میں کیونکر داخل ہوتی ہے۔ اس کے متعلق سوامی دیانند اتھروید کے ایک منتر کا ترجمہ کرتے ہوئے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۲۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"جیو پچھلے جنم میں جس قسم کے دھرم کے کام کئے ہوتا ہے۔ انہی کے مطابق اگلے جنموں میں بہت سے اعلیٰ اعلیٰ جسم حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح جو پاپ کے کام کئے ہوتا ہے وہ اگلے جنم میں انسان کا جسم نہیں پاتا۔ بلکہ حیوان وغیرہ کا جسم پاکر دکھ بھوگتا ہے پچھلے جنم میں کئے ہوئے پاپ اور پن کے مطابق سزا و جزا پانے والا جیو پچھلے جسم کو چھوڑ کر ہوا کے ساتھ رہتا ہے پھر پانی ہوا اور نباتات کے ساتھ داخل ہو کر منی میں داخل ہوتا ہے اسکے بعد یونی (بھگ یعنی گربھاشیہ یا رحم میں قائم ہو کر دوبارہ جنم لیتا ہے۔ جو جیو ایشور کے کلام یعنی ویدوں کو بخوبی جان کر اور سمجھ کر اسپر عمل کرتا ہے وہ حسب سابق پھر عالموں کا جسم پا کر سکھ بھوگتا ہے۔ اور بدیں کرنے سے مختلف قسم کے نیچے جسموں میں یعنی کیڑے مکوڑے حیوان وغیرہ کے جسم کو اختیار کر کے مختلف قسم دکھ بھوگتا ہے۔ (اتھروید کانڈ ۵ انوواک ۵ ورگ ۱ منتر ۲)

اسی مضمون کو سوامی دیانند ستیارتھ پرکاش میں یوں بیان فرماتے ہیں۔

"جیو ہوا۔ اناج۔ پانی۔ خواہ جسم کے مساموں کے ذریعہ دوسرے کے جسم میں ایشور کی تحریک سے داخل ہوتا ہے۔ بعد داخل ہونے کے سلسلہ وار منی میں جا کر رحم میں قائم ہو کر جسم اختیار کرکے باہر آتا ہے ستیارتھ صفحہ ۲۸۶

اسی مضمون کو نرکت کے مصنف نے اپنے تجربہ کی بنا پر یوں ادا کیا ہے۔

"میں مرا ہوں۔ پیدا ہوا ہوں۔ پھر مرا ہوں پھر پیدا ہوا ہوں میں نے مختلف قسم کی ہزاروں یونیوں کی سیر کی ہے مختلف قسم کے کھانے کھائے ہیں مختلف پستانوں کا دودھ پیا ہے مختلف ماؤں کو دیکھا ہے مختلف باپوں اور دوستوں سے واسطہ پڑا ہے میں اوندھے منہ بڑی تکلیف میں رحم کے اندر رہا ہوں"۔ دیکھو نرکت صفحہ ۲۱۵)

سوامی دیانند جی ایک وید کے منتروں کا ترجمہ بدیں الفاظ کرتے ہیں۔

۱۔ اے غیر فانی جیو۔ تو اناج میں بھی رہتا ہے۔ بڑے بڑے درختوں میں بھی موجود ہے۔ تو اس تمام سنسار میں موجود ہے۔ تو رحم میں بدن کو حاصل کرتا ہے تو نباتات سے خود جنتا ہے (یجروید ۱۲/۳۶)

۲۔ اسے جیو (روح) کو جسم کو اختیار کرنا پڑتا ہے اور یاتن کے ... کو اس کرنے اور ... پڑتا ہے (یجروید ۱۲/۳۶)
۳۔ اسے جیو بار بار ماں کے پیٹ میں آنا پڑتا ہے اور ... کی شکل میں ... سکے مشکل
کاری ہو (یجروید ۱۰/۱۴)

غرضیکہ یونی چکر کا یہ مسئلہ ... اور ... کے علاوہ ہندو دھرم کے تقریباً تمام شاستروں میں دکھایا گیا ہے۔
اس چکر سے نجات پانے کے لئے مختلف شاستروں اور ہندوؤں کے مختلف فرقوں نے مختلف قسم کے علاج بتائے ہیں
ہیں اس چکر سے ... ہندو ویدک دھرم کے نزدیک نجات پانی یا ... خطرناک چکر سے بچنے کے مختلف
طریقوں میں سے وام مارگیوں نے تو یہ ... طریق اختیار کر لیا کہ خطرہ سے بچاؤ کا طریقہ خطرہ سے
ڈرنا نہیں بلکہ خطرہ کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے چنانچہ انہوں نے ... ... پر عمل شروع کر دیا
کہ ان میں سے ایک فرقہ نے اسی رعایت کو مد نظر رکھا کہ۔

ماتری یونی پری تیاجیہ ۔ دمیرتہ سرو یونی ۔ شوہ

یعنی صرف ماں کی "یونی" کو مستثنیٰ کر کے باقی تمام عورتوں سے نڈر ہو کر بدفعلی کرو۔ مگر دوسرے نے اسکی
تردید کر دی۔ کہ اگر ایسا کرو گے۔ تو نجات نہیں ہوگی۔ اسلئے "ماترم ۔ اپی ۔ نہ ۔ تیجیت"
ماں کو بھی مت چھوڑو۔ دوسرے فرقوں نے رو در رو مقابلہ کرنے کی بجائے عاجزی یا فروتنی کا طریقہ اختیار
کیا یعنی جو چیز ہمیں بار بار اس دنیا میں کھینچتی رہتی ہے۔ آؤ ہم سب مل کر عاجزی سے اسکی عبادت کریں۔
چنانچہ ان لوگوں نے یونی اور لنگ کی کھلم کھلا پرستش شروع کر دی کہ شاید ہماری عاجزی۔ فروتنی اور انکساری
اسمیں آجائے اور ہم اس یونی چکر سے چھوٹ جائیں۔ بعض فرقے ہیں یونی چکر سے بچنے کے لئے لوہے وغیرہ کو گرم
کر کے لنگ کا ٹیکہ اپنے جسم پر لگانے لگے بعض لنگ کا ٹیکہ ماتھے پر لگانے لگے۔ بعض لنگ کو گلے میں لٹکا کر پھرنے لگے
غرضیکہ اس یونی چکر یا سلسلہ الفریج میں بار بار آنے جانے سے بچنے کے لئے ہندوؤں میں سے جسکی سمجھ میں بھی جو علاج
آیا۔ وہی کرنے لگ پڑا۔ اس چکر کے حلقے کچھ ایسے پیچ در پیچ واقع ہوئے ہیں کہ وہ اپنے اعتقاد شکار کو کسی طرف کو
اور کسی طرح بھی نکلنے کی اجازت نہیں دیتے چنانچہ منو مہاراج فرماتے ہیں۔
"گورو کی عورت سے زنا کرنے والا شخص گھاس ۔ پات ۔ جھے دار درخت کھجوروں کی بیل اور کچا گوشت
کھانے اور برے کرم کرنیوالوں کی یونی میں سو مرتبہ جاتا ہے۔ منو ۱۲/۵۸
اگر اس تعلیم کو درست تسلیم کر لیا جائے تو ماننا پڑیگا کہ گھاس پات۔ اناج اور درختوں کا دارومدار

مستحق زناکاری پر ہی اسلیئے کہ ہندو یا ویدک دھرم مین روح اور مادہ دونون غیر مخلوق اور ازلی ہین - اگر زناکاری نہ ہو تو نباتات معدوم ہو جائے نباتات کے معدوم ہو جانے پر حیوانون اور انسانون کا بھی خاتمہ ہو جائیگا - کیا ایسی تعلیم کو ماننے والا پرماتما سے دعا کرسکتا ہی کہ اپنے پرماتمن بادر وقت پر مینہ برسا تاکہ گھاس چارہ خوب ہو اناج سستا ہو قحط دور ہو - ہم لکھتے ہین - کہ اگر وہ ایسی دعا مانگیگا - تو پرماتما اُسکو یہی جواب دیگے کہ میرے بھگتون مجھے تم کیون دق کرتے ہو - مین گھاس پات کا تنکا تک بھی اپنی مرضی سے پیدا نہین کرسکتا - اسلیئے کہ مادہ اور روح دونون غیر مخلوق ہین - اگر تم چاہتے ہو - کہ گھاس چارہ زیادہ پیدا ہو - اناج کثرت سے ہو - تو یہ تمھارے اپنے اختیار کی بات ہی - تم خوب زناکاری کرو جسکی کثرت سے زناکار روحین میرے پاس آئینگی - مین اسی کثرت سے گھاس پات اور اناج پیدا کرونگا لیکن اگر تم زنا نہین کروگے - تو مین کچھ نہین کرسکونگا - بلکہ مین تو خود تمھارا دست نگر ہون کہ کب تم زنا کرو اور مجھے تمھاری روحون کو گھاس پات اناج درخت وغیرہ کی یونی مین بھیجنے کا موقع ملے " غالباً یہی وجہ ہی کہ دام مارگیون نے زناکاری کو ہی ذریعہ نجات مانتے ہوئے آلات زنا کو ہی معبود بنا لیا کیونکہ جب انکے نزدیک دنیا کا قیام ہی زناکاری پہ ٹھہرا - تو پھر انکو خدا کی پرستش کی کیا ضرورت تھی - دوسری جگہ ستیارتھ مہاراج فرماتے ہین :-

" جو لوگ برہم ہتیا کرتے ہین وہ مرنے کے بعد کتے - سور - گدھے - اونٹ گائے - بیل - بکری - بھیڑ - ہرن وغیرہ حیوانون اور چنڈال وغیرہ کی یونی مین جاتے ہین - ستیہ ۵۵ "

برہم ہتیا کے معنی کئی ایک ہین - ان مین سے ایک معنی برہمن کا قتل بھی ہی - گویا برہمن کا قاتل مرنے کے بعد گائے بیل کی یونی مین جاتا ہی - حیرت کی بات ہی کہ ہندو لوگ اپنے دھرم شاستروں کی اس تعلیم کو جانتے بوجھتے ہوئے بھی - برہمن کے قاتلون کی اسقدر عزت بلکہ پوجا کرتے ہین - اور اس جانور کی خاطر آئے دن مسلمانون کے ساتھ انکے جھگڑے رہتے ہین قانون تو یہ کہتا ہی کہ قاتل کی سزا قتل ہی - مگر ہمارے ہندو دوست اپنے طرز عمل سے ظاہر کرتے ہین کہ قاتل کی سزا قتل نہین بلکہ اسکی پرستش کرنا ہی وہ مسلمانون پر الزام لگاتے ہین کہ چونکہ وہ گائے کی قربانی کرتے ہین اسلیئے گائے کی نسل گھٹتی جاتی ہی - مگر ہم کہتے ہین کہ گائے کی کمی کا باعث اس کی قربانی نہین - بلکہ اگر تمھارا دھرم صحیح ہی تو اسکی وجہ ایسے قاتلون کی کمی ہی جو گائے کی یونی مین جاتے ہین - اسلیئے کہ اگر پرماتما کے پاس کسی برہمن دیوتا کی روح نہین ہوگی - تو وہ گائے بیل کہان سے پیدا کر دیگا نتیجہ صاف ہی ہمارے ہندو بھائی خواہ ہزار پنچایتین کرین - اور گھور گھنٹی سبھائین بنائین - مگر وہ گائے کی نسل مین ایک لنگڑی بچھیا کا بھی اضافہ نہین کرسکتے تاوقتیکہ وہ برہم ہتیاروں کی تعداد مین اضافہ نکرین وہ کہتے ہین کہ جب اس ملک مین عیسائی اور مسلمان نہین آئے تھے اُس زمانہ مین یہان گائے بیل کی بہت

کثرت ہوتی تھی اگر یہ درست ہے تو اسکے ساتھ ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا پڑیگا کہ اس زمانہ میں طوائف الملوکی کی وجہ سے اس ملک میں برہم ہتیا بھی خوب ہوتی ہوگی۔ چونکہ مسلمانوں اور انگریزوں کے باعث آج میں برہم ہتیا بند ہوگئی اسلئے اسکا لازمی نتیجہ یہی ہونا چاہئے تھا کہ گائے کی یونی میں جانیوالی روحیں پرماتما کے پاس نہ پہنچیں جب پرماتما کو برہم ہتیاروں کی روحیں ہاتھ نہ لگیں تو وہ گائے بیل وغیرہ بنانے سے رہ گیا۔ اگر انگریزی راج اسی طرح امن وامان سے کچھ عرصہ تک ہندوستان میں قائم رہا۔ اور برہم ہتیا یعنی برہمنوں کا قتل معدوم ہو گیا۔ تو گائے کی نسل تک اس ملک سے معدوم ہو جائیگی دوسری جگہ منو مہاراج فرماتے ہیں۔

"شراب پینے والا برہمن کیڑے مکوڑے۔ غلاظت خور جانوروں پرندوں اور پتنگوں کی یونی میں جاتا ہے" منو ۱۲

سوامی دیانند نے بھی ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۰۶ پر برہمنوں کو مخاطب کرکے لکھا ہے کہ تم کیڑے اور پتنگے وغیرہ ہو گے

اگر اس بات کو درست تسلیم کر لیا جائے تو ہمیں یہی کہنا پڑیگا۔ کہ ہمارے اردگرد یہ جسقدر بھی کیڑے مکوڑے غلاظت کی نالیوں یا بدررووں میں رینگتے پھرتے ہیں۔ کیا یہ وہی برہمن ہیں جو کل مسلمانوں کو دیکھنا تک پسند نہیں کرتے تھے اور آج یہاں بیڈھب ڈنڈا ڈالے پڑے ہیں۔ مگر حیرت کی بات ہے کہ برہمنوں کی آبادی تو ہندوستان بھر میں دو کروڑ سے زیادہ نہیں ہے اور یہاں ایک ذرا سی بدررو میں کروڑوں کیڑے رینگ رہے ہوں۔ آخر کیا یہ سب ہی برہمن تھے۔ لیکن یہ کسقدر تعجب کی بات ہے کہ برہمن کا قاتل گائے کی یونی میں جائے۔ تو اسکی پرستش ہو۔ اگر ایک برہمن غلاظت خور کیڑے کی یونی میں جائے تو اسکو کوئی پوچھتا تک بھی نہیں بلکہ فنائل ڈال کر اس غریب کو وہاں بھی مارنے کی ہی کوشش کیجاتی ہے۔ کیا برہمن درحقیقت ایسے برے ہیں۔ دوسری جگہ منو مہاراج فرماتے ہیں۔

"سنکت۔ یہ تور تھا سنلیام۔ یو۔ ماتسم۔ ستاتی ماترہ ساپرتیہ پشو۔ تام پاتی سمبھوا آنے۔ ایک وشم" منو ۵

"جو شخص ٹھیک طریقہ سے ذبح یا تیار کر گئے گوشت کو نہیں کھاتا وہ مرنے کے بعد ۲۱ مرتبہ حیوانوں یعنی بھیڑ بکری وغیرہ کی یونی میں جاتا ہے۔"

آریہ اور ہندو کہتے ہیں کہ جبتک گوشت خور مسلمان اور عیسائی اس ملک میں نہیں آئے تھے تب تک اس ملک میں حیوانوں کی بڑی کثرت ہوتی تھی۔ مگر ان لوگوں نے گوشت کھا کھا کر انکی تعداد کو گھٹا دیا۔ ہاں صاحب! آپ بجا فرماتے ہیں۔ جب مسلمان اس ملک میں نہیں آئے تھے تب واقعی اس ملک میں حیوان کثرت سے ہوتے تھے اسلئے کہ اسوقت آپ لوگ گوشت نہیں کھاتے تھے۔ بنا بریں منو دھرم شاستر کے مطابق مرنے کے بعد ۲۱-۲۱ مرتبہ بھیڑ بکری گائے بیل کی یونی میں جا کر حیوانوں کی تعداد میں اضافہ کرتے رہتے تھے۔ مگر جب مسلمانوں کی دیکھا دیکھی ہندو

نے بھی گوشت کھانا شروع کر دیا تو وہ ۲۱-۲۱ مرتبہ بھیڑ بکری وغیرہ کی یونی میں جانے سے بچ گئے بنا برین جانوروں کی تعداد خود بخود ہی گھٹ گئی - اگر ۲۴ کروڑ ہندو آج ہر ایک قسم کا گوشت کھانے سے توبہ کر لیں تو دیکھئے پھر کتنی جلدی اس ملک میں بھیڑ بکری کے ریوڑ ہو جاتے ہیں - اور گوشت بھی کتنا ہی سستا ہو جاتا ہے ہم کہتے ہیں کہ بھیڑ بکری کے تھوڑے سے ریوڑ جو ہم کو نظر آتے ہیں یہ بھی غالباً اس لئے ہیں کہ ابھی اس ملک میں آریہ سماج کے لاکھوں ممبر گوشت سے پرہیز کرتے ہیں - اور لاکھوں ہندو بھی ایسے ہونگے جو گوشت نہیں کھاتے اگر کسی دن ان لوگوں نے بھی گوشت پر دانت چلا دیا - تو پھر اس ملک میں ریوڑ تو ایک طرف بھیڑ کا لیلا تک بھی دیکھنے میں نہیں آئیگا - اسلئے کہ جب پرماتما کے پاس گوشت کھانے سے انکار کرنیوالی کوئی روح ہی نہیں جائیگی تو وہ بھیڑ بکری کہاں سے پیدا کریگا - کیونکہ وہ اور روح دونوں غیر منفق اور ازادی ہیں :-

منو مہاراج اپنے دھرم شاستر کے تیسرے ادھیائے میں آباؤ اجداد کا شرادہ کرنے کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"جو برہمن شرادھ کا بھوجن کرنے کے بعد اسدن دوسری بار بھوجن کرتا ہے وہ مرنے کے بعد سور اور کیڑے کی یونی میں جاتا ہے" (منو ۳/۲۵۰)

مطلب اسکا یہ ہے کہ برہمنوں کو اس قدر لذیذ کھانے کھلائے جائیں کہ وہ شرادہ کا بھوجن پانے کے بعد کسی دوسری جگہ پھر بھوجن نہ پاسکیں - اب یہ لذیذ کھانے جو آباؤ اجداد کی روحوں کو خوش کرنے کے لئے شرادہ کے دنوں میں تیار کرنے چاہئیں کس قسم کے ہوں منو مہاراج فرماتے ہیں -

۱- تل دھان - جو ماڑ - دھل مول - یعنی مولی شلغم گاجر وغیرہ - اور پھل وغیرہ دینے سے بزرگوں کی روحیں ایک ماہ تک سیر رہتی ہیں (منو ۳/۲۶۷)

۲- مچھلی کے گوشت سے دو مہینے تک ہرن کے گوشت سے ۳ ماہ تک مینڈھے کے گوشت سے چار ماہ تک پرندوں کے گوشت سے ۵ ماہ تک انکی سیری رہتی ہے (منو ۳/۲۶۹)

۳- بکرے کے گوشت سے ۶ ماہ تک داغدار ہرن کے گوشت سے ۷ ماہ تک چیل کے گوشت سے ۸ ماہ تک باڑھے کے گوشت سے ۹ ماہ تک متوفی بزرگوں کو سیری رہتی ہے (منو ۳/۲۷۰)

۴- سور اور بھینسے کے گوشت سے دس ماہ تک خرگوش اور کچھوے کے گوشت سے گیارہ ماہ تک بزرگوں کی ارواح سیر رہتی ہیں (منو ۳/۲۷۰)

۵- گائے کے دودھ یا اسکی کھیر سے ۱۲ ماہ تک لمبے کان والے بکرے کے گوشت سے بارہ برس تک ارواح کو سیری رہتی ہے

۶ - ریچھ اور بلی چھپکلیون کے گوشت سے گینڈے - لال بکرے - شمار [illegible] بیوات [illegible] بہت سی پوتی پڑتی ہے
بعض ہندو دھرم گرنتھون مین تو گائے کا گوشت کسی [illegible] کی روح کی [illegible] ارادہ [illegible] کا
ذکر ہے مگر ہم گائے کے مسئلہ کو فی الحال زمین مین چھوڑا چاہتے [illegible] یا واحد [illegible] کی روح
کو خوش کرنے کے لئے اس قسم کی اندیہ گوشت برہمنون کو کھلانے کی ہدایت [illegible] یہ مشکل ضرور
پیدا ہوگی کہ ادہر تو ایک لالہ صاحب اپنے باپ دادا [illegible] برہمنون کو کھلانے کے لئے
لال بکرے گینڈے کی سو بچھڑے یا گردن پر چھری چلاتے ہیں اور [illegible] اتفاق سے لالہ جی کی [illegible]
کی روح اپنے سابقہ جنم کے اعمال بھگتنے کے لئے اسی سور یا بکرے کی یونی میں آکر مزے سے کیچڑ میں لوٹ لگا رہی تھی اب
لالہ جی تو یہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ اسکو ذبح کرکے اسکا گوشت برہمنون کو کھلاکر اپنے باپ دادا کی روح کو خوش کرینگے
ادہر باپ دادا کی روح جو اسی سور یا بکرے یا [illegible] تھی [illegible] اپنے فرزند [illegible] کے ہاتھ سے ذبح
ہوتے ہوئے یہ بد دعا دے رہی ہوگی کہ اے نالایق میں اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کے لئے سور یا بکرے کی [illegible]
آکر مزے سے کیچڑ میں لوٹ پوٹ ہو رہا تھا مگر تو نے مجھے یہان بھی آرام نہ لینے دیا [illegible] میرے [illegible]
چھری چلا [illegible] نہیں معلوم ہمارے لالہ جی اسکا کیا جواب دینگے - ممکن ہے کہ وہ [illegible] گوشت [illegible]
جانور کو ذبح کرنے کی بجائے برہمن دیوتا کو فقط آلو کچالو شلغم گوبھی - مولی گاجر ہی کھلا کر خوش کرینگے لیکن اگر
آلو کچالو شلغم - گوبھی وغیرہ مین بھی باپ دادا کی وہی روح اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کے لئے آئی ہوگی - تو وہی
مشکل درمیان پیش آئیگی - یعنی ایک طرف تو لالہ جی برہمن کو کھلانے کے لئے آلو کچالو [illegible] ہونگے - ادہر باپ
دادا کی روح اپنے فرزند ارجمند کو یہ بد دعا دے رہی ہوگی کہ ارے احمق میں اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کے لئے اسی آلو
کچالو - یا مولی شلغم کی جون میں آکر زمین مین چھپا بیٹھا تھا - تو نے مجھے یہان بھی چین نہ لینے دیا - بلکہ [illegible]
کی کڑاہی میں ڈالکر میرے پکوڑے تل ڈالے اور پھر تو یہ سمجھتا ہے کہ اس شرادہ سے میری روح کو خوشی اور سیری ہوگی
اب تو لالہ جی شرادہ کرنا چھوڑ دینگے یا آواگون کے مسئلہ کو خیر باد کہدینگے -

مگر اس نے ذرا بھی عجیب تر سب تعلیم جو منو مہاراج دیتے ہیں - وہ یہ ہے کہ برہمن کا کام ہے وید پڑھنا اور کھشتری کا
دھرم ہے تلوار چلانا لیکن اگر برہمن اور کھشتری اجیوت اپنے کام سے روٹی پیدا نہ کرسکیں تو وہ مفصلہ ذیل اشیا کی
تجارت کو چھوڑ کر کسی دوسرے کام سے اپنا پیٹ پال سکتے ہیں -

اول - وہ ہر ایک قسم کے رس - اناج تل پتھر نمک - پالتو - جانورون کی تجارت نہ کرین منو [illegible]

دوم۔ رنگدار کپڑوں میں ریشم۔ اور اون کے کپڑوں پھل ترکاری اور ادویات کی تجارت نہ کریں منو ۱/۸۶

سوم۔ پانی ہتھیار۔ زہر۔ گوشت۔ سوم۔ ہر ایک قسم کی خوشبو۔ دودھ۔ شہد۔ دہی۔ گھی۔ تیل چربی گُڑ اور کُشا کی تجارت نہ کریں منو ۱/۸۸

چہارم۔ جنگل کے حیوانوں۔ جانوروں۔ شراب تیل۔ لاکھ اور گھوڑوں کی تجارت نہ کریں منو ۱/۸۹

اب سوال یہ ہے کہ اگر کوئی برہمن کھشتری یعنی کھتری یا راجپوت مذکورہ بالا اشیاء میں سے کسی ایک کی بھی تجارت کرتا ہو تو اسکا کیا حشر ہوگا۔ منو مہاراج فرماتے ہیں کہ اگر ایسا برہمن کھشتری یا آجکل کی کھتری اور راجپوت اگر مذکورہ بالا ممنوع اشیاء میں سے کسی ایک کی بھی تجارت کرتا ہے تو وہ مرنے کے بعد کرمی۔ کیڑا بنکر۔ بلکہ یا خانہ میں آبا و اجداد کے ساتھ پڑا رہتا ہے۔ منو ۱/۹۲

اب میدان صاف ہوگیا۔ اور ہمیں پتہ لگ گیا کہ ہمارے ودھ منشی و ساہوکار جو برہمن کھتری یا راجپوت ہوکر مذکورہ بالا اشیاء میں سے کسی ایک کی تجارت کرتے ہیں۔ وہ مرنے کے بعد گل کر کہاں ہونگے اگر منو دھرم شاستر کی تعلیم درست ہے اور تناسخ کا مسئلہ بھی ٹھیک ہے تو اس میں مطلق شک نہیں کہ بڑے بڑے برہمن ساہوکار کھتری۔ سیٹھ اور راجپوت دوکاندار مرنے کے بعد یقیناً بقول منو مہاراج یا خانہ کے کیڑے کی جون میں کیسا درد ناک ہوتا ہوگا جبکہ دہاں اس قسم کا کوئی برہمن کھتری۔ راجپوت سیٹھ ساہوکار بحالت نزاع میں دم توڑ رہا ہوگا ادھر یم راج کے دوت آ گئے آبا و اجداد کے پاس جو شاید کسی بیکنٹھ میں مزے سے زندگی بسر کر رہے ہونگے یہ وارنٹ لیکر پہنچے ہونگے کہ چونکہ تمھارا فلاں برخوردار سدھرم شاستر کے خلاف ورزی کر کے حلوائی۔ بزاز یا عطار یا پنساری سبزی فروشی یا دودھ دہی لوہا تیل۔ اناج وغیرہ کی تجارت کرتا تھا۔ آج وہ مرنے کے بعد منو دھرم شاستر کے مطابق فلاں پاخانہ میں ڈالا جاویگا پس فوراً تیار ہوجاؤ ورنہ ابھی ڈنڈا پڑتا ہے یم راج کے اس وارنٹ کو دیکھکر اس ملک کے تمام لالہ سیٹھ و ساہوکار کے وہ تمام بزرگ روتے دھوتے چیختے چلاتے ہوئے واویلا کرتے اور اپنے اس ناخلف بیٹے کو جو منو دھرم شاستر کی خلاف ورزی کر کے دودھ دہی نمک۔ آٹا۔ دال گھی سبزی کپڑے۔ لوہے۔ تیل ادویات عطریات وغیرہ کی تجارت کی تھی سنہرا ورق کالیاں دیتے ہوئے قہر و ویلش بر جان درویش یم راج کے دوتوں سے ڈنڈے کھاتے ہوئے غلاظت کے کیڑے بنکر کہتے کے پاخانہ میں ڈیرہ ڈالنے کے لئے مجبور ہوتے ہونگے اور وہاں بھی انکو چین نہیں ملتا ہوگا۔ بلکہ کسی بھنگی یا بھنگن کی ٹوکری میں پڑکر خدا معلوم غلاظت کے کسی ڈھیر میں جا کر گرتے ہونگے یہ نظارہ درحقیقت عبرت آموز ہونا چاہیے۔ مگر ان کے بیٹے پوتے کہتے لئے جدید ہی چکر کے قائل ہیں۔ آج پتہ لگ گیا کہ ایک ایسا

اور ہندو جو چوہڑے چماروں کے ساتھ چھوت چھات ترک کر رہے ہیں غالباً وہ جانتے ہیں کہ اشیاء ممنوعہ کی تجارت
کرنے کی پاداش میں مرنے کے بعد انکا واسطہ ان ہی چوہڑے چماروں سے پڑیگا۔ اسلئے اگر ہم جیتے جی ان سے کچھ اچھا
سلوک کر جائینگے۔ تو کل مرنے کے بعد بھی نہ اچھا تو مارتے وقت ہمارے ساتھ کچھ رعایت سے کام لینگے۔ کیونکہ جب
یہ ہندو بنکر منو دھرم شاستر سے واقف ہو جائینگے تو انکو پتہ لگ جائیگا کہ کتے کے پاخانہ میں جو کیڑے رینگ رہے
ہیں۔ کہیں یہ ہمارے دیسی سیٹھ ساہوکار۔ یا لالہ صاحبان تو نہیں جنہوں نے ہمیں "شدہ" کیا تھا۔ اور جو آج اشیاء
ممنوعہ کی تجارت کرنیکی پاداش میں اس یونی میں آگئے ہیں۔ اسلئے ذرا انکو نرمی اور احتیاط کے ساتھ جھاڑو سے اٹھا کر
ٹوکرے میں ڈالنا چاہیئے۔ آریہ اور ہندوؤں کو چوہڑے چماروں کو شدہ کرکے ہندو بنانے میں سوجھی تو بڑی دور
کی۔ مگر اتنی دور جانے کی بجائے ہمارے آریہ اور ہندو دوست جو برہمن یا کھتری یا راجپوت ہو کر اشیاء ممنوعہ کی تجارت
کر رہے ہیں وہ اس تجارت ہی کو کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔ واہ صاحب! اگر وہ نمک تیل دودھ۔ دہی۔ کھانڈ گڑ۔
آٹا چاول۔ کپڑا۔ روپا۔ ادویات۔ عرقیات عطریات۔ اور گائے بیل بھینس بھیڑ۔ بکری۔ گھوڑوں وغیرہ کی
تجارت چھوڑ دیں تو دال روٹی کہاں سے کھائیں؟ بہت اچھا۔ تو معلوم ہو گیا ہمارے آریہ اور ہندو دوست دال
روٹی پر اپنے دھرم کو قربان کئے بیٹھے ہیں۔ افسوس ایسے لوگ ہیں جو آج ہمارے آباؤ اجداد پر الزام لگا رہے ہیں
کہ انھوں نے کسی دنیوی لالچ کی وجہ سے ہندو دھرم ترک کر دیا تھا۔ ہمارے آباؤ اجداد کی ذات پاک پر تو یہ الزام
لگ نہیں سکتا۔ مگر ہاں یہ امر واقعہ ہے کہ ہمارے آریہ اور ہندو دوست اپنے دھرم شاستروں کو پس پشت پھینک کے
اشیاء ممنوعہ کی تجارت کرتے ہوئے ہماری آنکھوں کے سامنے محض دال روٹی کی خاطر اپنے ہندو دھرم کو ترک کئے بیٹھے
ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ اس بیدینی کی سزا میں انکو کل منو دھرم شاستر کے فرمان کے مطابق مع اپنے آباؤ اجداد کے
مرنے کے بعد کس جون میں جانا پڑیگا۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا یہی وہ دھرم ہے کہ جسکی طرف وہ آج مسلمانوں کو بلا رہے ہیں
کیا یہی وہ دھرم ہے جسکے متعلق وہ آج ہمارے بزرگوں پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ انھوں نے دنیوی لالچ سے اسکو
ترک کر دیا تھا۔ امر واقعہ تو یہ ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد نے جب یہ دیکھا کہ جس ہندو دھرم کو وہ مان رہے ہیں اس سے
انکے ضمیر کی تسلی نہیں ہو سکتی۔ تو فوراً اسکو چھوڑ کر مسلمان ہو گئے۔ حالانکہ انکو دال روٹی کی ہی فکر ہوتی تو وہ ہندو
بنے رہکر دوسرے لاکھوں ہندوؤں کی طرح اشیاء ممنوعہ کی تجارت کرکے پیٹ پال سکتے تھے۔ مگر انھوں نے دال چپاتی
کی مطلق پرواہ نہ کرتے ہوئے ترک کر دیا۔ ہمارے ایسے حق پسند بزرگوں پر آج آریہ یا ہندوؤں کا یہ الزام لگانا کہ
ہمارے بزرگوں نے تلوار کے ڈر سے یا دنیوی لالچ سے ہندو دھرم ترک کر دیا تھا محض جھوٹ ہے۔

بارھوین فصل

نجات

اپنے آباؤ اجداد کے ننگ و ناموس پر لگائے گئے الزامات کا جواب ہم کسی قدر پیچھے دیچکے ہین - اب ہم اس بات پر بحث کرینگے کہ مذہب کا مدعا کیا ہی - اور آیا ہندو یا ویدک دھرم کو مان کر ہم اپنے اس مدعا مین کامیاب ہو سکتے ہین یا نہین؟ ہم جانتے ہین کہ مذہب کا مدعا سوائے اسکے کچھ نہین کہ انسان جبتک زندہ رہے - وہ صراط مستقیم پر چلتا ہوا اور نیکی و راستی کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہوا دنیا مین سرخروئی حاصل کرے - اور جب وہ اس دنیا سے قطع تعلق کر کے موت کی گھاٹی کو عبور کرے - تو وہ اس الٰہی نور اور ابدی سرور کو حاصل کرے جسکو مکتی یا نجات کے نام سے پکارا جاتا ہی - ہندو یا ویدک دھرم کو مان کر ہم دنیا کے مانند اپنی روزمرہ کی زندگی مین جس قسم کی الجھنون اور پریشانیون مین مبتلا ہوسکتے ہین - اسکا تھوڑا سا ذکر ہم اپنے پچھلے مضامین مین کر آئے ہین - اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہین کہ کیا ہندو یا ویدک دھرم کو رکھتے ہوئے مرنے کے بعد کسی کی نجات ممکن ہی ویدک دھرم کے مطابق انسان کو چار ورنون مین تقسیم کیا گیا ہو - اول - برہمن - دوم کھشتری - سوم ویش - چہارم شودر منو مہاراج انمین سے ہر ایک کے دھرم کو الگ الگ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہین -

"برہمن کا دھرم یہ ہی کہ وہ وید پڑھے - وید پڑھائے - یگیہ کرے اور یگیہ کرائے دان دے اور دان دلائے منو $\frac{1}{۸۸}$ ہم پوچھتے ہین کہ آج برہمنون مین سے ہندوستان مین کتنے برہمن ہین جو اپنے دھرم کا پالن کر رہے ہون ؟ ممکن ہے - کوئی ایکآدھ ہو - ورنہ تمام برہمن اپنے دھرم کو چھوڑ بیٹھے ہین جب برہمن اپنے دھرم پر قائم نہین ہین تو پھر مرنے کے بعد انکا حشر کیا ہوگا منو مہاراج فرماتے ہین -

جو اپنے دھرم کو چھوڑ بیٹھتا ہی وہ مرنے کے بعد قے کھانیوالے جوالا کھ نامی بھوت کی یونی مین جاتا ہی - منو $\frac{۱۲}{۷۱}$ برہمن تو چلتے بنے اب رہ گئے کھشتری - کھشترین مین آجکل کے کھتری اور راجپوت دونون ہی شامل ہین - انکا دھرم منو مہاراج نے یہ فرمایا ہی کہ "رعایا کی حفاظت کرنا دان دینا یگیہ کرنا - وید پڑھنا - اور دنیوی لذتون مین نہ پھنسنا یہ کھشتری کا دھرم ہی" منو $\frac{1}{۸۹}$

کیا آجکل کے کھشترین یعنی کھتریون اور راجپوتون مین کوئی ایک بھی ہمین ایسا نظر آسکتا ہی - جو اپنے اس

دھرم پر چلتا ہو [illegible] منو مہاراج فرماتے ہیں کہ

جو کشتری [illegible] آیا ہو

کھشتری [illegible] تو مہاراج فرماتے ہیں

ویش [illegible] تجارت کرنا [illegible] ویش کا دھرم ہے [illegible] ہم دیکھتے

ہیں کہ ویش [illegible] زیادہ تر [illegible] ہیں جو تجارت خوب کرتے ہیں سود بھی لیتے ہیں مگر اپنے دھرم [illegible] کو

بھی [illegible] منو مہاراج فرماتے ہیں۔

[illegible] بعد [illegible] رکھانے والا اسکا کشت برہمن کی یونی میں جاتا ہے

لیکن [illegible] ان میں وید وغیرہ بھی پڑھا لکھا ہو۔ مگر آجکل یہ [illegible] لوگ گوشت نہیں کھاتے

منو مہاراج فرماتے ہیں۔

جو شخص [illegible] گوشت کو نہیں کھاتا وہ مرنے کے بعد حیوانوں کی یونی میں نہیں جاتا ہے ۵/۳۵

انہوں [illegible] بھی پڑتے [illegible] انکا حساب یوں بیباق ہو گیا۔ اب شودر [illegible] متعلق منو مہاراج فرماتے ہیں

پرماتما نے شودرون کا ایک ہی کرم بتایا ہے یعنی مذکورہ بالا تینوں ورنوں کی خدمت حاضری و سیوا کرنا ۱/۹۱

مگر افسوس [illegible] ہندو [illegible] زبان [illegible] چاروں ورن [illegible] شودر [illegible] وغیرہ [illegible] شروع کر دیا ہے

پھر جب شودر [illegible] لکھ جاینگے تو وہ پاخانہ پیشاب نہیں اٹھائینگے [illegible] چاروں ورن کا کام کیوں کرینگے

لیکن وہ بھی اپنے اس پہلے دھرم کو جو پرماتما نے انکے لئے بتایا تھا ترک کر بیٹھینگے۔ منو مہاراج فرماتے ہیں۔ جو شودر اپنے اصلی کام [illegible]

ہے۔ وہ مرنے کے بعد [illegible] کی جون میں جاتا ہے۔ شودرون کا بھی ستھراو ہو گیا۔ اب باقی [illegible] کشتری ویش [illegible]

شودرون کا معاملہ جو ممکن ہے۔ [illegible] اپنے دھرم کو منو مہاراج کے فرمان کے مطابق پورا کر رہے ہیں۔ کیا انکی نجات ہو جائیگی

ہاں انکی نجات ہو سکتی ہے بشرطیکہ انھوں نے عمر بھر [illegible] بھی چھوٹے سے چھوٹا گناہ جسم زبان یا خیال کے ذریعے بھی نہ کیا ہو۔ مگر کیا

ایسا ممکن ہے؟ نہیں ایسا ممکن نہیں۔ جب ایسا ممکن نہیں ہے۔ تو منو مہاراج حکم دیتے ہیں۔

"جسم کے ذریعے کئے گئے گناہ کی سزا میں درخت پرند چرند کی یونی [illegible] خیال [illegible] کئے گئے گناہ کی سزا میں چنڈال کی یونی

میں جاتا ہے ۹/۱۲۔ اب نہ کوئی برہمن رہا۔ نہ کشتری۔ نہ ویش۔ نہ شودر۔ بلکہ سب چرند [illegible] درخت بن گئے [illegible]

کاش ہندو یا ویدک دھرم میں توبہ کے ذریعے ہی گناہوں کی معافی کا اصول ہوتا۔ مگر یہاں وہ بھی نہیں بلکہ ستیارتھ پرکاش [illegible] فرماتے ہیں

"ایشور اپنے بھگتوں کے گناہ بھی معاف نہیں کرتا۔ کیونکہ اگر وہ گناہ معاف کر دے تو اسکا انصاف جاتا رہے اور [illegible]

انسان سخت پاپی ہو جاتے ہیں ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۹۲

اب برہمن کھشتری ویش شودر تو ایک طرف رہے یہاں کسی ایشور بھگت کی بھی نجات ہوتی نظر نہیں آتی کیونکہ ایسا کون شخص ہے جس سے کبھی جسم زبان یا دل یا ان کے ذریعہ کوئی کبیرہ یا صغیرہ گناہ سرزد نہ ہوا ہو۔ اب سوامی دیانند باقی رہ گئے۔ کیا انکی مکتی ہو گئی ہوگی ممکن ہے کیونکہ وہ تو ویدوں کے بڑے پنڈت اور آچارج تھے اور برہمن بھی تھے مگر سوامی دیانند اپنی خود نوشت سوانح عمری میں لکھتے ہیں کہ جب میں چنڈال گڑھ پہنچا تو وہاں ایک عجیب لت لگ گئی یعنی مجھے بھنگ پینے کی عادت ہو گئی چنانچہ بعض اوقات اسکے نشے میں میں بالکل مدہوش ہو جایا کرتا تھا سوانح عمری صفحہ ۲ -- اب اس بھنگ اور شراب کا حکم بھنگ وغیرہ ناپاک چیزیں ہیں انکا استعمال نہیں کرنا چاہیے ستیارتھ صفحہ ۳۲

لیکن اگر کوئی شخص برہمن ہو کر ان چیزوں میں سے کسی کا استعمال کرتا ہے تو منو مہاراج فرماتے ہیں:۔

ایسا شخص مرنے کے بعد غلاظت خور کیڑے کی یونی میں جاتا ہے منو ۱۲

تعزیرات منو کی دفعہ موجود ہے سوامی دیانند خود بھی ایسی چیزوں کو ناپاک مانتے ہیں جرم ثابت ہے مجرم اقبال کرتا ہے ہمارے آریہ ورہند دوست خود ہی بتلائیں کہ اسوقت سوامی دیانند کہاں ہونگے؟ صرف یہی نہیں بلکہ سوامی دیانند اپنی سوانح عمری میں لکھتے ہیں کہ جب میں نے مہادیو کے درشن پائے۔ اور جنم بھر کے جھگڑوں سے چھوٹنے اور تحصیل علم کی خاطر باپ کے گھر سے چوری سے بھاگ نکلا تو انھوں نے مع چار سپاہیوں کے میدہ پور کے میلے میں مجھے جا پکڑا مجھ پر سخت خفا ہوئے میں نے پیرا تھا کہ میں بدمعاشوں کے بہکانے میں آکر اس طرف نکل آیا تھا میں نے دیکھ پایا۔ آپ اطمینان رکھئیے میں تو خود ہی یہاں سے گھر واپس آنے کو تھا۔ اچھا ہوا آپ آگئے میں بھی آپکے ساتھ چلنے میں خوش ہوں مگر میں آپ کی نظر میں تھا اور اسی گھات میں تھا کہ کوئی موقع بھاگنے کا ہاتھ لگے حسن اتفاق سے رات کے تین بجے پہرہ والا سو گیا میں اسوقت وہاں سے پیشاب کے بہانے سے بھاگ نکلا سوانح عمری صفحہ ۱۱۔

سوامی دیانند کے اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ انھوں نے اپنے باپ کو جھوٹ بولکر دھوکہ دیا۔ انکا یہ بیان کہ وہ بدمعاشوں کے بہکانے میں آکر گھر سے بھاگے تھے اگر درست تسلیم کر لیا جاوے تو معاملہ نہایت سنگین ہو جاتا ہے اس سے انکا پہلا بیان بھی غلط ٹھہرتا ہے منو مہاراج فرماتے ہیں کہ جو شخص جھوٹ بولتا ہے۔ وہ کیڑے مکوڑے کی یونی میں جاتا ہے ۱۲ علاوہ ازیں سوامی دیانند نے اپنے بیان میں اس بات کو بھی تسلیم کیا ہے کہ وہ گھر سے چوری سے بھاگتے وقت کچھ روپیہ اور سونے کی تین انگوٹھیاں بھی نکال لائے تھے صاف ظاہر ہے کہ یہ زیور انکا نہیں تھا۔ بلکہ مال مسروقہ تھا منو مہاراج فرماتے ہیں کہ چوری کرنیوالا برہمن۔ مکڑی سانپ چھپکلی وغیرہ کی یونی میں جاتا ہے منو ۱۶

تعزیرات منو کی دفعہ موجود ہے جرم ثابت ہے۔ بلکہ مجرم خود اقبال کرتا ہے ہمارے آریہ ورہند دوست خود ہی بتائیں کہ

اسوقت سوامی دیانند کہاں ہونگے اگر سوامی دیانند تو کبھی ذرا بھی گناہ کی معافی کے قائل ہیں [illegible] مرنے کے بعد [illegible] تھے
کہ شاید تب وقت انھوں نے اپنی تمام گناہوں سے توبہ کرلی ہوگی اور وہ نجات پالیں [illegible] ہونے کی معافی کے [illegible]
تو وہ خود لکھتے ہیں ایشور اپنے بھگتوں کا گناہ بھی معاف نہیں کرتا کیونکہ اگر وہ [illegible] معاف کرے [illegible]
اور تمام انسان نجات پاتے ہوجاتے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش [illegible] ان حالات بالکل صاف ہوگیا اسلئے کہ جب سوامی دیانند کے نزدیک
ایشور اپنے بھگتوں کے بھی گناہ معاف نہیں کرتا تو پھر پنڈت دیانند جی کی [illegible] بھی گناہ تا
کرکے انکو نجات [illegible] نے بھی یہی کہا ہوگا اچھا اگر میں اپنے بھگتوں کی بھی [illegible] خیال میں [illegible] نہیں
تو پہلی تو تم چوری بھنگ نوشی وغیرہ تکلیفوں کی پاداش میں ذرا چرتے [illegible] پیدا بھگت شلوکی
تو پھر تم کو کسی ہی بنی میں ڈالا جائیگا اسلئے کہ تم گوشت بھی نہیں کھاتے تھے اور گوشت نہ کھانیکی پاداش میں [illegible] کسی
حیوان مثلاً بھیڑ بکری۔ ہاتھی گھوڑے وغیرہ کی یونی میں جانا پڑتا ہی [illegible] سوامی دیانند ۱۸۸۳ء میں
فوت ہو چکے تھے گویا انکو مرے آج ۴۴ سال ہوئے ہیں اگر انکو [illegible] مذکورہ بالا کی سزا چھوٹی چھوٹی [illegible] کی یونی
میں جاکر بھگتنی پڑی ہوگی۔ تو ممکن ہی وہ اسوقت تک یہ یونی چکر ختم کرکے مہادیو کرکٹی خانہ میں بیٹھے ہوں لیکن
اگر انکو گوشت نہ کھانیکی پاداش میں ۱ مرتبہ کسی بڑی عمر والے حیوان مثلاً ہاتھی کی یونی میں جانا پڑا ہوگا۔ تو معاملہ ٹیڑھا
ہوگا اسلئے کہ اگر ہاتھی کی عمر کم از کم ۵۰ سال کی بھی مانی جائے تو سوامی دیانند کو اس حساب ۲۱۰۰۰۰ سال
[illegible] بنکر بھگتان کرنا ہی پڑیگا۔ اسکے بعد جو ہوسو ہو۔ الغرض یہ [illegible] ہوگیا۔ [illegible]
شیو دیو تو ایک طرف ہے یہاں کسی ایشور بھگت یہانتک کہ سوامی دیانند کی بھی مکتی ہوتی نظر نہیں آتی اچھا صاحب انکو
جانے دیجئے کیا ہندو یا ویدک دھرم کی مطابق برہما۔ وشنو۔ مہادیو۔ اندر۔ اگنی۔ برسپتی۔ شیو متر۔ پاراشر۔ ویاس۔ رام
کرشن۔ [illegible] وغیرہ وغیرہ بڑے بڑے دیوتاؤں۔ رشیوں منیوں اور اوتاروں کی مکتی ہوئی ہوگی یا نہیں ؟ نہ صاحب
ایک کی بھی نہیں اسلئے کہ ہندو دھرم گرنتھوں سے ثابت ہوتا ہی کہ انمیں سے کسی پر زناکاری کا الزام ہی کسی پر دروغگوئی کا
کسی پر اغوا کا کسی پر شراب نوشی کا کسی پر چوری کسی پر لڑکیوں کی عصمت دری کا کسی پر دھوکہ بازی کا کسی پر قمار بازی
کا کسی پر قتل کا جیسا کہ ہم پچھلے مضامین میں دکھا چکے ہیں ایسی صورت میں مہاراج کے دھرم شاستر کے مطابق ان دیوتاؤں
رشیوں منیوں اوتاروں وغیرہ میں سے کسی ایک کی بھی مکتی نہیں ہوئی ہوگی! اچھا صاحب انکو بھی جانے دیجئے بتلائیے کہ
کیا ہندو دھرم کے مطابق خود [illegible] رہا تھا بھی اس یونی چکر سے چھٹکر مکتی پاچکے ہونگے یا نہیں ؟ نہ صاحب یہاں تو [illegible]
رہا تھا بھی ہندو دھرم و گرنتھوں کی مطابق مکتی سے محروم ہوکر اسی چکر میں پھنسا ہوا نظر آتا ہی اسلئے کہ پرانوں کی تعلیم کے

مطابق وہ کبھی تو کچھوے کی یونی مین آکر کیشپ اوتار بنا کبھی مچھلی کی یونی مین آکر مچھ اوتار کہلایا کبھی سور کی یونی مین آکر بارہ اوتار بنا کبھی مہابھارت کی تعلیم کے مطابق وہ جمدگنی برہمن کے نطفے سے پیدا ہوکر اپنی ہی مان کا سر کاٹ ڈالنے والا۔ اور ہندوستان کے اندر ۲۱ مرتبہ کھشتریون کا تخم مٹا کر انکی بیویون کو بیوہ کرکے برہمنون سے اولاد لینے کیلئے مجبور کردینے والا پرسرام بنا کبھی وہ رامائن کی تعلیم کے مطابق کھشتری مہاراجہ دشرتھ کے نطفہ سے پیدا ہوکر رام کی شکل مین ظاہر ہوکر ایسا کمزور ثابت ہوا کہ ایک بدمعاش اسکی بیوی تک کو چرا لے گیا اور اسکو ایک مدت تک اس بات کا پتہ نہ لگا کہ اسکی بیوی کہان گئی اور وہ عرصہ تک جنگلون بیابانون مین گھومتا آنسو بہاتا اور جنگل کے ہرنون۔ درختون۔ اور پہاڑون کو یہ پوچھتا پھرا کہ بس سیتا کہین نہ پائم۔ پہرتے۔ گتا گو بھوان کہین درشا پرامائن۔ آرنیہ کانڈ " ہائے سیتا تجھکو کون لیگیا ہائے میرے من بسنے والی۔ تو کہان ہے کیا تم مین سے کسی نے اسکو دیکھا ہے گوسائین تلسی داس جی تو رام بھگوان کی اس بے چینی کو ان بھدے الفاظ مین ادا کرتے ہین: ایہی بدھی دیت کھوجت سوامی مین مہان مہا برہی اتی کامی (تلسی رامائن) آرنیہ کانڈ ۳ ،

یعنی رام بھگوان سیتا جی کی جدائی مین اسطرح آہ و بکا کرتے اور کھوجتے پھرتے تھے جسطرح کوئی بڑا ہی مغلوب الشہوت عاشق زار ہو۔ آخر جب اسکو پتہ لگتا ہے کہ لنکا کا بدمعاش راون اسکو اوٹھا لیگیا تو اپنی بیوی کو چھڑانے کیلئے بندرون اور ریچھونکی مدد کا محتاج ہوتا ہے جب وہ بہزار دقت اسکو واپس لیلیتا ہے اور اجدھیا مین آتا ہے۔ تو وہ ایکدن یہ سنتا ہے کہ ایک غیر تمند دھوبی اپنی دھوبن کو اسکی کسی بری حرکت پر ڈانٹ بتا رہا ہے کہ "مین رامچندر نہین ہون کہ جسطرح انھون نے اپنے گھر مین ہی ہوئی جانکی کو رکھ لیا۔ اسیطرح مین بھی تجھے اپنے گھر مین رکھ لونگا بس تو میرے گھر سے نکل جا" تلسی رامائن لوکش کانڈ ۸

دھوبی کی اس بات کو سنکر وہ بیچاری سیتا کو جو حاملہ تھی اسی حمل کی حالت مین گھر سے نکال شیرون اور بھیڑیون کے درمیان جنگل مین پھینکدیتا ہے۔ جہان وہ بیچاری مصیبت کی ماری دو بچون کو جنم دیکر آخر کار زمین مین سما جاتی ہے اور ادھر مہاراج رام رامچندر مہاراج بھی سرجو ندی یا دریا گھاگرا مین کود کر غائب ہوجاتے ہین کبھی ایشور پرماتما جیلخانہ کے اندر ایک عورت کے شکم سے پیدا ہوکر کرشن اوتار بنتے دودھ دہی مکھن کی چوری کرتے بیگانی عورتون کے ساتھ رنگ رلیان مناتے۔ کوروکشیتر کے اندر لاکھون انسانون کا خون بہاتے اور ایک شکاری کے تیر کا نشانہ بنکر انسانی قالب سے نجات پاتے ہین غرضکہ ہندو دھرم گرنتھون کے مطابق خود ایشور پرماتما بھی مکتی سے محروم ہوکر یونی چکر مین پھنسے ہوئے مچھلی کچھوے۔ سور وغیرہ کی یونیون اور انسانون کے قالبون مین آتے جاتے نظر آرہے ہین جس ہندو دھرم مین ایشور پرماتما بھی نجات سے محروم ہو وہ کسی انسان کی مکتی کا ذریعہ کیونکر بن سکتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ ہمارے بزرگون نے جو حق و حقانیت کے شیدائی اور راستی و صداقت کے فدائی تھے۔ ہندو دھرم کو ترک کردیا۔ ہمارے ایسے محقق و حق پسند بزرگون پر آج کسی آریہ یا ہندو کا یہ الزام لگانا کہ انھون نے تلوار کے ڈر سے یا دنیوی لالچ سے ہندو دھرم کو ترک کیا تھا محض جھوٹ ہے :-

فیصلہ

[illegible] ہمارے آباؤ اجداد کے [illegible] پر لگائے گئے الزامات [illegible] ہم [illegible] شہادت [illegible]

[illegible] تمام شہادت [illegible]

بالکل [illegible] آباؤ اجداد کی ذات پر [illegible] الزامات [illegible]

[illegible] وید کے دھرم کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیا تھا سراسر بے بنیاد [illegible]

[illegible] بالکل [illegible] ہم [illegible] کہ ہم اپنے باپ دادوں کی پوزیشن کو [illegible] ہندو [illegible]

[illegible] کے ساتھ [illegible] کامیاب ہو چکے ہیں اب ہمیں اس مضمون کو زیادہ طول [illegible]

[illegible] ہم [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] دھرم شاستروں [illegible]

[illegible] باپ دادا [illegible]

[illegible] اسلام [illegible] اپنے باپ دادا کی [illegible]

[illegible] شہادت [illegible] اب [illegible] شہادت [illegible]

[illegible] معاملہ [illegible] ہو چکا ہے [illegible]

[illegible] شہادت [illegible]

[illegible] اسلام اور ہمارے باپ دادا کی پوزیشن [illegible] اگر [illegible]

[illegible] تعلیم [illegible] شہادت [illegible] تم خود ہی انصاف کرو [illegible]

[illegible] اگر تمہارے نزدیک [illegible] شہادت [illegible] تو تم [illegible]

[illegible] تعلیم [illegible] الفاظ [illegible] بے شرمی بے حیائی بے غیرتی اور حیوانیت [illegible]

[illegible] بے شرمی بے حیائی بے غیرتی اور حیوانیت [illegible]

[illegible] آباؤ اجداد [illegible] دھرم کو ترک کر کے مسلمان ہو گئے وہ [illegible]

[illegible] اسلام [illegible] خداوند کریم ہمارے باپ داداوں کی [illegible]

[illegible] ہمارے [illegible] اسلام کے [illegible]

تیرھویں فصل

ضمیمۃ الفرس

کتاب ہذا کے پہلے ایڈیشن میں "ماشی" والا مضمون پڑھکر بعض احباب نے تعجب کا اظہار کیا تھا کہ کیا درحقیقت زمانۂ قدیم میں اس ملک میں وطی الفرس پر عمل ہوتا تھا۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ ہمیں ان تمام شہادتوں پر جو کہ ہمیں پرانی کتابوں سے مل سکتی ہوں ایک نظر ڈال لینی چاہیئے اور پھر اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ یہ معاملہ کیا ہے؟ ویدوں سے مہیدھر کے بیان کے مطابق جو شہادت ہمارے سامنے رکھی گئی ہے۔ اسکا ہم مطالعہ کر چکے ہیں۔ گورکھپور کے راجہ کی رانی کی کہانی جو سوامی دیانند کی زبانی ہم تک پہنچی ہے اسکو بھی ہم سن چکے ہیں۔ اب ہم زمانۂ قدیم کی نہایت مستند طب کی کتاب یعنے چرک شاستر پر ایک نظر ڈالینگے اور دیکھیں گے کہ اسکی کیا رائے ہے چرک شاستر بہت اعلیٰ پایہ کی رشیوں کی کتاب ہے اور فن طب کا ایک لاثانی خزانہ ہے چرک شاستر کے چکتسا ستھان کے دوسرے ادھیائے کی سرخی "واجی کرن" ہے سنسکرت زبان میں واجی کے معنی گھوڑا اور کرن کے معنی کیر ہیں۔ پس بزبان سنسکرت واجی کرن یکیر الفرس رہا گو سید چونکہ زمانہ قدیم کے رشیوں کے نزدیک گھوڑا قوت جماع کا معیار تھا۔ اسلئے وہ ایسی تمام ادویات یا نسخہ جات کو جنکے استعمال سے انسان میں گھوڑے کی سی قوت جماع پیدا ہوتی ہے واجی کرن کے نام سے پکارتے تھے مثال کے طور پر اس چرک شاستر کے واجی کرن ادھیائے کے چند نسخہ جات کو یہاں نقل کیا جاتا ہے چرک شاستر کا مصنف لکھتا ہے (۱) واجی کرن کی وجہ تسمیہ جس سے مرد میں جماع کی طاقت گھوڑے کی مانند پیدا ہوجاتی ہے۔ اور بکثرت جماع کرتا ہے اُسے واجی کرن کہتے ہیں صفحہ ۷۷۲ (۲) واجی کرن گھٹکا یہ دوائی نہایت ہی فربہی افزا اور طاقت بڑھانے والی ہے اسکے استعمال سے گھوڑے کی سی طاقت جماع حاصل ہوتی ہے صفحہ ۷۷۶ (۳) واجی کرن پنڈ رس۔ یہ پنڈ رس نہایت ہی طاقت افزا اور تازگی بخش ہوتا ہے اسکے استعمال کرنے سے گھوڑے کی برابر جماع کرنیکی طاقت پیدا ہوتی ہے صفحہ ۷۷۸ (۴) بل کارک کا رس گھی اور بکرے کے خصیے لیکر ان کو بھیڑیے کے گوشت کے شوربہ میں پکا کر شوربہ کو الگ کر لیں یہ شوربہ بھی طاقت افزا اور فربہی بڑھانیوالا ہے صفحہ ۷۸۳ (۵) چڑے کے گوشت کو تیتر کے شوربہ میں تیتر کے گوشت کو مرغ کے شوربہ میں اور مور کے گوشت کو ہنس کے شوربہ میں پکا کر کھانے سے قوت جماع بڑھ جاتی ہے صفحہ ۷۸۴ (۶) چڑے کا گوشت کھا کر اوپر سے دودھ پی لیں تو رات بھر میں ..... صفحہ ۷۸۵ (۷) ہچنی کے ساتھ گھی ملا بھات کھا کر اوپر سے دودھ پیکر ایسی تیزی آجاتی ہے کہ ..... (۸) اگر مچھلی کے ... میں مرغ کا گوشت

کیونکر شکل سیر کے زش کرنا عضو . صفحہ ۹۸ ان نسخون کے استعمال کرنے سے آدمی کا جسم مرغن خوبصورت طاقتور اور برا زسہ دراز ہوجاتا ہے اور آٹھ سال تک قوت باہ گھوڑے کے مانند قائم رہتی ہے صفحہ ۲۶۲

چرک شاستر کے مذکورہ بالا نسخہ جات یا حوالہ جات داجی کرن ادھیا مین سے محض اسلئے نقل کئے گئے ہین تاکہ ہمین پتہ لگ سکے کہ زمانہ قدیم مین گھوڑا ہی قوت باہ کا معیار رکھا جاتا تھا یہانتک کہ چرک شاستر کے رشیون نے اپنی نہایت بیش قیمت طب کی کتاب مین داجی کرن کی تعریف مین تمام کا تمام ادھیا لکھ مارا صرف اسی پر بس نہین بلکہ اس شاستر کے " شریر استھان " کے آٹھوین ادھیائے مین اچھی اولاد پیدا کرنے کی جو ترکیب و تجاویز لکھی ہین ان مین بھی گھوڑے کو خاص طور پر مداخلت کا حق دیا گیا ہے چنانچہ چرک کا مصنف لکھتا ہے کہ:

" اگر عورت ایسی خواہش کرے کہ میرا بیٹا قد آور گورے رنگ والا شیر جیسا ساجرس عالی حوصلہ پاک و صاف اور صاحب کمال ہو تو اسے چاہیئے کہ غسل حیض کے دن سے جو کی آٹا مین گھی اور شہد اور ایسی گائے کا دودھ ملا کے جسکا رنگ سفید اور اسکے بچھڑے کا رنگ بھی سفید ہو چاندی یا کانسی کے برتن مین ڈال کر وقت مقررہ پر بلا ناغہ سات روز تک پیئے اور صبح کے وقت شالی یا جو کے چاول دہی گھی شہد یا دودھ کے ساتھ کھایا کرے اسے شام کے وقت خوبصورت مکان مین خوشنما پلنگ یا آسن یا پنگوڑے پر اچھے کپڑے اور زیور پہن کر بیٹھنے کی بھی ہدایت کر دینی چاہیئے اس عورت کو صبح و شام سفید رنگ کا بڑا رشبھ (سانڈ) اور اعلیٰ نسل کا گھوڑا بھی دکھاتے رہنا چاہیئے اور شانتی دینے والی دلپسند کہانیاں بھی سناتے رہین علی ہذا القیاس سے خوبصورت رسیلی اور میٹھی آواز والی خوب سیرت اور نیک خو عورتین اور مرد نیز اچھی چیزین بھی دکھاتے رہین اسکی سہیلیاں ہمیشہ مفید تدابیر سے اسکی خدمت کرتی رہین لیکن خاوند اس سے اس عرصہ مین ملنے نہ پائے اس طرح سات روز گذار کر آٹھوین دن اُبٹنے وغیرہ کا لیپ کر کے عورت اور مرد دونون کرسمیت غسل کرین اور خوشنما اجلے کپڑے پہنین نیز خوبصورت اور خوشبودار پھولون کی مالائین گلے مین ڈالین اور زیورات بھی پہنین " چرک شاستر صفحہ ۹۲۰

چرک شاستر کی مذکورہ بالا ہدایات مین جس عبارت کو جلی کر دیا گیا ہے اس مین مفصلہ ذیل امور قابل غور ہین:-

اول. عورت کو ایسی اغذیہ کھلانے کی ہدایت کی گئی ہے جو نہایت شہوت افزا ہین۔
دوم۔ اس عورت کو صبح اور شام متواتر اعلیٰ نسل کا سانڈ یا نسل کشی کا گھوڑا دکھاتے رہنے کی

بھی ہدایت ہے۔ یہ کیون؟

سوم یہ بھی ہدایت ہے کہ ایسی عورتون کو خوبصورت مرد بھی دکھائے جائین جو اسکے خاوند کے علاوہ ہون آخر یہ کیون؟

چہارم۔ اسکی سہیلیان اس عورت کو شانتی دینے والی کہانیان سناتی رہین۔ کس لئے۔

پنجم۔ اس سات آٹھ روز کے عرصہ مین جبکہ عورت شہوت افزا خوراکین کھا رہی ہو دونون وقت نسل کشی کے گھوڑے یا سانڈ کو بھی دیکھتی رہتی ہو۔ خوبصورت غیر مردون کا بھی اسکو درشن کرنے کی اجازت ہو۔ مگر خاوند کو اس عرصہ مین اپنی ایسی بیوی سے جو اس طرح ایک شیر ببر سا لڑکے کی پیدائش کے لئے تیار ہو رہی ہو ملنے تک کی بھی اجازت نہین ہے یہ تمام حالات ایک ایسا قرینہ پیدا کرنے مین مددگار ہو سکتے ہین۔ جو جیدھر کے وطی الفرس کے مضمون کی صداقت کا پتہ لگانے مین رہنمائی کر سکتا ہے کیونکہ جس صورت مین کہ عورت خاوند سے الگ کر دیگئی ہے اور اسکو سخت سے سخت شہوت افزا خوراک دی جا رہی ہے اسکو نرم نرم گدیلون اور خوبصورت مکانون اور دیگر شہوت افزا لوازمات سے محصور کر دیا ہو اور سفید رنگ کا سانڈ یا نسل کشی کا گھوڑا اسکے سامنے صبح و شام موجود رہتا ہو تو ایسے حالات مین محصور و مجبور ہو کر اگر کسیوقت لغزش کھا جائے اور گورکھپور کے راجہ کے رانی کی تقلید کر بیٹھے تو کوئی تعجب کی بات نہین خاصکر جبکہ چرک شاستر کے رشیون کے فرمان کے بموجب ان تمام ترکیبون کے ذریعہ اسکو یہ یقین دلایا گیا ہو کہ اس کے جو لڑکا پیدا ہوگا وہ بڑا قد اور سفید رنگ والا اور شیر ببر کا سا بہادر ہوگا۔ صرف یہی نہین بلکہ اسی چرک شاستر مین آگے چلکر یہ ہدایت کی گئی ہے کہ:۔

اچھے لڑکے کی طلب مین مندرجہ صدر کامون کے بعد گھر کے شمال مشرق یا مشرق کی طرف یا تالاب کے قریب ایک پاک صاف مقام پر چبوترا سا بناکر گوبر سے لیوا کر پانی کے چھینٹے دیکر ایک ویدی بنوائین۔ اگر یہ جون برہمن کے گھر مین کرنا ہو تو مغرب کی طرف ایک سفید کپڑا بچھا کے اوپر سفید شبھ یا مرگ چھال بچھوا کر بیٹھین اگر کھشتری کے گھر مین آتا ہو تو بھیڑیے یا درشبھ (سانڈ) کے چمڑے پر بیٹھنا چاہیئے اگر ویش کے گھر مین کرنا ہو تو رورو (چیتل) یا بکری کے چمڑے پر بیٹھنا مناسب ہے پھر ڈھاک گوندنی۔ گور یا مادھو کی لکڑی مین آگ لگائین اس ویدی کے چارون طرف کشا بھی بچھوا دینی چاہیئے اور چارون طرف لکیر کھینچ کر پھر کھیلین اور سفید خوشبودار پھول ڈالدین پوتر۔ پانی

کا ایک برتن بھی رکھدین پھر جون کے لئے گھی لائین اور پہلے بیان کئے ہوئے رنگ کی گھوڑے چارون طرف باندھدین۔ پھر لڑکے کی خواہشمند عورت اگنی کے مغرب کی طرف اور برہمن کے داہنے ہاتھ اپنے خاوند کے ساتھ بیٹھ جائے اور لڑکا پیدا ہونے کی خواہش کرے صفحہ ۶۳)

چرک شاستر کے مذکورہ بالا فرمان مین بھی استقرار حمل کے عمل مین گھوڑے کی مداخلت لازمی قرار دی گئی ہے یہ چرک شاستر مہیدھر کی تصنیف نہین ہے۔ بلکہ نہایت پرانی طب کی کتاب ہے مہیدھر نے وید منترون کا ترجمہ کرتے وقت جن الفاظ کا استعمال کیا ہے جب ہم ان الفاظ کا چرک شاستر کی روشنی مین مطالعہ کرتے ہین تو مہیدھر کے برخلاف سوامی دیانند کا غم وغصہ کا اظہار بہت کچھ بیجا معلوم ہوتا ہے اور ہم یہ کہے بغیر نہین رہ سکتے کہ زمانۂ قدیم مین اس ملک کے باشندون کو گھوڑے کے جس سائنٹیفک استعمال کا علم تھا وہ زمانہ بعد کے ہندوؤن مین سے یا تو معدوم ہوگیا یا گورکھپور کی رانی کی طرح اسکے غلط استعمال کے بدنتائج کو دیکھکر انھون نے اسکو خطرناک سمجھکر خود ہی ترک کردیا۔ مگر اسمین کچھ شک نہین کہ ہندو شاسترون مین گھوڑے کی اگاڑی پچھاڑی کے کھونٹے ابتک بھی کہین کہین موجود ہین اور چرک شاستر کے مصنف نے تو واجی کرن کی تعریف وتوصیف اور تشریح وتوضیح مین ادھیائے کا ادھیائے ہی وقف کردیا ہے۔

هدایات

کفر توڑ کا مطالعہ کرنے سے پیشتر مفصلۂ ذیل ہدایات کا پڑھ لینا ضروری ہے۔

اول۔ یہ کہ یہ کتاب مدافعت یا ڈیفنس مین لکھی گئی ہے اسمین فریق ثانی پر کسی قسم کا حملہ نہین ہے۔ بلکہ اس بات کا پتہ لگانا ہے کہ آیا ہندوستان کے ۷ کروڑ مسلمون کے لوگون نے تلوار کے ڈر سے یا زن زمین زر کی لالچ سے ہندو دھرم کو ترک کیا تھا یا اس کے وجوہات کچھ اور تھین۔

دوم کتاب ہذا مین اردو یا ہندی کتب کے بعض اقتباسات کی عریانی کو فارسی مین پوشیدہ کیا گیا ہے بعض وید منترون کی نزاکت کو دقیق فارسی کا جامہ پہنایا ہے جو وید منتر قطعاً برہنہ نظر تھے اون کی عریانی مین ستر پوشی کی گئی ہے اسلئے ہمارا مدعا ستر کھولنا نہین ہے بلکہ پبلک خلائق کی آنکھ بند کرتے ہوئے صرف اپنا ڈیفنس پیش کرنا ہے۔

چہارم کتاب ہذا مین مخصوص جوارح انسانی کا ذکر عام فہم اور مروجہ الفاظ کے بجائے اکثر مقامات پر کم معروف اور غیر مانوس الفاظ مین کیا گیا ہے تاکہ عبارت مین کسی قسم کی شوخیت نہ آنے پائے بلکہ ثقاہت قائم رہے۔